میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
بانی: شہید اجمل خاں میو
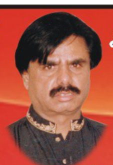
ماہنامہ
صدائے میو
اکتوبر 2025
لاہور پاکستان
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
جلد نمبر 15 | سالانہ ممبر شپ /1000 | لائف ٹائم /10000 | خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 5
E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

حکومت نے جہیز کیخلاف قانون کو موثر بنانے کا فیصلہ کرلیا، تجاویز کو حتمی شکل دے دی گئی

گوجرانوالہ بورڈ کا میو سپوت ایوارڈ اکتوبر جنوبی پنجاب کا نومبر میں ہوگا

پاکستان صدائے میو فورم کے زیرا ہتمام قصور میں 13 ویں میو طلبہ کنونشن اور 15 ویں میو سپوت ایوارڈ کی تقریب

13 میو شخصیات کو قابل فخر میو سپوت ایوارڈ 57 طلبہ کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ سے نوازہ گیا

پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم متاثرین کے پاس پہنچ گئی

شجاع آباد اور جلالپور پیروالہ میں سیلاب کی تباہ کاریاں

پاکستان کی تاریخ میں جن بستیوں میں کبھی پانی نہ آیا سب سے زیادہ نقصان وہیں پر نظر آیا

بزمِ روشنی

فرمانِ الٰہی

قیامت کے دن بخیل کی سزا

’’اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اُسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کیلئے برا ہے، عنقریب قیامت کے دن ان کی گردن میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور اللہ ہی آسمان اور زمین کا وارث ہے اور تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے‘‘۔〈سورہ آل عمران〉

صحابہ کرامؓ کی نظر میں اخلاق حسنہ کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا:۔
’’ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے عمدہ اخلاق والا ہے‘‘۔(مسند احمد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا:۔
’’حسن اخلاق گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے پانی میل کو دور کرتا ہے اور برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے ایلوا شہد کو‘‘۔(طبرانی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا:۔
’’عمدہ اخلاق جنت کے اعمال میں سے ہے‘‘(طبرانی)

حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے فرمایا:
’’اللہ کے نزدیک اس کے بندوں میں سب سے محبوب وہ شخص ہے جس کا اخلاق عمدہ ہے‘‘۔(طبرانی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا:۔
’’آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات بھر عبادت گزار اور دن بھر روزہ رکھنے والوں کے درجات کو پالیتا ہے‘‘۔(مسند احمد)

فرمانِ نبویؐ

کفر کی تہمت اور لعنت کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
’’جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی بن جاتا ہے جیسا اُس نے کہا، جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو وہ اُسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کے مترادف ہے‘‘۔〈صحیح بخاری〉

کیا میں امانت دار نہیں ؟

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ:
حضرت علیؓ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا اس پر آپؐ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے جب یہ بات نبی کریمؐ تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:’’کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے ؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں اس کی خبر تو میرے پاس صبح شام آتی رہتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر حقدار کی بات کرنے والا شخص شرمندہ ہوا اور آپؐ سے معافی مانگی۔

ڈوبے ہوئے سورج کا پلٹنا!

حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! علیؓ تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سورج کو غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔

عورت کیلئے چہرے کا پردہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:
’’ہم عورتیں حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں۔جب ہمارے سامنے سے سواریوں پر سوار مرد گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر کے اُوپر سے نیچے لٹکا کر چہرہ چھپا لیتی تھیں پھر جب وہ مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنا چہرہ کھول لیتی تھیں‘‘(سنن ابی داوٗد)

.....غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو.....

اُن سے کہو کہ: آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے (درحقیقت) تم پر کونسی باتیں حرام کی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو۔ہم تمہیں بھی رزق دینگے اور اُن کو بھی۔اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ جاؤ چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی اور جس جان کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے اُسے کسی برحق وجہ کے بغیر قتل نہ کرو۔(سورۃ الانعام)

☆☆☆☆☆

.....یہودیوں کی دشمنی اور عیسائیوں کی محبت!.....

حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’تمہاری حضرت عیسیٰؑ سے ایک مشابہت ہے یہودیوں نے اُن سے دشمنی کی یہاں تک کہ اُن کی والدہ حضرت مریمؑ پر تہمت لگا دی۔عیسائیوں نے اُن سے محبت کی یہاں تک کہ ان کا وہ مقام بیان کیا جو ان کا نہیں تھا۔پھر حضرت علیؓ نے فرمایا:’’میرے بارے میں دو بندے ہلاک ہو جائیں گے ایک میری محبت میں غلو کرنے والا جو میری اس وصف سے تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں۔دوسرا میرا دشمن کہ اُسے میری عداوت اس بات پر برانگیختہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے‘‘۔
(مسند احمد جلد نمبر 2)

دیور اور جیٹھ تو موت ہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کا ارشاد گرامی ہے:
’’(نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو‘‘ایک انصاری صحافی نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! خاوند کے بھائیوں (دیور اور جیٹھ وغیرہ) کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:’’خاوند کے بھائی تو موت ہیں یعنی ان سے پردہ کرنے اور دور رہنے کا تو بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے‘‘۔
(صحیح مسلم 2172)

...قرآن مجید ایک معجزہ!...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
’’ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کئے گئے کہ (انہیں دیکھ کر لوگ) اُن پر ایمان لائے لیکن بعد کے زمانے میں ان کا کوئی اثر نہیں رہا اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی (اسکا اثر قیامت تک باقی رہے گا) اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابع فرمان (پیروی کرنے والے) لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابع فرمانوں سے زیادہ ہونگے‘‘۔〈صحیح بخاری〉

تہجد کی نماز میں مانگی جانیوالی رسول اللہؐ کی دعا کا ترجمہ!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تہجد کی نماز میں جو دعا فرماتے اس کا ترجمہ ہے: اے اللہ! اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لئے ہے، تو آسمان اور زمین کو تھامنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، تو سچا ہے، تیرا قوم سچا ہے، تیری ملاقات سچی ہے، جنت سچ ہے، جہنم سچ ہے، قیامت سچ ہے۔اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر پھروسہ کیا، تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا پس تو مجھے معاف کر دے، میرے وہ گناہ بھی جو پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کرونگا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کئے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں اور تو تیرے سوا کوئی بھی معاف کرنے والا نہیں۔(صحیح البخاری)

بہتان کی سزا!

کسی کی برائی کرنے سے بچیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔
’’جو کسی مسلمان کو زلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کے پل پر اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کے گناہ) سے (اس شخص کو راضی کر کے یا اپنے گناہ کی مقدار سزا پا کر) نہ نکل جائے اور جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے‘‘۔(ابوداوٗد حدیث نمبر 427)

تکلیف میں بھی نماز کی معافی نہیں

حضرت عمران بن حصینؓ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا:
’’کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو‘‘(صحیح بخاری 1066)

فتنوں کا زمانہ!

اپنی زبان کو لگام دیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
’’ایک ایسا فتنہ آئے گا جو بہرا، گونگا اور اندھا ہوگا۔جو کوئی اُسے جھانک کر دیکھے گا وہ اُسے بھی اُچک لے گا اور اس فتنے میں زبان کو بے مہار چھوڑ دینا تلوار کی طرح ہوگا(سنن نسائی)

فتنے کے اندھے گونگے اور بہرے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنے میں مبتلا لوگ تعصب، ہٹ دھرمی اور جہالت کی وجہ سے حق بات دیکھنے، سننے اور سمجھنے سے قاصر ہونگے اور جھوٹی باتیں اِدھر سے اُدھر کر کے فتنے کی آگ کو مزید بڑھائیں گے۔

خسارے میں رہنے والے!

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارے میں رہنے والے ہیں‘‘
(سورۃ المنافقون)

رات کو اللہ سے مانگو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
’’اللہ تعالیٰ ہر رات جب اسکا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اُترتا ہے اور فرماتا ہے: (حقیقی) بادشاہ تو میں ہی ہوں کون ہے جو مجھے پکارے تا کہ میں اس کی پکار سنوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تا کہ میں اُسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تا کہ میں اُسے معاف کر دوں‘‘سنن الترمذی)

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے صدائے میو فورم کے فنڈ میں حصہ ڈالنے والے مخیّر حضرات کی لسٹ

(1) پاکستان صدائے میو فورم کے ماہانہ فنڈ سے	50000/	(21) حاجی رزاق کارولیا میو (صدر صدائے میو ضلع ننکانہ صاحب)	5000/
(2) چوہدری ناصر محمود میو (چیف آرگنائزر صدائے میو) شجاع آباد	50000/	(22) حاجی محمد اسلم میو (سرپرست) رائیونڈ	5000/
(3) غلام نبی میو ایڈووکیٹ (مرکزی سیکرٹری جنرل میو اتحاد)	30000/	(23) کیپٹن آزر حسین (نائب صدر ضلع لاہور)	5000/
(4) چوہدری طاہر اسلام (سرپرست صدائے میو ضلع لاہور)	25000/	(24) سرور خاں میو (ایڈیشنل سیکرٹری صدائے میو ضلع قصور)	5000/
(5) چوہدری نعیم حنیف میو مرکزی صدر صدائے میو)	20000/	(25) محمد فیصل میو مرکزی رہنما میو قومی تحریک) کراچی	5000/
(6) چوہدری صابر حسین بلا (صدر صدائے میو ضلع لاہور)	20000/	(26) مولانا حاشر میو (مرکزی رہنما میو قومی تحریک) کراچی	5000/
(7) چوہدری شبیر خاں (نائب صدر صدائے میو لاہور)	20000/	(27) محمد عارف میو (رہنما میو اتحاد کورنگی) کراچی	5000/
(8) طاہر عثمان میو (سینئر نائب صدر ضلع قصور)	20000/	(28) عاصد رمضان میو (میو انٹرنیشنل سکول رامیانہ) قصور	5000/
(9) محمد کاشف میو (مرکزی رہنما میو قومی تحریک) کراچی	20000/	(29) ڈاکٹر محمد اقبال میو (العباس سکول) کہروڑ پکا	5000/
(10) میو قومی تحریک پاکستان کراچی	12000/	(30) ڈاکٹر حسن علی میو) کہروڑ پکا	5000/
(11) برگیڈیئر (ر) عبدالغفور (ڈی ایچ اے) لاہور	10000/	(31) چوہدری اختر علی میو صدر صدائے میو حلکے یونٹ)	5000/
(12) چوہدری سعید اقبال (مرکزی نائب صدر صدائے میو)	10000/	(32) منشی خاں میو (جنڈانوالہ) چونیاں	5000/
(13) چوہدری اسماعیل میو (سرپرست اعلی صدائے میو نارووال)	10000/	(33) عمران نذیر میو (تہذیب السلام سکول) لاہور	5000/
(14) عبدالستار جمعہ میو (سینئر نائب صدر صدائے میو لاہور)	10000/	(34) حافظ سلمان طارق (چیف ایڈیٹر صدائے میو)	5000/
(15) نواب اسلم میو ممبر صدائے میو) شہزادہ	10000/	(35) کبیر خاں میو (مرکزی انفارمیشن سیکرٹری صدائے میو)	3000/
(16) مہر اشتیاق احمد (کوٹرادھاکشن)	10000/	(36) ماسٹر عرفان میو (مرکزی نائب صدر)	2000/
(17) پروفیسر سرفراز احمد میو (مرکزی سیکرٹری جنرل صدائے میو)	5000/	(37) مشتاق احمد صدیقی ایگزیکٹو ممبر صدائے میو (کوٹرادھاکشن	2000/
(18) ڈی ایس پی نیاز احمد میو (گوجرانوالہ)	5000/	(38) ابوسفیان خاں (خاص ممبر) مانگا منڈی	1000/
(19) راؤ گلشن حسن (پاکستان ایسوسی ایٹس) کاہنہ	5000/	(39) ماسٹر شفقات علی میو (سیدوکے) نارووال	500/
(20) صوبیہ جاوید میو (صدر لیڈیز ونگ) لاہور	5000/	(40) عزیز الرحمٰن میو (نمائندہ صدائے میو) شجاع آباد	500/

جمع ہونیوالی ٹوٹل رقم: 4 لاکھ 26 ہزار روپے۔۔۔الحمدللہ! تمام رقم کیش کی شکل میں شجاع آباد اور جلالپور پیروالہ میں تقسیم کی گئی

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو لاہور
اکتوبر 2025ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدر آباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور........... خط و کتابت کا پتہ: یٹیین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو
کراچی

نجم الحسن میو
لاہور

بیرسٹر کے بی خاں میو
لندن

غلام نبی میو ایڈووکیٹ
میرپور خاص

محمد عامر میو
کراچی

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ
لاہور

ڈاکٹر محمد اقبال میو
کھروڑ پکا

ہم صرف میو ہی نہیں پاکستانی بھی ہیں!

خیبر پختون خواہ کے بعد پنجاب اور سندھ کے بہت سے علاقے سیلاب کی زد میں ہیں، لاکھوں خاندان بے گھر ہو چکے ہیں اور لاکھوں گھر ضروریات زندگی سمیت پانی کی نظر ہو گئے ہیں۔ ایسے حالات میں مذہب یا قوم نہیں دیکھی جاتی بلکہ انسانیت کے جذبے کے تحت اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ قصور، نارووال، سیالکوٹ، احمد پور سیال، جلالپور پیروالا، شجاع آباد سمیت کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میو قوم کے لوگ متاثر ہوئے ہیں لیکن میو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے کیونکہ متاثر ہونے والوں میں اکثریت زراعت سے وابستہ ہے جن کا فصل کی شکل میں لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوا ہے وہ حالات کا مقابلہ کرنے کے بھی قابل ہیں پھر بھی اپنوں اور غیروں میں بہت سارے ہی نہیں بلکہ اکثر لوگ ایسے ہیں جو بمشکل گزارا کر رہے ہونگے۔ ان حالات میں میو قوم کو اجتماعی طور پر جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا۔ یہ کام صرف پاکستان صدائے میو فورم یا پاکستان میو اتحاد کی ذمہ داری میں شامل نہیں سب ہی تنظیموں کو اپنے اپنے علاقے میں کردار ادا کرنا چاہئے تھا۔ یقیناً انفرادی طور پر بہت سارے میو حضرات نے اپنے اپنے علاقے میں اس کار خیر میں حصہ لیا ہوگا۔ مگر سمجھ نہیں آتا کہ ہم نے تنظیمیں کس لئے بنا رکھیں ہیں، قوم کی خدمت کی باتیں کرنے والے خاموش تماشائی کیوں بنے رہتے ہیں۔ اگر سوشل میڈیا پر دن رات پوسٹیں لگانے کا نام خدمت ہے تو پھر بہتری کی امید کس سے کی جائے۔ میو تنظمیات کے مشترکہ پلیٹ فارم میو تنظیمات کونسل کی طرف سے تمام تنظیموں کو ہدایت جاری ہونی چاہئے تھیں کہ وہ صرف میو نہیں پاکستانی بھی ہیں اس لئے پریشانی میں مبتلا لوگوں کی جتنی بھی مدد ممکن ہو کرنی چاہئے۔ صدائے میو کی باتیں بہت سارے لوگوں کیلئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ الحمد اللہ صدائے میو بے مقصد تنقید کا قائل نہیں البتہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے معاملات اور حالات کی نشادھی اپنی ذمہ داری سمجھ کر کرتا ہے اور انشاء اللہ کرتا رہے گا چاہے کسی کو اچھا لگے یا برا۔ اس لئے تمام میو تنظیمات سے گزارش ہے کہ وہ خود نمائی کے ساتھ ملک و قوم کے معاملات میں بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کیا کریں۔ (اللہ سب کا حامی و ناصر ہو)

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر) صدائے میو لاہور

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

راؤ غلام محمد میو
اسلام آباد

چوہدری طاہر اسلام
لاہور

چوہدری سرور شاہین
رائیونڈ

حاجی محمد عثمان میو
میرپور خاص

راشد خاں ایڈووکیٹ
حیدر آباد

عبدالعزیز نکو میو
حیدر آباد

حاجی عبدالحکیم میو
حیدر آباد

میو فیملی ہمیں جن پر ناز ہے

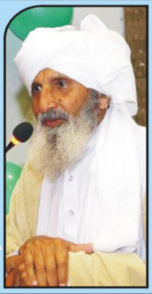

قیس چودھری
چھرکلوت میو
مصنف
تمدن میوات

سکندر سہراب
میو (ایم اے)
معروف
ادیب، شاعر
مصنف
میری منجل پار لگادے

تحریر: حافظ سلمان طارق میو

میو قوم میں بہت سی فیملیز ایسی ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنے اپنے شعبہ میں نام کمایا بلکہ اپنی قوم کیلئے بھی بہت کچھ کرنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ ہم ''صدائے میو'' کے ذریعے ایسی شخصیات کا تعارف کرانے کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں تا کہ ہماری قوم کے ہر فرد کو معلوم ہو سکے کہ اس انجمن میں بہت سے ہیرے چھپے ہوئے ہیں مگر ان کی اس طرح حوصلہ افزائی نہ کی جا سکی جو انکا حق تھا۔

پتوکی کے نواحی گاؤں سُر سنگھ کے چودھری سہراب خاں چھرکلوت کے تین صاجزادے ایسے ہیں جنہوں نے پسماندہ علاقہ سے تعلق کے باجود نہ صرف ایک دوسرے سے بڑھ کر تعلیم حاصل کی بلکہ اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ ہماری قوم میں بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے ادبی دنیا میں منفرد نام کمایا مگر سہراب فیملی جو کہ گنگولی گاؤں سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچی اس جیسی مثال کم ہی ملتی ہے ماسٹر سہراب کے تین صاجزادے معروف ادبی شخصیات شیر چودھری اخگر میو، قیس چودھری چھرکلوت میو اور سکندر سہراب میو ہماری قوم میں کسی تعارف کے محتاج تو نہیں پھر بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں یقیناً جو ابھی تک انکی ادبی خدمات سے واقف نہیں ہونگے۔

شیر چودھری اخگر میو واحد شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنی قوم میں ماہنامہ ''میوات'' کے نام سے رسالہ نکالنا شروع کیا اور مشکل ترین حالات میں بھی 17 سال تک اس کام کو سرانجام دیتے رہے مرحوم نے کئی کتابیں بھی لکھیں اور میواتی شاعری میں بھی کمال حاصل تھا مگر بدقسمتی سے انکی لکھیں کتابیں شائع ہونے سے پہلے ہی ضائع ہو گئیں۔ شیر چودھری کی شہید اجمل خاں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اگر اپنی قوم کیلئے کچھ کرنا چاہتے ہو تو اپنی قوم کا کوئی رسالہ یا اخبار ضرور شروع کریں آج جو میو قوم کا واحد ترجمان ''صدائے میو'' شائع ہو رہا ہے یہ شیر چودھری اور ان کے بھائی قیس چودھری کے مشورہ کا ہی نتیجہ ہے۔

شیر چودھری کے بھائی ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر قیس چودھری چھرکلوت کی شخصیت بھی اپنی مثال آپ ہے وہ دوران تعلیم ہی ادب سے منسلک ہو گئے اور تدریس کے ساتھ ایم اے در ایم اے بھی کرتے رہے۔ دوران ملازمت کئی اداروں کے تعلیمی جرائد کی ذمہ داری نبھانے کے ساتھ آفتاب میوات اور ماہنامہ میوات کے ایڈیٹر بھی رہے اس کے علاوہ المیوات ٹائمز اور صدائے میو میں بھی مسلسل اپنے قلم کے جوہر دکھاتے رہے۔ قیس صاحب ہر کسی سے صرف میواتی میں بات ہی نہیں کرتے بلکہ ٹھوس میواتی میں لکھنے کا منفرد ہنر بھی رکھتے ہیں وہ 150 سے زائد اسلامی، ادبی، شاعری اور تاریخی کتب کے مصنف بھی ہیں جن میں سے صرف چند ایک ہی شائع ہو سکیں ہیں انکا سب سے بڑا کارنامہ میو قوم کی تاریخ، ثقافت و کلچر پر لکھی ''تمدن میوات'' ہے جس میں انہوں نے 28 سال کی محنت سے اپنی قوم کے ہر اس پہلو کو باریک بینی سے اجاگر کیا ہے جس سے نئی نسل نا آشنا ہو چکی ہے یقیناً اُنہیں

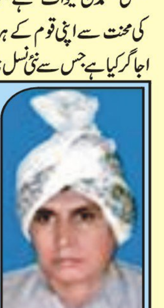

شاعر و ادیب
شیر چودھری
اخگر میو
چیف ایڈیٹر
ماہنامہ میوات

قابل فخر میو سپوت بنانے میں انکی شریک سفر کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ ان کے بیٹے علی میو، قاسم میو، بیٹیاں چندہ قیس، تارہ قیس، کشور قیس، صنم قیس نے بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ادبی دنیا میں بھی نام کمایا اور سب ہی بہنیں بہترین لکھاری بھی ہیں۔

تیسرے بھائی سکندر سہراب میو ہیں جن کی نرینہ اولاد تو نہیں لیکن ان کی بیٹیوں نے ادب کی دنیا میں اپنے والد کا ساتھ بیٹا بن کر دیا اور بہترین لکھاری بھی ہیں۔ سکندر سہراب صاحب میو قوم کی واحد شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے کچی ٹاکی کے دور میں میواتی فلم بھی بنائی۔ انہوں نے میواتی کا شعری مجموعہ ''میری منجل پار لگادے'' کے علاوہ مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں صرف لکھی ہی نہیں شائع بھی ہو چکی ہیں اور ماہنامہ ''عشبہ'' کے نام سے رسالہ بھی نکالتے رہے ہیں اور اپنی قوم کے رسائل وجرائد کے ساتھ قومی اخبارات میں بھی سیاسی نوک جھونک اور حالات کی پیشن گوئیاں بڑے مدلل انداز میں کرتے رہے ہیں۔ شیر چودھری، قیس چودھری چھرکلوت اور سکندر سہراب میو قوم کا سرمایہ ہیں اسی لئے قابل فخر میو سپوت ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں ان کی بہن عندلیب میو اور ان کے شوہر راؤ کلیم خاں کلیم بھی بہترین شاعر ہیں اور ان کی شاعری کے کئی مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

شیر چودھری سے تو میری ملاقات نہیں رہی لیکن قیس چودھری اور سکندر سہراب اور ان کے بچوں میں ایک چیز دیکھی ہے جو میرا ذاتی خیال ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جو کہتے ہیں یا لکھتے ہیں چاہے اس سے کوئی اتفاق کرے یا اختلاف وہ اس کیلئے دلائل بھی رکھتے ہیں اور میل ملاقات کیلئے جانے والوں کو دل سے عزت بھی دیتے ہیں۔ یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ شیر چودھری اخگر میو قیس چودھری چھرکلوت میو اور سکندر سہراب میو ہماری قوم کا فخر ہیں۔ ان کی ادبی خدمات اور قابلیت پر لکھنا میرے جیسے نالائق بندے کے بس کی بات نہیں بس ادنیٰ سی کوشش ہے جس کی ابتدا ایسی شخصیات سے ہی کرنا ضروری تھی جنہیں ہم فخر سے اپنی قوم کا سرمایہ کہہ سکتے ہوں۔ اگر آپ کی جاننے والی کوئی فیملی ایسی ہوں جن کئی کئی افراد نے اپنی قوم کیلئے ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے تو ہمیں لکھ کر ارسال کر سکتے ہیں۔

میو قوم کی ایسی فیملیز جن کے دو سے زیادہ افراد نے ملک و قوم کیلئے کسی بھی سطح پر قابل فخر کام کیا ہو ''صدائے میو'' میں انکے تعارف کیلئے

خوشخبری

''ہمیں جن پر ناز ہے'' کے عنوان سے سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے

رابطہ نمبر: 0300-2481227

آپ کی یا آپ کی جاننے والی کسی بھی فیملی میں ایسی دو یا دو سے زائد شخصیات ہوں جن کے کارناموں پر قوم فخر کر سکے تو تفصیل بمع تصاویر کے آج ہی ارسال کر دیں

متاثرین سیلاب کی مالی امداد کیلئے لاہور سے جانیوالے پاکستان صدائے میوفورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو، سینئر نائب صدر چوہدری عبدالستار خاں، ایگزیکٹو ممبر نواب اسلم میو، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو اور رمضان جانی جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر، چوہدری ناصر محمود میو و دیگر رہنماؤں پیر ابراہیم خاں اور شفیق عرف بلو میو کے ہمراہ شجاع آباد اور جلالپور پیروالہ کی تباہ شدہ بستیوں میں میو و دیگر برادریوں کے معززین سے ملاقات کرتے ہوئے (تصویر: صدائے میو)..........

جلالپور پیروالہ اور شجاع آباد میں صدائے میو کی ٹیم کا سیلاب سے تباہ شدہ بستیوں کا دورہ متاثرین کی مالی امداد متاثرین سے ملاقات

شجاع آباد اور جلالپور کے جن دیہاتوں میں پہلی بار پانی آیا سب سے زیادہ تباہی وہیں دیکھنے میں آئی، ناصر محمود اور صدائے میو کی ٹیم کے علاوہ برادری کی کسی تنظیم نے آکر حال تک نہ پوچھا، متاثرین کا شکوہ و شکریہ

صدائے میوفورم کی طرف سے دس ہزار، پانچ ہزار اور تین ہزار روپے کے لفافے بنا کر متاثرین کو پہنچائے گئے۔ آنے سے پہلے نقصان کا اندازہ ہوتا تو معقول رقم سے امداد کی جاتی، چوہدری صابر حسین بلا میو

شجاع آباد (رپورٹ/عزیز الرحمٰن میو) لاہور سے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم نے لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو کی قیادت میں پانچ رکنی ٹیم نے جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو و دیگر رہنماؤں پیر ابراہیم خاں، شفیق عرف بلو میو، عزیز الرحمٰن اور دیگر کے ہمراہ شجاع آباد اور جلالپور پیروالہ کی تباہ شدہ بستیوں کا دورہ کر کے متاثرین سے ملاقات کی۔ متاثرین نے بتایا کہ جن دیہاتوں میں تاریخ میں پہلی بار سیلاب کا پانی آیا سب سے زیادہ تباہی بھی انہی بستیوں میں ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں خوشی ہے کہ صدائے میوفورم کی ٹیم ہماری پریشانی میں شریک ہونے کیلئے لاہور سے آئی ورنہ حکومت اور دیگر تنظیموں کی طرف سے کیمپ اور کھانے کا انتظام کیا گیا مگر اپنی برادری میں سے چوہدری ناصر محمود میو کے علاوہ کسی بھی تنظیم نے ہمارا حال تک نہ پوچھا۔ صدائے میوفورم کی ٹیم نے شجاع آباد پہنچ کر متاثرین اور معززین برادری کی مشاورت سے راشن کی صورت میں امداد کی بجائے 4 لاکھ 26 ہزار روپے کی مالی امداد کی اور جلالپور پیروالہ کی دو اور شجاع آباد اور دیگر علاقوں کی ایسی بستیوں کے 169 متاثرین کو دس دس، پانچ پانچ اور تین تین ہزار روپے کے لفافے پہنچائے جو مکان تباہ ہونے کی وجہ سے کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے اس موقع پر صدائے میو فورم لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا اور سینئر نائب صدر عبدالستار میو نے کہا کہ ہماری کوشش آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں یہاں آنے سے پہلے نقصان کا اندازہ ہوتا تو فی کس پانچ دس ہزار کی بجائے معقول رقم کے ذریعے متاثرین کی امداد کی کوشش کرتے۔

پاکستان صدائے میوفورم لاہور اور شجاع آباد کے رہنما شجاع آباد اور جلالپور پیروالہ کی مختلف بستیوں میں سیلاب کی وجہ سے تباہ ہونے والے مکانات کو دیکھتے ہوئے

سابقہ چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی ہیر حاجی رفیق میو انتقال کر گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ہیر کوٹھی بیدیاں روڈ لاہور کینٹ میں مرحوم حاجی ملو خاں کا بیٹا، سابقہ چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی اور تنویر رفیق، قاسم رفیق، عاصم رفیق اور محسن رفیق کا والد حاجی محمد رفیق میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں معززین علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ایس ڈی او واپڈا حافظ انجینئر اویس میو ایکسین بن گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی گاؤں روڑاوالا کے رہائشی اور واپڈا (ٹرانسپورٹ) کے ڈائریکٹر چوہدری شہاب الدین میو کے برادر اِن لاء حافظ انجینئر اویس میو ایس ڈی او واپڈا سے ایکسین بن گئے۔ ترقی پانے پر حافظ اویس میو کو معززین برادری اور میو تنظیمات کے رہنماؤں نے مبارکباد دی ہے۔

گوجرانوالہ بورڈ کا میوسپوت ایوارڈ اکتوبر جنوبی پنجاب کا نومبر میں ہوگا

گوجرانوالہ بورڈ کا پروگرام حسب سابق نارووال اور جنوبی پنجاب کا شجاع آباد میں ہوگا، تاریخ کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم کے زیراہتمام گوجرانوالہ بورڈ کا تیسرا میوسپوت ایوارڈ اکتوبر کے آخر میں حسب سابق اکتوبر کے آخری ہفتہ جبکہ جنوبی پنجاب کا پروگرام نومبر کے آخر میں ہوگا۔ پروگرامز کی تاریخ کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔ صدائے میوفورم نارووال اور شجاع آباد کی ٹیم نے اعلان کیا ہے کہ میٹرک اور انٹر میں 1050 سے زائد نمبر حاصل میو طلباء و طالبات 15 اکتوبر تک اور جنوبی پنجاب کے طلبہ 15 نومبر سے اپنا رزلٹ کارڈ جمع کرا سکتے ہیں۔ نارووال اور شجاع آباد کے پروگرام جس جگہ پر کئے جائیں گے اسکا اعلان بھی تاریخ کے ساتھ ہی کر دیا جائے گا۔ پروگرامز کے سلسلے میں صدائے میوفورم نارووال اور شجاع آباد کے اجلاس جلد منعقد ہونگے۔

بچوں کا نکاح سادگی سے کرنے پر مبارکباد دینے کے بعد چیئرمین میو اتحاد حاجی افضل خاں میو، ریاض نور (راہبر میوات) حافظ سلمان طارق (صدائے میو) عاصد میو، جاوید میو اور محمد شاہد کا حاجی رزاق کارولیا اور ہارون افتخار کے ہمراہ گروپ فوٹو

چاہ چٹ والا شجاع آباد میں پاکستان صدائے میوفورم لاہور اور شجاع آباد کے ذمہ داران سیلاب زدہ دیہات میں جانے سے پہلے متاثرین کی امداد کے لئے لفافوں میں پیسے پیک کرتے ہوئے..............

نیشنل کونسل آف آرٹس آڈیٹوریم اسلام آباد میں حافظ محمد فہیم عالم میو مسلسل ساتویں بار صدارتی ایوارڈ وصول کرتے ہوئے

حاجی رزاق کارولیا اور ہارون افتخار نے سادگی کی مثال قائم کر دی

کسی قسم کی رسم کے بغیر اپنے بچوں کا نکاح مسجد میں چند معززین کی موجودگی میں کیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم ضلع ننکانہ صاحب کے صدر حاجی محمد رزاق کارولیا اور اٹاری سروبا لاہور سے شہید اجمل خاں میو کے بھائی حاجی افضل خاں میو کے قریبی عزیز ہارون افتخار میو نے باحیثیت ہونے کے اپنے بچوں کا نکاح کسی بھی قسم کی بے مقصد رسم کے بغیر مسجد ابراہیم میں چند معززین برادری کی موجودگی میں مسجد کیا جس پر میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، رہبر میوات کے چیئرمین ریاض نور میو، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق، میوا نٹرنیشنل سکول کے ڈائریکٹر عاصد رمضان میو اور دیگر معززین برادری نے حاجی رزاق کارولیا اور ہارون افتخار کو مبارکباد دی۔

قابل فخر میوسپوت حافظ فہیم عالم کو ساتویں بار قومی ایوارڈ مل گیا

بچوں کے ادب پر چھ صدارتی اور 2021ء میں میوسپوت ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) لاہور سے تعلق رکھنے والا قابل فخر میوسپوت حافظ محمد فہیم عالم میو نے مسلسل چھ صدارتی ایوارڈ کے بعد ایک اور قومی ایوارڈ حاصل کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق بچوں کے ادب و تربیت پر کتابیں لکھ کر صدارتی ایوارڈ کی دو ہیٹرک کرنے والے مولانا حافظ فہیم عالم میو کو نیشنل کونسل آف آرٹس آڈیٹوریم اسلام آباد میں قومی سیرت ایوارڈ 2025ء سے نوازہ گیا۔ مسلسل ساتویں بار ایوارڈ حاصل کر کے اپنی قابلیت اور صلاحیتوں پر اعزاز حاصل کرنے پر میو تنظیمات کونسل کے ذمہ داران نے انہیں مبارکباد دی ہے۔ واضح رہے کہ حافظ فہیم عالم 2021ء میں قابل فخر میوسپوت ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔

12 ربیع الاول کے مبارک دن معروف ادبی شخصیت سردار عظیم اللہ خاں، اسد اللہ ارشد میو کے بھائی اور پنجاب ٹیچر یونین کے رہنما حمید اللہ خاں باگھوڑیا کو گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مدینہ کالونی سے ہائی سکول راجہ بولا کا ہیڈ ماسٹر بننے پر سکول کا سٹاف مبارکباد دیتے ہوئے اس موقع پر سابق ناظم ناصر محمود اور ماسٹر قاسم جاوید بھی موجود ہیں

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
اکتوبر 2025
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام ضلع کونسل ہال قصور میں ہونیوالے میوسپوت و میو طلبہ کنونشن کی تقریب سے پروفیسر ڈاکٹر حامد رضا خاں، سابق ایڈیشنل آئی جی اظہر رشید خاں، بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو، کرنل (ر) محمد علی میو، حاجی نور محمد میو، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، ڈاکٹر نعمان حسن میو، چوہدری اسماعیل میو، محمد سرور خاں میو، چوہدری خالد محمود انجم، نائقہ طاہر، حافظ ارباب میو، حافظ ریحان میو اور محمد احمد میو خطاب کر رہے ہیں (تصویر: صدائے میو)

اشرف المخلوقات کا درجہ صرف اور صرف علم کی وجہ سے ملا

محنت اور مستقل مزاجی کامیابی کی علامت ہے تکبر سے بچنا چاہیے

میوسپوت ایوارڈ و میو طلبہ کنونشن سے مقررین کا خطاب

جو شعبہ پسند ہے اسی کا انتخاب کرنا چاہیے، پروفیسر حامد رضا خاں، اصل کام کامیابی کے تسلسل کو جاری رکھنا ہے، اظہر رشید خاں، علم سکھانے پر دشمن سے بھی رعایت کا معاملہ کیا جاتا، بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور

کسی بھی شعبہ میں کامیابی کیلئے والدین، اساتذہ اور عزیز و اقارب کی عزت ضروری ہے، بریگیڈیئر (ر) بابر میو، ہماری قوم کے بچے نہ صرف والدین بلکہ قوم کا بھی نام روشن کر رہے ہیں، کرنل (ر) محمد علی میو

صدائے میو فورم سیاسی و ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داری نبھا رہی ہے، ڈاکٹر نعمان حسن حاجی نور محمد، چوہدری نعیم حنیف، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری صابر حسین بلا، سرور خاں میو کا خطاب

قصور (سٹاف رپورٹر) تعلیم کی تحریک 1920ء میں تحریک اصلاح میوات سے شروع ہوئی بہت سے بچیوں کو تعلیم کے راستے پر ڈالا گیا چند کامیاب ہوئے باقی چھوڑ گئے۔ بارہ سال قبل پاکستان میں صدائے میو فورم کی ٹیم نے حوصلہ افزائی کا سلسلہ شروع کیا تو اس وقت اچھے نمبر حاصل کرنے والے دس بارہ بچے ہی تھے اور آج اس کوشش کا تسلسل کا نتیجہ ہے کہ ہر بورڈ میں ہماری قوم کے بچے پوزیشن حاصل کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار معروف تعلیمی سکالر پروفیسر ڈاکٹر حامد رضا خاں نے ضلع کونسل ہال قصور میں پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام ہونیوالے میوسپوت ایوارڈ و میو طلبہ کنونشن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے شعبہ میں کامیابی میں محنت، ماحول اور تسلسل کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ جس طالب علم کا جو شوق ہے اسی شعبہ کا ہی انتخاب کرنا چاہیے۔ ریٹائر ایڈیشنل آئی جی اظہر رشید خاں نے شاندار تقریب پر صدائے میو کی ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ زندگی کے سفر میں کامیابی حاصل کرنا اچھی بات ہے مگر اصل کمال کامیابی کے تسلسل کو قائم رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر انجینئر وغیرہ بہت ہو گئے اب آئی ٹی کا دور ہے اس لئے اسی شعبہ کا انتخاب کرنا چاہیے جس کی اہمیت اور ضرورت ہے۔ بریگیڈیئر (ر) ظفر یلیین بابر میو نے کہا کہ کسی بھی شعبہ میں کامیابی کیلئے عادات، پرسنلٹی کا بڑا کردار ہوتا ہے، والدین، اساتذہ اور عزیز و اقارب کی عزت کرنی چاہیے اور تکبر سے بچنا چاہیے۔ دوسروں کی بھلائی کی سوچ رکھیں اور اپنی صلاحیتوں کو مثبت کاموں کیلئے استعمال کریں۔ بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور میو نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ ایسے ہی نہیں دیا اس کے علم کی وجہ سے یہ مرتبہ ملا ہے اور علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی بھی جنگ میں کفار قید کئے جاتے تو فرمایا جاتا کہ جو مسلمانوں کو پڑھائے گا اُسے چھوڑ دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ الحمدللہ ہماری قوم کے بچے باصلاحیت ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والے بھی اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کہا کہ میو تنظیمات کونسل تمام میو تنظیموں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے ہماری کوشش ہے کہ اجتماعی معاملات میں بہتری لائی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ بہادری، دلیری اور خودداری ہمیں وراثت میں ملی ہے لیکن تعلیم کی کمی کی وجہ سے درباری مورخین نے ہماری قوم کے کردار کو منفی بیان کیا ہے اب الحمدللہ ہم تعلیم میں بھی کسی سے پیچھے نہیں اس لئے اب کوئی میو قوم کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ پاکستان صدائے میو فورم کے سرپرست اعلیٰ حاجی نور محمد میو نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم پندرہ سال سے بغیر کسی سیاسی و ذاتی مفاد کے اپنی قوم کے بچوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ پاکستان اور اسلام کیلئے سب سے زیادہ قربانیاں اور ہجرت میو قوم کی ہے ہم نے ہر میدان میں کامیاب ہو کر ملک و قوم کا نام روشن کرنا ہے۔ صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو نے کہا کہ سادگی اور بزرگوں کی عزت میو قوم کے کلچر میں شامل ہے پہلے ہم تعلیم میں بہت پیچھے تھے لیکن موجودہ صورتحال ہمارے لئے قابل فخر ہے اور اس میں صدائے میو کی ٹیم کا بہت بڑا کردار ہے۔ تقریب سے صدائے میو فورم لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا، قصور کے جنرل سیکرٹری محمد سرور خاں میو، نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو اور ڈاکٹر نعمان حسن نے بھی خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر سرفراز احمد میو انجام دیئے۔

پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام ضلع کونسل ہال قصور میں ہونیوالے 13 ویں میو طلبہ کنونشن میں لاہور بورڈ سے میٹرک میں 1100 سے زائد نمبر حاصل کر کے ''قابل تحسین میو سٹوڈنٹ ایوارڈ'' حاصل کرنیوالے میو طلباء و طالبات کا گروپ فوٹو (تصویر: صدائے میو)

فیضان شوکت میو

ملتان بورڈ میں عائشہ شوکت کی میٹرک کے بعد FSc میں بھی پہلی پوزیشن

عائشہ شوکت میو

2023ء میں بھائی فیضان نے نہم کلاس اور عائشہ میو نے میٹرک میں بورڈ ٹاپ کیا، والد گورنمنٹ ہائی سکول ملتان میں ٹیچر ہیں

گذشتہ سال فیضان شوکت نے میٹرک میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی، دونوں بہن بھائی میوسپوت ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) میٹرک کے بعد FSc میں بھی ملتان بورڈ میں میو بچی نے پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔ تفصیلات کے مطابق میٹرک میں ملتان کے میو طالب علم حمزہ علی میو نے بورڈ ٹاپ کیا تھا اور شجاع آباد کی عائشہ شوکت میو نے میٹرک کے بعد FSc میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔ 2023 میں ہائی سکول نیو سینٹرل جیل ملتان کے ٹیچر ماسٹر شوکت حسین کو کے بیٹے فیضان شوکت میو نے نہم کلاس اور عائشہ شوکت نے میٹرک میں ملتان بورڈ ٹاپ کیا تھا جبکہ گذشتہ سال فیضان شوکت نے میٹرک میں بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی جو کہ میو قوم کیلئے فخر اور اعزاز کی بات ہے ایک ہی فیملی سے چار بار بورڈ میں پہلی دوسری پوزیشن شجاع آباد کی تاریخ میں منفرد مثال ہے۔ واضح رہے کہ دونوں بہن بھائی 2023ء اور 2024ء میں جنوبی پنجاب کے میوسپوت ایوارڈ کی تقریب میں بھی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں اور اس سال نومبر جنوبی پنجاب کے میوسپوت ایوارڈ میں ایوارڈ لینے کی بھی ہیٹرک کرینگے۔

15 سالوں میں لاہور کے 23 رائیونڈ کے 2، قصور کے 1، شجاع آباد کے 3 اور نارووال میں ہونیوالے 2

31 میوسپوت ایوارڈ و طلبہ کنونشن میں 519 شخصیات کو قابل فخر

1386 میو طلبہ کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ سے نوازہ گیا

2011 سے 2015 تک صدائے میو اخبار کے زیر اہتمام پروگرامز ہوئے 2015ء میں صدائے میو فورم بنا تو تمام پروگرامز اسی پلیٹ فارم سے ہونے لگے

لاہور، قصور، رائیونڈ اور نارووال میں تنظیم نے مل جل کر پروگرامز کیے جبکہ شجاع آباد میں چوہدری ناصر محمود میو نے ذمہ داری نبھائی، نجم الحسن کا بھی اہم کردار رہا

لاہور (خصوصی رپورٹ) میو قوم کی بہتری اور فلاح کیلئے کئی تنظیمیں مختلف پروگرام کرتی رہیں لیکن پاکستان صدائے میو فورم واحد تنظیم ہے جس کے پلیٹ فارم سے اجتماعی شادی، میوسپوت ایوارڈ

نجم الحسن میو

چوہدری ناصر محمود

میو طلبہ کنونشن، میو بیٹھک ایسے پروگرام ہیں جن میں کسی قسم کی کوتاہی یا تعطل دیکھنے میں نہیں آیا۔ میو سپوت ایوارڈ کا سب سے پہلا پروگرام 2011ء میں صدائے میو اخبار کے پلیٹ فارم سے شروع کیا گیا اور 2012ء میں اسی پلیٹ فارم سے ہی میو طلبہ کنونشن اور 2015ء میں اجتماعی شادیوں کا پروگرام بھی شروع کر دیا گیا۔ 2015ء میں پاکستان صدائے میو فورم کے نام سے تنظیم بنی تو تمام پروگرام فورم کے پلیٹ فارم سے ہی ہونے لگے۔ اب تک لاہور میں میوسپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن کے 23، رائیونڈ میں 2، قصور میں 1، شجاع آباد میں 3 اور نارووال میں 2 پروگرام ہو چکے ہیں جن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی 519 شخصیات کو ''قابل فخر میو سپوت ایوارڈ اور لاہور، ساہیوال، گوجرانوالہ، ملتان، بہاولپور، ڈی جی خاں، سرگودھا اور فیصل آباد بورڈ کے 1385 میو طلباء و طالبات کو ''قابل تحسین میو سٹوڈنٹ ایوارڈ'' دیئے جا چکے ہیں۔ لاہور، قصور، رائیونڈ اور نارووال کے پروگرام تنظیم کے ذمہ داران نے مل جل کر کیے جبکہ شجاع آباد کے پروگرام کی ذمہ داری صدائے میو فورم کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو نبھا رہے ہیں، ایوارڈ اور دیگر انتظامات میں الٹرا کیمیکلز کے آنر نجم الحسن میو، کپس کالج کاہنہ کیمپس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر اعجاز احمد میو اور میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو بھی مرکزی کردار ادا کرتے رہے۔

جمیل احمد میو

اعجاز احمد میو

لاہور بورڈ سے 20 ستمبر کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ 2025ء حاصل کرنیوالی میو طالبات کی لسٹ

نام طالبعلم بمع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ایڈریس
سدرہ اکبر دختر محمد اکبر میو	1168	اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن
ایمان شاہد دختر شاہد رمضان میو	1163	ڈھولن چک نمبر 7 تحصیل پتوکی
نیہا ایمان راشد دختر راشد علی	1160	رحمانپورہ رائیونڈ ضلع لاہور
ماہ نور ساجد دختر محمد ساجد میو	1160	پڑھانہ چک 45 تحصیل پتوکی
لائبہ طاہر دختر طاہر عثمان میو	1158	مرالی ہٹھاڑ تحصیل و ضلع قصور
ایمن راشد دختر محمد راشد میو	1157	میو محلہ کوٹرادھاکشن ضلع قصور
حرم نیاز دختر محمد نیاز خاں میو	1155	شاداب کالونی لاہور
زومر مقبول دختر مقبول احمد میو	1155	بلندی اوتاڑ تحصیل و ضلع قصور
میرب دختر محمد اقبال میو	1153	کوٹ آسہ سنگھ تحصیل و ضلع قصور
حافظہ ایمن طارق دختر طارق خاں	1151	بدو کی گاؤں تحصیل نشتر ضلع لاہور
عائمہ ناصر دختر محمد ناصر میو	1151	ڈھوندے گاؤں تحصیل رائیونڈ
ثوبیہ رحمان دختر گلزار احمد میو	1148	بوئے آصل تحصیل پتوکی ضلع قصور
آمنہ شبیر دختر شبیر احمد میو	1146	متہ گاؤں تحصیل و ضلع قصور
ماہین دختر طاہر اسلام میو	1145	کینٹ ویو بھٹہ چوک لاہور کینٹ
رفعت عرفان دختر عرفان علی ساجد	1140	مدینہ پلازہ کوٹرادھاکشن
ایمان عابد دختر عابد شریف میو	1136	نشتر کالونی فیروز پور روڈ لاہور
قرات اقبال دختر محمد اقبال میو	1133	جاہمن گاؤں لاہور کینٹ
فاطمہ سرفراز دختر سرفراز احمد میو	1132	ٹاون شپ لاہور
ازکا عابد دختر عابد نواز میو	1131	پڑھانہ چک 45 تحصیل پتوکی
شانزے ندیم دختر ندیم احمد میو	1128	کاہنہ نو تحصیل نشتر ضلع لاہور
ماہین عالم دختر محمد عالم میو	1127	بونگہ گنڈا سنگھ تحصیل و ضلع قصور
فاطمہ عمران دختر عمران شفیع میو	1125	چکوکی تحصیل پتوکی ضلع قصور
معافیہ فرزند دختر فرزند احمد میو	1124	اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن
عروج فاطمہ طاہر دختر طاہر سہراب	1123	جیابگا تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور
زینب جاوید راستی دختر جاوید اسلم	1119	غوثیہ کالونی صدر لاہور کینٹ
صدف ذولفقار دختر ذوالفقار علی	1116	کاہنہ لاہور
ایمان بانو دختر ریاض حسین میو	1115	حویلی رامیانہ تحصیل و ضلع قصور
آفرین مبین دختر مبین احمد میو	1111	اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن
فاطمہ مصطفےٰ دختر غلام مصطفےٰ میو	1110	نروڑ گاؤں تحصیل شالامار ضلع لاہور
عریشہ اقبال دختر محمد اقبال میو	1102	آرائیاں تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور
اشال ممتاز دختر محمد ممتاز میو	1102	سمن آباد لاہور
سحرش حبیب دختر حبیب علی میو	1102	میو محلہ کوٹرادھاکشن ضلع قصور
اریب شاہد دختر محمد شاہد میو	1102	حویلی بڈھا سنگھ تحصیل و ضلع قصور
رابعہ مسعود دختر رفعت مسعود	1101	پتوکی ضلع قصور
خدیجہ خالد دختر محمد خالد میو	1101	اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن
اریب دختر صلاح الدین میو	1100	جاہمن گاؤں تحصیل کینٹ لاہور

لاہور بورڈ سے 20 ستمبر'' کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ'' 2025ء حاصل کرنیوالی میو طلبہ کی لسٹ

نام طالبعلم بمع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ایڈریس
محمد احمد ولد فرمان علی میو	1177	چک نمبر 55 تحصیل کوٹرادھاکشن
محمد احمد آصف ولد محمد آصف میو	1171	شادمان کالونی پتوکی ضلع قصور
محمد عفان ولد عتیق الرحمٰن میو	1158	کھارہ چونگی قصور
جہانزیب ولد محمد جاوید میو	1149	لیل گاؤں ضلع لاہور
محمد حسیب سرور ولد محمد سرور میو	1143	کاہنہ نو تحصیل نشتر ضلع لاہور
عبدالودود ولد عزیز الدین میو	1141	کوٹ جگت سنگھ تحصیل پتوکی
محمد اشعر اصغر ولد اصغر علی میو	1131	اکاڑہ شہر (ساہیوال بورڈ)
محمد مدثر رضا ولد آس محمد میو	1128	حبیب ٹاؤن پتوکی ضلع قصور
شاہ زیب ولد محمد جاوید میو	1124	لیل گاؤں ضلع لاہور
احمد جاوید ولد محمد جاوید	1121	حویلی ملکاں والی تحصیل کوٹرادھاکشن
مغیث عمران ولد عمران ارشد میو	1121	سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
عادل سرفراز ولد سرفراز احمد میو	1117	چٹھیانوالی تحصیل و ضلع قصور
جواد حیدر ولد زبیر احمد میو	1117	چھینہ آرلہ تحصیل کوٹرادھاکشن
طلحہ سخاوت ولد سخاوت علی خاں	1116	آرائیاں تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور
حیان ارشد ولد عرفان ارشد میو	1116	سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
محمد احمد ولد عبدالحمید میو	1114	متہ گاؤں تحصیل و ضلع قصور
شرجیل احمد ولد لئیق احمد میو	1113	کوٹ لکھپت لاہور
موذن عاشق ولد محمد عاشق میو	1109	اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن
محمد شایان مجید ولد جمیل احمد میو	1108	غفار ٹاؤن کوٹرادھاکشن ضلع قصور
عبداللہ الطاف ولد محمد الطاف میو	1108	پی سی ایس آئی آر سٹاف سوسائٹی لاہور

ہم
میوسپوت ایوارڈ میں قابل فخر میو سپوت ایوارڈ حاصل کرنیوالی شخصیات اور طلبہ کنونشن میں قابل تحسین میو سٹوڈنٹ ایوارڈ حاصل کرنیوالے طلباء و طالبات کو تہہ دل سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں
ادارہ ''صدائے میو''

20 ستمبر کو قصور میں ہونیوالے 15 ویں میوسپوت ایوارڈ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے ''قابل فخر میوسپوت ایوارڈ'' 2025ء حاصل کرنے والی میو شخصیات کی لسٹ

ونگ کمانڈر حیدر اعجاز میو (چک نمبر 55 تحصیل کوٹرادھاکشن)
معرکہ بنیان المرصوص میں دلیرانہ کردار پر ستارہ بسالت ملنے کا اعزاز

شازیہ رحمان میو (سنٹرل پارک لاہور)
میو قوم سے پہلی خاتون اسسٹنٹ کمشنر بننے اور سیلاب زدگان کی بحالی کیلئے مثالی کردار کا اعزاز

حافظ عبیداللہ زکریا میو (ایڈیشنل سیکرٹری پنجاب)
حج 2025ء کے انتظامات کو مثالی بنا کر قومی ایوارڈ حاصل کرنے کا اعزاز

راؤ غلام محمد میو (چیئرمین میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم اسلام آباد)
اپنی مدد آپ کے تحت لوک ورثہ اسلام آباد میں میواتی کلچر ڈائیوراما بنوانے کا اعزاز

ڈاکٹر نعمان حسن میو (چک 49 ایم ایل دریا خاں)
پسماندہ ترین علاقہ سے میو قوم کا پہلا ایم ایس نیورو سرجن بننے کا اعزاز

اعجاز احمد میو (پروجیکٹ ڈائریکٹر کپس کالج کاہنہ کیمپس)
جلالپور پیروالا میں پنجاب کا سب سے بڑا اسکول آف ایمیننس اور 7 اضلاع سے گورنمنٹ کے 316 سکولز کی ذمہ داری ملنے کا اعزاز

نوید احمد میو (بھٹہ چوک لاہور)
ڈیجیٹل اور ٹیکنالوجی میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایوارڈز حاصل کرنیکا اعزاز

یاسر سلطان میو (ڈیرہ گھنیکے لاہور)
ایشین چیمپئن شپ کے جیولن تھرو میں دوسری بار بڑا میڈل جیتنے کا اعزاز

پروفیسر ڈاکٹر طاہر میو (لاہور)
جی سی کالج یونیورسٹی لاہور میں کسی بھی شعبہ کا پہلا میو چیئرمین ہونیکا اعزاز

ندیم مشتاق میو (ٹاؤن شپ لاہور)
آرمی، رینجر اور بحریہ یونیورسٹی سمیت دیگر قومی اداروں سے یوتھ لیڈر، مقرر، کالم نگار اور سماجی خدمات پر مسلسل تین سال ایوارڈ حاصل کرنیکا اعزاز

مہناز اختر میو (کوٹ آسہ سنگھ ضلع قصور)
ماسٹر آف سائنس ان فزکس میں ذوالفقار گولڈ میڈل حاصل کرنیکا اعزاز

محمد احمد میو ولد فرمان علی میو (چک نمبر 55 تحصیل کوٹرادھاکشن)
لاہور بورڈ سے میٹرک میں 1177 نمبر حاصل کر کے ضلع قصور ٹاپ کرنیکا اعزاز

سدرہ اکبر دختر محمد اکبر میو (اولکھ اوتاڑ تحصیل کوٹرادھاکشن)
لاہور بورڈ سے میٹرک میں میو طالبات میں سب سے زیادہ 1168 نمبر حاصل کرنیکا اعزاز

☆☆☆☆☆☆☆

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
اکتوبر 2025
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

پاکستان صدائے میوفورم کے زیراہتمام ضلع کونسل ہال قصور میں ہونیوالے 15ویں میوسپوت ایوارڈ کی تقریب میں بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو، پروفیسر ڈاکٹر حامد رضا خاں، بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور، کرنل (ر) محمد علی میو اور عمران ایڈووکیٹ ڈاکٹر نعمان، پروفیسر طاہر میو، اعجاز احمد میو .... راؤ غلام محمد میو، ندیم مشتاق، مہناز اختر، ہانیہ ستار، احمد میو، سدرہ اکبر اور شازیہ رحمان (عزیز) کو "قابل فخر میوسپوت ایوارڈ" دیتے ہوئے (تصویر: صدائے میو) ....

پاکستان صدائے میوفورم کے زیراہتمام قصور میں 13ویں میوطلبہ کنونشن اور 15ویں میوسپوت ایوارڈ کی تقریب

13 شخصیات کو قابل فخر میوسپوت 57 طلبہ کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ سے نوازہ گیا

قابل فخر میوسپوت ایوارڈ حاصل کرنیوالی شخصیات کا تعلق لاہور، اسلام آباد اور کوٹرادھا کشن سے تھا جبکہ قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ حاصل کرنیوالے طلبہ لاہور، قصور، کوٹرادھا کشن، رائیونڈ، پتوکی اور اوکاڑہ سے تھے

بعض طلباء وطالبات اور میوشخصیات کے ایوارڈ ان کی فیملی کے افراد نے وصول کیئے۔ مہمان مقررین کے علاوہ طلباء وطالبات اور میوسپوتوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور صدائے میو کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کیا

قصور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے زیراہتمام لاہور اور ساہیوال بورڈ کا 13ویں سالانہ میوطلبہ کنونشن اور 15ویں میوسپوت ایوارڈ کی ایوارڈ کی تقریب ضلع کونسل ہال قصور میں صدائے میو فورم کے سرپرست اعلیٰ حاجی نور محمد میو کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں غیر سیاسی معززین برادری سمیت بڑی تعداد میں طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ اس سال مختلف شعبہ ہائے زندگی میں محنت سے ملک وقوم کا نام روشن کرنے والی لاہور، اسلام آباد اور کوٹرادھا کشن کی 13 میو شخصیات سے "قابل فخر میوسپوت ایوارڈ" 2025ء اور لاہور، قصور، پتوکی، کوٹرادھا کشن، رائیونڈ اور اوکاڑہ سے تعلق رکھنے والے 57 میوطلباء وطالبات کو ایوارڈ سے نوازہ گیا۔ کئی شخصیات اور طلبہ کے ایوارڈ ان کی فیملی کے افراد نے قصول کیئے۔ تقریب سے مہمان معززین برادری کے علاوہ ایوارڈ حاصل کرنے والے میوسپوتوں اور طلباء وطالبات نے بھی خطاب کیا اور ہر میدان میں ملک وقوم کا نام روشن کرنے کے عزم کے ساتھ حوصلہ افزائی پر پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ میوسپوت ایوارڈ اور میوطلبہ کنونشن میں ریٹائرڈ ایڈیشنل آئی جی اظہر رشید خاں میو، بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو، بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور، میوتنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، ڈپٹی کوارڈی نیٹر راؤ غلام محمد میو، معروف تعلیمی سکالر پروفیسر ڈاکٹر حامد رضا خاں، ڈائریکٹر واپڈا چوہدری شہاب الدین میو، جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر محمد اقبال میو، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو، پاکستان صدائے میوفورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، ضلع نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو، ضلع ننکانہ کے صدر حاجی رزاق کارولیا میں سمیت تنظیم کے مرکزی اور ضلعی رہنماؤں نے شرکت کی جبکہ ایوارڈ الٹرا کیمیکلز کے آنر نجم الحسن میو اور سرٹیفکٹ صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ کی طرف سے سپانسر کیئے گئے۔

ایوارڈ حاصل کرنیوالے طلبہ میں بچیوں کی تعداد 37 اور بچوں کی تعداد 20 رہی

قصور (نمائندہ صدائے میو) لاہور بورڈ میں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی قوم کی بیٹیاں نمبر حاصل کرنے میں آگے نکل گئیں البتہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنیوالے طلبہ میں بچی تیسرے نمبر پر ہیں۔ قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ 2025ء حاصل کرنیوالوں میں بچیوں کی تعداد 37 جبکہ بچوں کی تعداد 20 رہی۔ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والوں میں پہلے نمبر پر چک 55 کوٹرادھا کشن کے احمد فرمان، دوسرے نمبر پر پتوکی کے احمد آصف جبکہ تیسرے نمبر پر اولکھ اوتاڑ کی سدرہ اکبر تھیں۔

پاکستان صدائے میوفورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو اور ضلع لاڑکانہ کے صدر حاجی رزاق کارولیا طالبات کو ایوارڈ دیتے ہوئے

میوتنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، صدائے میو لیڈیز ونگ کی صدر ثوبیہ جاوید، پروفیسر ڈاکٹر طاہر میو اور الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم، جنرل سیکرٹری زبیر میوطلبہ کو ایوارڈ دیتے ہوئے

پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی رہنما حاجی نور محمد میو، چوہدری نعیم حنیف میو، پروفیسر سرفراز احمد میو، حاجی عمر فاروق، چوہدری اقبال سحر، چوہدری سرور شاہین، سعید اقبال میو اور ماسٹر عرفان طلباء وطالبات کو ایوارڈ دیتے ہوئے

میوقوم کی معروف شخصیات ڈاکٹر حامد رضا خاں، چوہدری شہاب الدین، ڈاکٹر اقبال میو، راؤ غلام محمد میو، عاصد میو، ریاض نور میو، میجر (ر) ناصر الدین میو، پروفیسر عبدالرزاق اور حبیب احمد میو قصور میں میوطلباء وطالبات کو ایوارڈ دیتے ہوئے

صدائے میوفورم کے مرکزی رہنما کبیر خاں میو، قصور کے جنرل سیکرٹری سرور خاں ضلع لاہور کے رہنما چوہدری صابر حسین بلا میو، عبدالستار جمعہ، کیپٹن آزر حسین، چوہدری سلیم خاں اور چوہدری خالد محمود انجم طلباء وطالبات کو ایوارڈ دیتے ہوئے

سرجانی ٹاؤن کراچی میں پاکستان میواتحاد کے سابق ڈپٹی کنوینئر، صدر کراچی ڈویژن عبدالشکور میو کے جنازہ کے بعد جمع ہونے والے معززین برادری مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کر جبکہ میواتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میومرحوم کی خدمات کوخراج تحسین پیش کررہے ہیں

زندگی مختصر ہے آپس میں نفرتیں پال کر آخرت خراب نہیں کرنی چاہئے

حاجی افضل خان

وقت تیزی سے گزر رہا ہے، عبدالشکور جیسے کتنے ہی مخلص ساتھی چلے گئے، افسوس ہم جانباز ساتھیوں کی قدر نہ کرسکے، چیئرمین میواتحاد کی شہید اجمل خاں کے ساتھی عبدالشکور میو کے جنازے کے بعد کارکنوں سے گفتگو

کراچی (نمائندہ صدائے میو) وقت تیزی سے گزر رہا ہے عبدالشکور میو جیسے کتنے ہی مخلص ساتھی ہم سے جدا ہو گئے افسوس ہم اپنی قوم کا درد رکھنے اور جانباز ساتھیوں کی قدر نہ کرسکے۔ ان خیالات کا اظہار میو اتحاد کے چیئر حاجی افضل خاں میو نے سرجانی ٹاؤن میں میو اتحاد کراچی ڈویژن کے سابق صدر اور شہید اجمل خاں میو کے قریبی ساتھی عبدالشکور میو کے جنازے کے بعد برادری کی مختلف تنظیموں کے کارکنان سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی بہت مختصر ہے اس لئے ہمیں آپس میں نفرتیں پال کر اپنی آخرت خراب نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کا مقصد اپنی قوم کی فلاح ہے اور ایسے مقصد سے وابستہ افراد کے اندر ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے جس سے تعلقات میں فرق آتا ہو۔ میو قوم ایک خاندان کی مانند ہے اور خاندان کے افراد کا بار بار آمنا سامنا اور میل ملاقات ضرور ہوتی ہے اس لئے ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ اس موقع پر پاکستان میواتحاد کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی رہنماؤں سمیت میو قومی تحریک پاکستان اور دیگر میو تنظیموں کے رہنما بھی موجود تھے۔

میر پور خاص کی بزرگ شخصیت دادا کھلو خاں انتقال کر گئے

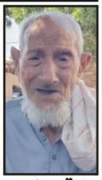

میر پور خاص (نمائندہ صدائے میو) میر پور خاص کے نواحی گوٹھ حاجی خوشحال خاں میو کی معروف بزرگ شخصیت دادا کھلو خاں میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

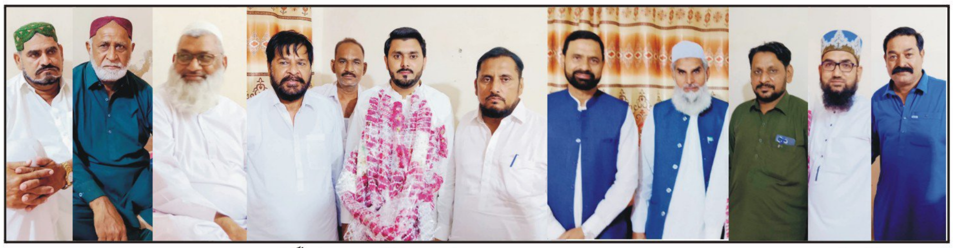

نمبردار ہاؤس گجراتی پاڑہ حیدر آباد میں مرحوم حاجی عبدالستار میو کے بیٹے اور حاجی عبدالعزیز نکو میو کے بھتیجے عارف میو کی منگنی کی دعوت میں پاکستان میواتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، حاجی محبوب علی گڈو میو، حاجی عبدالعزیز میو، استاد سلیم میو، قاری محبوب احمد میو، ماسٹر جان محمد میو، کریم بخش میو، محمد صدیق میو اور دیگر شریک ہیں

عبدو گوٹھ کے مشتاق میو کا جواں سال بیٹا عدنان میو وفات پا گیا

شکارپور (نمائندہ صدائے میو) شکارپور کے نواحی عبدو گوٹھ کے مشتاق میو کے جواں سال بیٹا محمد عدنان میو قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ جنازہ میں علاقہ بھر سے معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

عبدالستار میو کے بڑے بھائی ہنجرائے کلاں میں وفات پا گئے

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میواتحاد سندھ کی میو سپریم کونسل کے ممبر عبدالستار میو کے بڑے بھائی عبدل میو پتوکی کے نواحی گاؤں ہنجرائے کلاں میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں سندھ اور پنجاب سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

شہید اجمل کے قریبی ساتھی میواتحاد کراچی کے سابق صدر عبدالشکور میو وفات پا گئے

جنازہ میں پاکستان میواتحاد، میو قومی تحریک پاکستان کے رہنماؤں سمیت سندھ بھر سے بڑی تعداد میں معززین برادری کی شرکت

کراچی (رپورٹ / علی جان میو) شہید اجمل خاں میو کے قریبی ساتھی اور پاکستان میواتحاد کے بانی رکن وسابق ڈپٹی کنوینئر اور صدر کراچی ڈویژن عبدالشکور میو طویل علالت کے بعد سرجانی ٹاؤن کراچی میں وفات پا گئے۔ جنازہ میں چیئرمین حاجی افضل خاں میو، شمس العارفین میو، حاجی محبوب علی میو مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ اور ڈاکٹر الیاس میو سمیت پاکستان میواتحاد، میو قومی تحریک، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کے ذمہ داران وکارکنان اور سندھ بھر سے بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی

میواتحاد سندھ کے نائب صدر سلیم میو کی بھابھی وفات پا گئیں

حیدر آباد (رپورٹ / حسن پپو میو) پاکستان میو اتحاد سندھ کے نائب صدر استاد سلیم میو کے چھوٹے بھائی شکیل میو کی اہلیہ لطیف آباد 8 حیدر آباد میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

میواتحاد سندھ کے چیف آرگنائزر حافظ راشد شریف میو کے ادارہ کی تقریب میں میواتحاد کے رہنما محمد الیاس نکہ میو حاجی عبدالعزیز، عدنان خرم میو ایڈووکیٹ اور غلام فاروق میو اساتذہ کو تعریفی شیلڈ دیتے ہوئے

کراچی میں شہید اجمل خاں میو کے قریبی ساتھی عبدالشکور میو کے تعزیتی پروگرام کے موقع پر میواتحاد اور میو قومی تحریک کے رہنماؤں حاجی محبوب علی، مزمل ممتاز میو، چاندو میو، طارق میو، کاشف میو، احسان میو اور فاروق میو کا گروپ فوٹو

بارشوں کی وجہ سے تربیتی کنونشن اور یوم تاسیس کی تقریب نہ ہو سکی

حیدر آباد (نمائندہ صدائے میو) حالیہ بارشوں کی وجہ سے اعلان کے باوجود ٹنڈو الہیار میں میواتحاد کا تربیتی کنونشن اور حیدر آباد میں یوم تاسیس کی تقریب نہ ہو سکی۔

گیریلو لاڑکانہ کی معروف شخصیت بشیر احمد باگھوڑیا وفات پا گئے

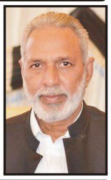

لاڑکانہ (نمائندہ صدائے میو) لاڑکانہ کی ٹاؤن کمیٹی گیریلو کی معروف شخصیت، شکیل احمد میو اور کیف میو کے والد محترم اور صدائے میو کے ممبر بشیر احمد باگھوڑیا طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں علاقہ کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات سمیت سندھ اور پنجاب سے بھی بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی اور بشیر احمد میو کی وفات پر ان کے لواحقین سے اظہار افسوس بھی کیا۔

صدائے میو کے رائٹر نظام الدین میو کے فرزند محمد عباس میو عمرہ کی سعادت حاصل کر کے واپس گھر پہنچ گئے۔ گوٹھ کمل خاں پہنچنے پر معززین برادری نے نے عباس میو کا بھرپور خیر مقدم کیا اور عمرہ کی مبارکباد دی

جماعت اہلحدیث کے سابق امیر مولانا رحمت اللہ رحلت فرما گئے

لاڑکانہ (نمائندہ صدائے میو) جماعت اہلحدیث کے گیریلو ٹاؤن کے سابق امیر، معروف مذہبی شخصیت، صدائے میو کے ممبران وائس چیئرمین ڈاکٹر عطاء اللہ میو اور امان اللہ میو کے والد محترم مولانا رحمت اللہ میو طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ جنازہ میں جماعت اہلحدیث کے رہنماؤں سمیت علاقہ بھر کی معروف مذہبی وسیاسی شخصیات اور معززین علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو اور پاکستان میواتحاد کے رہنما حاجی عبدالحکیم، قاری محبوب احمد، حاجی عبدالعزیز و دیگر حیدر آباد میں میواتحاد کے رہنماؤں عبدالستار میو کے بڑے بھائی عبدل میو اور استاد سلیم میو کی بھابھی کی وفات پر تعزیت کے بعد دعائے مغفرت کرتے ہوئے

ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو اور پاکستان میواتحاد کے رہنما عبدالعزیز نکو میو، محمد الیاس نکہ میو، قاری محبوب احمد میو، صوبیدار میجر (ر) جاوید اشرف میو، عبدالرحمٰن میو، انور علی میو اور نثار احمد لاڑکانہ چوک حیدر آباد میں میواتحاد کے ترجمان شہاب الدین میو کی عیادت کرتے ہوئے

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ماہنامہ
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
صدائے میو لاہور

اکتوبر 2025

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

رضا پیلس کوٹرادھا کشن میں سیلاب کے متاثرین کی امداد کے سلسلے میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم کے اجلاس میں حاجی نور محمد میو، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، حاجی محمد اسلم میو، پروفیسر سرفراز احمد میو، حاجی عمر فاروق، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری صابر حسین بلا میو، انجینئر امین خاں میو چوہدری طاہر اسلام، چوہدری سعید اقبال، ماسٹر محمد عرفان میو، عبدالستار جمعہ میو، کیپٹن آزر حسین، سرور خاں میو، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، چوہدری خالد محمود انجم، حافظ سلمان طارق میو اور دیگر شریک ہیں ....

وفاقی حکومت نے جہیز پر پابندی کے قانون کو موثر بنانے کا فیصلہ کرلیا

متعلقہ وزارتوں کی مشاورت سے جہیز اور دلہن کے تحائف کے قانون کے نفاذ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کیلئے مسودہ تیار کرلیا گیا، جہیز کا فرسودہ رواج معاشی ناانصافی کی جڑوں میں پیوست ہو چکا ہے، محترمہ اُم لیلیٰ

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) وفاقی حکومت نے جہیز اور دلہن کے تحائف پر پابندی کے قانون کو موثر بنانے کا فیصلہ کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق قانون کے حوالے سے گزشتہ دنوں قومی وقار نسواں کمیشن نے متعلقہ اداروں سے تجاویز طلب کرلی ہیں اور خاندانی قوانین کے نظر ثانی عمل کے تحت قومی کمیشن برائے وقار نسواں نے جہیز اور دلہن کے تحائف (پابندی) ایکٹ 1976 پر دوسرا قومی مشاورتی اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس قانونی اصلاحات کے سلسلے کہ اہم کڑی ہے۔ اجلاس کی صدارت چیئرپرسن وقار نسواں کمیشن محترمہ اُم لیلیٰ اظہر نے کی اور متعلقہ وزارتوں اور اداروں کے کے کلیدی نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں قانون کا دفعہ وار جائزہ لیا گیا اور جہیز و دلہن کے تحائف کے قانون کے تحت مالی و غیر مالی پابندیاں شکایات درج کرنے اور سزاؤں کے اطلاق کیلئے قانونی طریقہ کار اور قوانین کے نفاذ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کیلئے فوری ترامیم کا مسودہ تیار کیا گیا۔ اس موقع پر محترمہ اُم لیلیٰ اظہر نے کہا کہ جہیز کا فرسودہ رواج پاکستان میں صنفی بنیادوں پر تشدد اور معاشی ناانصافی کی جڑوں میں پیوست ہو چکا جس کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ دنوں ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں میو نے اسمبلی میں جہیز کیخلاف قرار داد بھی پیش کی تھی اور پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے بھی وفاقی اور صوبائی حکومت کو کئی بار جہیز پر پابندی کیلئے درخواستیں دی تھیں۔

جیسمین پارک اسلام آباد میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر شوکت علی میو، مرکزی جنرل سیکرٹری راؤ عمران شوکت، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو اور دیگر لوک ورثہ میں میواتی کلچر ڈائیوراما کا کرنامہ سرانجام دینے پر راؤ غلام محمد میو، چوہدری اسحاق میو اور چوہدری امام بخش کو ڈپٹی رجسٹرار پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور عبدالستار انجم میو سب انسپکٹر اسلام آباد پولیس کے عہدے سے ریٹائرمنٹ اور طویل و شاندار سرکاری خدمات کے اعتراف میں شیلڈ اور تحائف کے ذریعے عزت افزائی کرتے ہوئے

بابلیانہ کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت حاجی نظام الدین میو ..... وفات پا گئے .....

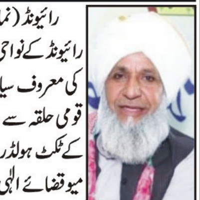

رائیونڈ (نمائندہ صدائے میو) رائیونڈ کے نواحی قصبہ بابلیانہ اوتاڑ کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت قومی حلقہ سے جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ ہولڈر حاجی نظام الدین میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے جنازہ میں سیاسی و سماجی اور مذہبی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

لوک ورثہ میں جگہ ملنا ایک فرد کی نہیں پوری قوم کی کامیابی ہے

شوکت علی میو
راؤ غلام محمد میو

میو بھائیوں نے دورانِ سروس جس ایمانداری، محنت اور خلوص کے ساتھ فرائض انجام دیے وہ قابل تقلید ہیں، عمران شوکت

اسلام آباد کی میو ویلفیئر ایسوسی ایشن ہی ہماری پہچان ہے۔ میو کلچر کی بقا اور فروغ کیلئے جو بھی ہوسکا کرتے رہیں گے، اسحاق میو

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) میو کمیٹی کی ماہانہ میو بیٹھک یاسین پارک اسلام آباد میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد زون کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو کی میزبانی میں منعقد ہوئی جس میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر شوکت علی میو، جنرل سیکرٹری عمران شوکت راؤ، میواتی ہیرٹیج اینڈ کلچر فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو جنرل سیکرٹری چوہدری اسحاق میو سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے رہنماؤں نے لوک ورثہ میں میو کلچر کا ڈائیوراما بنوانے پر راؤ غلام محمد میو اور اسحاق میو کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کسی ایک فرد کی نہیں پوری قوم کی کامیابی ہے۔ الحمد اللہ ہم میں کوئی تفریق نہیں جو بھی اجتماعی معاملات میں اپنا کردار ادا کرے گا اس کی حوصلہ افزائی کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ میو بھائی دوران سروس یا کسی بھی محاظ پر جو بھی کام کرتے ہیں ایمانداری اور خلوص سے کرتے ہیں۔ راؤ غلام محمد میو اور محمد اسحاق میو نے کہا کہ اسلام آباد میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن ہی ہماری پہچان اور طاقت ہے۔ اپنی قوم کی ثقافت و کلچر کے فروغ کیلئے جو بھی ہوسکا کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر راؤ غلام محمد، اسحاق میو اور ملازمت سے ریٹائر ہونے پر امام بخش میو اور عبدالستار انجم کو شیلڈ بھی دی گئی۔

سرانوالی کی معروف شخصیت ڈاکٹر عارف لطیف میو زینب ہسپتال والے وفات پا گئے

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) تحصیل ڈسکہ کے گاؤں سرانوالی کی معروف شخصیت ڈاکٹر عارف لطیف میو (زینب ہسپتال والے) قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

بدوکی کالج کے مسئلے پر انجمن اور تین رکنی کمیٹی کی مکمل خاموشی

الیکشن انجمن اتحاد و ترقی میوات خود کرائے گی یا کمیٹی صورتحال واضح نہیں دکھائی دیتی

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی کو ابھی تک تحریری طور پر کسی بھی قسم کا اختیار ہی نہیں دیا گیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) رمضان المبارک سے ایک ماہ پہلے بدوکی میں ہونیوالے بڑے اجلاس میں میو کالج کی تعمیر اور انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کے سلسلے میں معززین برادری اور انجمن کا اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں بریگیڈیئر (ر) ظفر یلیین بابر میو، سردار امجد طفیل اور طاہر اسلام پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی تھی اور یکم رمضان کو کالج کی جگہ پر مسجد کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن ابھی تک نہ تو مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور نہ ہی الیکشن کی تاریخ کا اعلان کیا گیا۔ بدوکی کالج کی تعمیر اور انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن تاریخ کا اعلان کیا گیا دونوں مسائل پر مکمل خاموشی ہے۔ الیکشن انجمن خود کرائے گی یا کمیٹی صورتحال واضح نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن کی طرف سے کمیٹی کو ابھی تک تحریری طور پر کسی قسم کا اختیار ہی نہیں دیا گیا کمیٹی اسی لئے خاموش تماشائی ہے۔

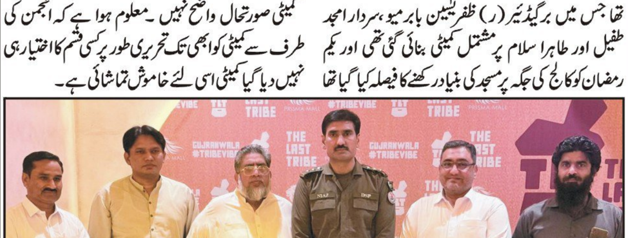

سابق ڈپٹی میئر گوجرانوالہ رانا مقصود احمد میو، میو فاؤنڈیشن کے صدر حاجی غلام نبی میو، جوائنٹ سیکرٹری خوشی محمد میو اور عاطف خاں میو کا ملاقات کے بعد ڈی ایس پی نیاز خاں میو اور ایم ڈی واسا فیصل شوکت میو کے ہمراہ گروپ فوٹو

چاہ لدھے والا میں ماسٹر معظم حسین اور احمد پور سیال میں چوہدری اسلام میو کی والدہ وفات پا گئیں

احمد پور سیال (رپورٹ / متین قیصر ندیم) احمد پور سیال کی نواحی بستی چاہ لدھے والا میں مرحوم چوہدری چاند خاں کا بیٹا اور چوہدری جمیل کا بھائی ماسٹر معظم حسین میو اور احمد پور سیال میں چوہدری اسلم میو، چوہدری صفدر، چوہدری نصیر احمد، عبدالرزاق کی والدہ محترمہ اور مرحوم چوہدری مان خاں کی اہلیہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں

ملتان بورڈ سے FSc میں پہلی اور تیسری پوزیشن میو بچیوں نے حاصل کی

پہلی پوزیشن لینے والی عائشہ شوکت میو نے 2023ء میں میٹرک میں بورڈ ٹاپ کیا تھا

مناہل میو نے تیسری پوزیشن لے کر انعام حاصل کیا، معززین کی طرف سے مبارکباد

ملتان (نمائندہ صدائے میو) ملتان بورڈ میں میٹرک کے بعد ایف ایس سی میں بھی میو قوم کی بیٹیوں نے ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا۔ تفصیلات کے مطابق میٹرک کے بعد انٹر میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی عائشہ شوکت میو کا نام تو جانا پہچانا تھا اس لئے رزلٹ آتے ہی منظر عام پر آ گیا لیکن بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی ثاقب اسلم میو کی بیٹی مناہل ثاقب کا کسی کو علم نہیں تھا کہ یہ بچی بھی میو ہے۔ عائشہ شوکت کو مبارکباد دینے والے معززین برادری کو جیسے ہی علم ہوا کہ تیسری پوزیشن بھی میو بچی نے حاصل کی ہے تو اس کے گھر بھی مبارکباد دینے پہنچ گئے۔ واضح رہے کہ اس سال بھی میٹرک میں بورڈ ٹاپ کرنے والا احمزہ علی بھی ملتان شہر سے میو قوم کا ہی بیٹا ہے انٹر اور میٹرک میں بڑی کامیابی سے قوم کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔

FSc کے امتحان میں ملتان بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر عائشہ شوکت میو اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی مناہل ثاقب میو وزیر داخلہ محسن نقوی اور دیگر حکام سے انعامات وصول کرتے ہوئے

ستمبر 2025ء کا صدائے میو میں پرانا کاہنہ کی ایک بیٹی عزیزہ شگفتہ وسیم میو کو ایک خط چھپو ہے۔

محترم بھائی حافظ صاحب!

ہم صدائے میو کے مستقل رائیٹر قیس چودھری چھرکلوت میو، بیرسٹر کے بی خاں، اعجاز خاں میو اور متین قیصر کے مضامین بڑے شوق سے پڑھتے ہیں لیکن گھر چڑھی، میوخاں کی لوٹ مار کے بارے میں پڑھ کر افسوس ہوا کیونکہ جو لوگ میو قوم کے بارے میں منفی پروپگنڈہ کرتے ہیں وہ ہماری باتوں کو ثبوت کے طور پر پیش کریں گے اس لئے قیس صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی قوم کے نامور لوگوں کی صرف اچھائیاں بیان کیا کریں۔

آپ کی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

آپ نے بڑا سطحی سا جواب دیا۔

شگفتہ بہن! آپ کی طرح اور بھی بہت سارے قاری ان باتوں پر اعتراض کر رہے ہیں۔ قیس چودھری صاحب قوم کا سرمایہ ہیں اور اچھی سوچ کے حامل ہیں۔ ہم اُن سے گزارش ہی کر سکتے ہیں کہ وہ ایسی باتیں نہ لکھیں جن سے قوم کے بارے میں منفی باتیں کرنے والوں کو موقع ملے۔

عزیزی حافظ صاحب!

آپ نے تو میری ''تمدن میوات'' پڑھی ہے یا کتاب کا بارہ میں بڑا بڑا انقادانِ فن نے اپنی ایسی مثبت رائے دی ہاں کہ میں اُن کو جتنو بی شکریہ ادا کروں کم ہے ہین تیک کہ ملک کا مشہور لکھاری مستنصر حسین تارڑ نے برملا ای بات لکھی کہ ای میون کو ''ارضی صحیفہ'' ہے۔ تو میں نے میون کی اچھائی بیان کرن میں اپنو قلم گھسا دیو ہے۔ رہی گھر چڑھی اور میوخاں کی بات تو یہ ہمارا قومی ہیرو ہاں کوئی چور اُچکا نہ ہاں۔ میرا قارئین نے پوری بات پڑھنا سو پہلے ای اُن پہ بُرائی کو فتوو صادر فرما دیو۔ اُن نے ای پتو ای نہ ہے کہ یہ دو بھائی نہ ہا بلکن ''آزادی'' کی ایک ایسی تحریک ہی جا کو پھل میو قوم نے ای ناں بلکن پورا ہندوستان نے 1947ء میں آزادی کی صورت میں کھایو۔ آؤ تنک میں تم کو تاریخ کا پتّاں پلٹ کے دکھاؤں۔

(میں ای بی بتادوں کہ میں نے اردو، تاریخ، پنجابی اور اسلامیات میں ایم اے کر را کھو ہو۔ عربی ایم اے پڑھ کے چھوڑ دیو، امتحان نہ دیو۔ میری تاریخ پہ پوری اور گہری نگاہ ہے)

1498ء میں ایک پرتگالی مانجھی (ملاح) واسکو ڈے گاما ہندوستان کی کالی کٹ کی بندرگاہ پہ آر اُترو۔ نوں یورپ سو ہندوستان کی سمندری گیل تھاہ پڑی۔ ای لودھین کی حکومت کو زمانو ہو پھر یورپ کی دوسری قوم بی ہندوستان کا ساحلن پہ آن جان لگ گی ان میں پرتگالی، دلنٹری، فرانسیسی اور برطانوی ملاح ہا۔

برطانیہ کی ایک کاروباری کمپنی ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنا کاروبار کی جڑ مدراس اور کلکتہ میں جمائی۔ 1526ء میں مغل سلطنت قائم ہوئی یا کا تیسرا بادشاہ اکبر کا زمانہ میں برطانیہ کی ملکہ ازبتھ برطانیہ پہ حکمران ہی وانے خوشامد اور چاپلوسی دکھائی اور اکبر کو مغل دی گریٹ (مغل اعظم) کو لقب دیو۔ مغل اعظم کا نام سُو ایک لافانی فلم بی بنی ہے۔ مغل اعظم نے جباب میں انگریج کمپنی کو کاروباری رعایت دی۔

اکبر سُو پاچھے واکو بیٹو سلیم جہاں گیر کا نام سُو بادشاہ بنو۔ باپ دادان کی طرے ای بی شراب کو رسیا ہو انگریج کمپنی نے ولایت کی بنی شراب لاکے نذر کری تو وا شراب کا چسکا نے جہاں گیر سُو فرمان جاری کروایو کہ ایسٹ انڈیا کمپنی پورا بھارت ورش میں کاروبار کر سکے ہے۔ پہلے تو کمپنی کیول، مدراس اور کلکتہ ای رہوے ہی اب سارو ہندوستان اُن کے مارے کھل گو۔

گھر چڑھی، میوخاں ڈاکو نہ ہا، تاریخ کو علم ہونو چاہیے

جہاں گیر سُو پاچھے واکو بیٹو شاہ جہاں بادشاہ بنْو۔ یا کی ایک بیٹی جہاں آرا کا لتّان میں آگ لگ گی اور واکو سارو بدن جل گو، داغ دھبّہ پڑ گا۔ دیسی حکیمن سُو واکو علاج نہ ہویو تو ایک انگریج حکیم نے واکو علاج کر و اور ایسا مرہم لگایا کہ شہزادی کی کایا سورتی ہوگی کوئی داغ دھبّہ نہ رہا بادشاہ نے خوش ہوکے کہی ''مانگ کہا مانگا ہا جو کچھ تیرا مُھوں سُو نکلے گو اُو بات کھڑی چوٹ پوری کری جائے گی''

حکیم پیٹ بھر نہ ہو قوم پرست ہو بولو: ''حضور میری انگریج قوم اے آپ کا ملک میں شہر شہر میں چونگی ادا کرنی پڑا ہاں ان کا کاروبار پہ چونگی معاف کر دی جائے'' اُو حکیم اپنے مارے ہیرا موتی اور سونا چاندی مانگتو تو کہے تو واہے کوئی یاد بی نہ کرتو۔ وانے اپنے مارے ناں اپنی پوری قوم کے مارے رعایت مانگی۔ شاہی حکم ہو گو کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا مال پہ کوئی چنگی نہ لی جاوے۔ کمپنی کا تو بھاگ کھل گا۔ مال میں بڑھوتری ہوئی تو وانے قلعہ بنانا شروع کر دیا۔ قلعہ بنا تو اُن کی رکھشا کے مارے سپاہی راکھنا پڑا اور وے سپاہی دیسی ہا یعنی کہ ہندوستانی۔

بادشاہ کا سپاہی کی تنخواہ تین روپیہ مہینہ ہی کمپنی اپنا سپاہی کو پانچ روپیہ پگار دیوے ہی۔ دیسی جُوان بادشاہ کی نوکرین نے چھوڑ کے کمپنی کی فوج میں بھرتی ہون لگا۔ بنگال کا نواب سراج الدولہ نے کلکتہ میں انگریجن کا قلعہ دیکھا اُن سُو کمپنی بھارتی کوٹھی کہوے ہی تو واہے کھٹک گی کہ جے یہ ایسے ای فوج بھرتی کرتا گیا تو میری حکومت کو مشکل کھڑی ہو جائے گی۔ وانے حکم دیو کہ کمپنی اپنا قلعان نے ختم کرے اور آگے سُو سپاہی بھرتی کرنا بند کرے۔

کمپنی نے نواب کو پھوپا میر جعفر ہتھیا پہ دھرو کہ اپنے بھتیجا ہٹا کے تو نواب بن جا، کمپنی کی مدد تیرے ساتھ ہے۔ میر جعفر کمپنی کا جھانسا میں آ گو۔ پنچھی پھنس گو تو کمپنی نے نواب کا فرمان کی پرواہ نہ کری۔

1757ء میں نواب نے کمپنی پہ چڑھائی کر دی کمپنی تو میر جعفر کا پاون پہ کھڑی ہی پلاسی کا میدان میں ڈٹ گی۔ میر جعفر نواب کی فوجن کو سالار ہو۔ وانے فوج کو حکم دیو کہ کمپنی سُو نہ لڑو۔ اکیلو نواب کہا کرتو کھیت چھوڑ کے بھگ دیو۔ میر جعفر کا بیٹا نے بھگتا نواب کو سِر کاٹ کے لارڈ کلائر کو لا دیو۔ کلایو نے میر جعفر بنگال کو نباب بنا دیو۔

کلایو نے میر جعفر سُو بنگال ملک دونوں ہاتھن سُو لوٹو۔ بنگال کا لوگ یا چوتیا نباب سُو کلایو کو گدھا کہوے

بالم

0300-4507208

قیس چودھری چھرکلوت میو

ہا۔ جب میر جعفر کا بس کا کلایو کا مطالبہ پورا کرنا نہ رہا تو وانے واکا اسناؤ (داماد) میر جعفر کی جگے میر قاسم بنگال کو نباب بنا دیو۔ میر قاسم نے بہت پہلے سُو کلایو کی نیت بھانپ لی ہی۔ نباب بنتے ای وانے کمپنی کے ناتھ گیرنی چاہی اپر اب تو اُو کہاوت کہ ''ہماری بلّی اور ہم کو ای میاؤں'' کلایو میر قاسم پہ چڑھ دوڑو۔

کمپنی نے پورا ہندوستان سُو ایسا بے فکرا جوان بھرتی کر لیا ہا جن کی تنخواہ محل کا سپاہین سُو بی دو روپیہ جیادہ ہی۔ میر قاسم نے دلّی کا مغل بادشاہ، شاہ عالم سُو مدد مانگی، مغل سلطنت کو اب تک بھرم بن رو ہو، اورنگ زیب سُو پاچھے کوئی ایسو مغل بادشاہ نہ ہویُو ہو جو اپنا پُرکھان کی جُو دلیر اور سمجھ دار ہوتو۔ سب اپنا بڑا لوگ اکبر کی یا بات سُو سہمت ہا کہ حرم میں گھنی سُو گھنی ملوک کنیز راکھی جاواں۔ اپر لڑنو بھڑنو کائی کا بس کی بات نہ ہی۔ شاہ عالم مغل فوجین نے میر قاسم کی مدد کو پلاسی کا میدان میں لے آیو۔ یائی پلاسی میں 1757ء میں نواب سراج الدولہ کو ہار ملی ہی۔ اب 1761ء میں چار برس پاچھے ای دلّی کو مغل بادشاہ بی لاؤ لشکر سُو آ اُترو۔

کمپنی پہ نئی توپ اور نیا جوان ہا۔ مغل فوج اور بنگالی فوج دونوں کھیت چھوڑ کے بھگ گی۔ میر قاسم کھیت میں رہ گو۔ شاہ عالم نے دلّی میں آ کے دم لیو تو واکے پیچھے ای انگریج فوج پہنچ گی۔ ای یاد رہے کہ انگریج اِکّا دُکّا ای ہا ساری فوج دیسی جوانن کی ہی۔ کمپنی نے بادشاہ کو راج ختم کر دیو اور بادشاہ کو وظیفہ مقرر کر دیو اور پورا ہندوستان میں منادی کرا دی۔

''ملک خدا کو.. راج بادشاہ کو.. اور حکم کمپنی بہادر کو''

اب ایسٹ انڈیا کمپنی ''کمپنی بہادر'' بن گی ہی اور کلکتہ پہ واکو اپنو راج ہو۔ میونین نے گیت بنْایو:

اجڑ مجڑ مرو لال کیواڑ

چر مٹی کو بیجانْو

جے آوے کلکتہ راج

جب بی نہ دُوں بیجانْو

جے آوے دلّی کو راج

جب بی نہ دُوں بیجانْو

جب آوے میرو سوبیر

تو ڈھلکا دوں بیجانْو

اَجڑ مجڑ میرو لال کیواڑ... چر مٹی کو بیجانْو (بیجنو، پنکھا)

ایک کہاوت ہے کہ

''ایک دریا سُو پار اُتر.. تو اور دریا ہو ایک آگے''

کلکتہ اور دلّی پہ تو کمپنی بہادر کو ہاتھ مضبوط ہو اپر جنوبی ہند میں ایک اور ریاست کھڑی ہوگی ای ریاست سیور ہی جا کو نباب سلطان حیدر علی ہو۔ وانے انگریجن سُو دو جنگ لڑی۔ کوئی پیش نہ گئی تو انگریجن نے ہار کے سلطان سُو صلح کر لی۔ نواب حیدر علی سُو پاچھے واکو بیٹا سلطان ٹیپو سیور کو نباب بنو۔ یانے بی باپ کی طریاں کمپنی سُو دو جنگ لڑی۔ یا کی بد قسمتی ای ہی کہ کمپنی کے ساتھ جنوبی ہند کا مرہٹہ اور نظام دکن بی ہا جب کہ یا کا اپنا دربار میں یا کا اپنا ای وزیر مشیر بی کمپنی کے ساتھ ملا پڑا ہا۔ ان غدارن میں دو تین نام بڑا ہا میر صادق، میر غلام علی لنگڑا اور پورینا۔ 1799ء میں ان کی غداری سُو سلطان شہید ہو گو تو وا بکھت کا جنرل ہیرس نے تلوار لہرا کے کہی

''آج سُو ہندوستان ہمارو ہے''

پورا ہندوستان کی ریاست کمپنی کے تابے ہو کے رہ گی۔ کمپنی جا ہے چاہے ہی نباب، راجہ اور بادشاہ بنا دیوے ہی۔ 1803ء میں کمپنی نے میوات میں دو ریاست بنا دی ریاست الور اور ریاست بھرت پر اور اُن پہ جاٹ راجہ بٹھا دیا۔ ملک میون کو، راج جاٹن کو اور حکومت کمپنی کی۔

یہ حالات ہا جب باگھوڑا کا یہ دو دلیر جوان آزادی کی علامت بن کے اُٹھا۔ ای یاد رہے کہ دنیا میں جتنا بی ڈاکو ہویا ہاں اُن کا پورا پورا دھڑا ہا کم سُو کم بیس پچیس کہیں پچاس ساٹھ ڈاکون کو ایک دھڑا رہوے ہو۔ اپر یہ دو بھائی ہا جو کہ ڈاکو نہ ہا اپر راجہ اور انگریجن نے یہ ڈاکو مشہور کر دیا۔ جاٹ راجان کا راج میں بنیا اور ساہو کار میوات میں اُبھرا اور میون نے قرض دے کے سود کا نام پہ لوٹن لگا۔

باگھوڑا کی پال کو (اصل میں باگھوڑا ایک گاؤں ہے پال نہ ہے، پال تو ان کی لڈاوت ہے اپر گھر چڑھی اور میوخاں کے کارن اب باگھوڑا پال بن گی ہے) ایک گاؤں کولانی نے راجہ منگل سنگھ راجہ ای نہ مانو اور پورا بارھے برس واکو جمع (سرکاری لگان) نہ دی۔ یائی منگل سنگھ کا راج میں یہ دو بھائی گھر چڑھی اور میوخاں پیدا ہویا اور اُن نے ایسو ناؤں کمایو کہ کوئی کہنا پہ مجبور ہو گو:

باگھوڑا کی پال میں ناہر دو بھائی

تار کٹو انگریج کو ساری الور تھرائی

1899ء میں منگل سنگھ مر گو یائی سال چھوٹو بھائی گھر چڑھی بی مر گو تو میوخاں اکیلو رہ گو وانے بندوق دھر دی اور عام کسان بن کے جندگی کاٹن لگو۔ 1032ء میں منگل سنگھ کا بیٹا سوائی جے سنگھ کیخلاف میوات میں تحریک چلی جا سُو الور تحریک کہوا ہاں۔ یا کی باگ دوڑ میو لیڈر چودھری لیئین خاں کا ہاتھ میں ہی ای ایسی تحریک ہی کہ انگریج مجبور ہو گو اور وانے سوائی جے سنگھ گدی سُو اُتار کے لندن بھیج دیو۔ سوائی جے سنگھ کی ماں ہندوستانی نہ ہی۔ مہاراج منگل سنگھ نے ایک انگریجن سُو بیاہ کر و ہو۔ سوائی جے سنگھ وائی کو بیٹا ہو۔

1947ء میں انگریج سدا مد اُو ملک اے چھوڑ گو ہندوستان دو بھاگن میں بٹ گو (i) پاکستان (ii) بھارت۔

سو میرا پیارا قاریو! ای دو ڈاکون کی بات نہ ہے ای آزادی کی تحریک کی بات ہے یا مارے ای شرم کی نہ فخر اور گرب کی بات ہے۔ کہا گھر چڑھی اور میوخاں لوٹی دولت اے اپنے گھر لاوے ہا، کہا وے واسُو رنڈین کو ناچ دیکھے ہا، کہا وے واسُو دارو شراب پیوے ہا وے وا ہے قوم کا اور میوات میں رہن' والا سب باسین کو جا دیوے ہا۔ وے جاٹ ہا چاؤ گوجر او آہیر سبن میں بانٹ دیوے ہا۔ کیں کہ وے اُن لوگن نے لوٹے ہا جن نے اُو مایا غریبن سُو ہتھیائی ہی۔ وے چڑھ سیدھ اور مہادیو کو چڑھاوو چڑھاوے ہا، غریب بہن بیٹین کا بھات بھرے ہا۔ جا ہے تاریخ کو پتو نہ ہے وے قیس چودھری پہ مت کھیلاں اپنا علم میں اضافہ کراں۔

میو سپوت ایوارڈ: پہلا پروگرام جس نے میری سوچ کو بدل دیا

میں نے کبھی لکھا تو نہیں اور مجھے برادری کی تنظیموں سے بھی کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ میں نے آج تک کسی بھی تنظیم کا ایسا کام نہیں دیکھا جس کی وجہ سے کوئی متاثر ہو سکے۔ میں مانتا ہوں کہ شہید اجمل خاں میو نے اپنی قوم کیلئے بہت کام کیا اور انہی کی کوشش کے نتیجے میں آج میو قوم کو اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ شاید میری بات کچھ احباب کو ناگوار گزرے مگر تلخ حقیقت یہی ہے کہ ایسا کوئی کام مرحوم بھی نہ کر سکے جس کی وجہ سے ہم فخر سے کہہ سکیں کہ فلاں کام میو کے پلیٹ فارم سے ہوا ہے اور قوم کو اس سے فائدہ پہنچا ہو۔

20 ستمبر کو میں کسی کیس کے سلسلے میں قصور کچہری میں گیا۔ واپسی پر میں گول چکر کے پاس پہنچا تو خوش آمدید کے ایک بینر پر نظر پڑی اور طلبہ کو ضلع کونسل ہال میں جاتے دیکھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے ہال کا رخ کر لیا۔ کافی تعداد میں سکولوں کے بچے اور برادری کی اہم شخصیات ہال میں موجود تھیں۔ دو تین بندے میرے بھی جاننے والے نظر آئے مگر میں اُن سے نظریں چرا کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پروگرام میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور نہ ایسی تقریر سُنی جس کی وجہ سے تنظیموں سے بدظن ذہن میں کسی قسم کی خارش ہوتی۔ سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ مجھے یہ تو علم تھا کہ صدائے میو فورم کے پلیٹ فارم سے غریب بچیوں کی اجتماعی شادیاں اور مختلف پروگرام کیئے جاتے ہیں لیکن کسی پروگرام میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا حالانکہ مجھے کئی بار ایک جاننے والے نے پروگرامز میں شرکت کی دعوت بھی دی تھی کسی بھی پروگرام میں صرف اس لئے نہیں گیا کہ سب چوہدراہٹ کا چکر لگتا تھا۔

اسٹیج پر لگے بڑے بینر پر 15 واں میو سپوت ایوارڈ اور 13 واں میو طلبہ کنونشن لکھا ہوا تھا۔ میرے جانے سے کچھ دیر پہلے ہی پروگرام شروع ہوا تھا۔ میرا جلد گھر پہنچنا بھی ضروری تھا مگر کچھ دیر بعد ہی میرے دل نے کہا کہ کام تو ہوتے رہتے ہیں دیکھوں تو سہی بچوں اور دیگر شخصیات کو ایوارڈ دینے کا مقصد کیا ہے۔ برادری

ندیم احمد خاں میو (قصور)

کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں ہمیشہ تنظیموں سے دور رہنے والا میرا جیسا بندہ آخر تک بیٹھنے پر مجبور ہو گیا۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ اپنی قوم کے لوگوں کی طرح تنقید کرنے اور اپنی سوچ کو سچا ثابت کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی نکتہ تلاش کر سکوں۔

پروگرام میں ریٹائرڈ بریگیڈیئر، کرنل، میو افسران اور تعلیمی سکالر بھی موجود تھے اور صدائے میو فورم کے لوگ بھی بڑی تعداد میں شریک تھے۔ زندگی میں سکول سے کالج اور یونیورسٹی تک بہت سے پروگرامز میں جانے کا موقع ملا بلکہ کئی جگہ میں نے تقریریں بھی کیں لیکن ایسا پروگرام آج تک نہیں دیکھا جس سے سیاسی یا ذاتی مفادات یا پھر کسی ادارے کی تشہیر کا عنصر نہ ہو۔ میری زندگی کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں نہ کسی نے سیاسی بات کی اور نہ ہی بلاوجہ کسی کی تعریفیں کیں ہر مقرر ایسی باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس سے سننے والوں خاص طور پر ہال میں موجود طلباء و طالبات کو فائدہ پہنچ سکے بس یہی بات مجھے بہت اچھی لگی۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ صدائے میو کی ٹیم میں بھی کوئی ایسا لیڈر یا عہدیدار نہیں تھا جسے لیڈری کا شوق ہو ہر کوئی عام کارکن کی طرح ہی تھا۔

میں نے استقبالیہ ٹیبل پر صدائے میو اخبار دیکھا تو پیسے دے کر لینا چاہا وہ بھی مجھے بغیر پیسوں کے دے دیا گیا۔ سرسری نظر سے دیکھا تو اچھا لگا اور گھر آ کر سونے سے پہلے نہ صرف پورا پڑھ لیا بلکہ رابطہ نمبر تلاش کیا تو چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق کا نام جانا پہچانا لگا۔ ماشاء اللہ پروگرام کی طرح رسالہ بھی بہت اچھا لگا اسی لئے رات کافی ہونے کے باوجود موبائل پکڑ کے اس میں لکھنا شروع کر دیا۔ آخر میں بس اتنا ہی کہونگا کہ باقی تنظیمیں تو صرف سوشل میڈیا پر ہی دیکھی ہیں اپنی آنکھوں سے صرف صدائے میو فورم کی کوششیں ہی دیکھیں اور سنیں اور دل چاہا ہے کہ میں بھی اس کا حصہ بنوں مگر میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ گھر کا اکیلا ذمہ دار ہوں۔ وسائل بھی زیادہ نہیں اور ٹائم بھی نہیں دے سکتا اسی لئے حوصلہ افزائی کیلئے یہ مضمون ہی لکھ سکا کہ صدائے میو فورم کے پروگرام کی وجہ سے میو تنظیموں کے حوالے سے کافی حد تک میری سوچ بدل گئی ہے اور اسکا کریڈیٹ صرف اور صرف صدائے میو فورم کی ٹیم کو جاتا ہے۔

سارے کام صدائے میو والوں کی ذمہ داری ہے؟

عرض کیا ہے!

دھنگل خاں میو (سیالکوٹ)

میں نے گذشتہ مضمون میں کہا تھا کہ آئندہ میو تنظیمات کنونشن کے بارے میں لکھونگا لیکن میں کوشش کے باجود پروگرام میں شریک نہ ہوسکا جو شریک ہوئے انہوں نے بہت کچھ لکھ دیا اس لئے میرا خیال ہے اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تنظیمات کے کنونشن کے بعد 20 ستمبر کو قصور میں میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن کی تقریب منعقد ہوئی شریک تو میں اس میں بھی نہ ہوسکا لیکن کئی احباب سے اسکا احوال لینے سے معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ بہت اچھا پروگرام تھا جس میں 13 میو سپوتوں کو قابل فخر میو سپوت ایوارڈ اور 57 طلباء وطالبات کو قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ دیئے گئے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ صدائے میو فورم کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں کسی بھی سیاسی شخصیت کو مدعو نہیں کیا گیا اور جنہیں بطور مہمان بلایا گیا ان کو پہلے سے موضع دے دیا گیا تھا کہ آپ نے صرف اس پر بات کرنی ہے اور ساتھ ہی ٹائم بھی بتا دیا گیا تھا کہ آپ نے اتنے منٹ میں اپنی بات مکمل کرنی ہے۔ حالات سن کر شرکت نہ کرنے کا افسوس مزید بڑھ گیا۔

ڈھائی تین سو بندوں کا پروگرام کرنے، ساٹھ ستر ایوارڈ بنوانے اور سب کے کھانے وغیرہ کے انتظام میں یقیناً دو تین لاکھ روپے خرچ ہوتے ہونگے میرے علم کے مطابق الٹرا کیمیکلز والے بھائی نجم الحسن نے ایوارڈ اور صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو نے سرٹیفکٹ سپانسر کئے تھے میرے اندازے کے مطابق ان پر بھی ایک لاکھ روپے کے قریب تو خرچہ ہوا ہوگا۔ باقی کے اخراجات تنظیم نے اپنے ہی فنڈ سے کئے۔ حیرانگی کی بات یہ ہے پندرہ سال سے تسلسل کے ساتھ میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن کے پروگرام ہورہے ہیں اور ہماری قوم میں سرمایہ دار لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں پھر بھی نہ جانے کیوں سبھی مہمان بن کر تو آتے ہیں مگر کسی نے بغیر ذاتی مفاد کے قوم کے بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کے معاملات میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ میں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ دیکھی جس میں اب تک ہونے والے پروگرامز میں جن لوگوں نے بھی کوئی کردار ادا کیا تھا ان کی تفصیل لکھی ہوئی تھی جو کہ بہت اچھی بات ہے یہ کام بھی صرف صدائے میو والے ہی کرتے ہیں ورنہ میں نے تو نہیں دیکھا کہ کسی بھی تنظیم نے تعاون کرنے والوں کی تفصیل شائع کی ہو۔ یقین جانیں وہ لوگ بھی ہمارا فخر ہیں جو اپنوں کو حوصلہ دینے میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں ہمیں ایسے لوگوں کی قدر کرنی چاہئے۔

گذشتہ دو ماہ سے ملک بھر میں سیلاب کی تباہ کاریوں نے لاکھوں افراد کو پریشانی میں مبتلا کررکھا ہے اور ہمیشہ کی طرح بہت سے لوگ متاثرین کی مدد میں پیش پیش ہیں اور حکومت بھی اپنی ذمہ داری نبھانے میں اپنا کردار ادا کررہی ہے مگر جو تباہی ہوئی ہے اس سے انہی لوگوں نے نبٹنا ہے جو متاثر ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے اس معاملے میں بھی میو قوم کی طرف سے صدائے میو کی ٹیم کا کردار ہی دکھائی دیتا ہے کئی لوگوں کی پوسٹیں تو دیکھیں کہ فلاں صاحب فلاں علاقے کا دورہ کرینگے مگر عملی کام کسی اور کا نظر سے نہیں گزرا۔ دو چار دیگیں لے جاکر تقسیم کردینا اور تصویریں بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالنا بہت آسان ہے اور یہ کام ہمارے بہت سے لوگ تسلسل کے ساتھ کررہے ہیں۔ فلانی تنظیم کا فلاں بندہ فلاں شہر یا فلاں ملک جارہا ہے، ناشتہ فلاں کے پاس اور کھانا فلاں کے پاس یہ کیا تماشہ ہے کوئی پوچھنے والا نہیں بھائی لوگوں کے پیسے برباد کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں بلکہ میں نے تو سنا ہے کہ کچھ لوگ خود کہتے ہیں کہ بھائی فلاں ٹائم کا کھانا یا چائے آپ کے پاس آکر پیئیں گے۔ خدارا اپنی قوم کی حالت پر رحم کھائیں اگر کچھ کرنہیں سکتے تو لوگوں کے پیسے کیوں برباد کررہے ہو۔

حالات کیسے بھی ہوں سندھ کی برادری قابل تعریف ہے

گذشتہ دنوں پنجاب کے کئی اضلاع میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے مختلف برادریوں کے لاکھوں خاندان متاثر ہوئے۔ کسی کا گھر نہ رہا تو کوئی جان کی بازی ہار گیا اور کسان اپنی فصلوں کی تباہی پر خون کے آنسو روتے رہے۔ ان حالات میں میو برادری خاص طور پر میو تنظیمات کا جو کردار ہونا چاہئے تھا وہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک روز صدائے میو فورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز میو کی بیٹی کے عقیقہ میں تنظیمی ساتھی کوٹرادھا کشن میں اکھٹے ہوئے تو موقع کا فائدہ اُٹھا کر سیلاب زدگان کی امداد کی تجویز دی گئی جسے نہ صرف سب ساتھیوں نے سراہا بلکہ ہر صورت پریشان لوگوں کی امداد کرنے کا فیصلہ کرکے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق فنڈ دینے کا بھی اعلان کیا حالانکہ میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن بھی سر پر تھا جس میں الٹرا کیمیکلز کی طرف سے ایوارڈ سپانسر کرنے کے بعد بھی لاکھوں کے اخراجات تھے۔ قصور کے میو سپوت ایوارڈ سے پانچ دن پہلے صدائے میو کی ٹیم نے شجاع آباد، جلالپور پیروالا اور دیگر علاقوں میں جاکر مقامی ٹیموں کے ہمراہ جس انداز میں متاثرین کی گھر گھر جاکر دادرسی کی وہ قابل تحسین ہے۔

پنجاب میں سیلاب نے اور سندھ کے دو بڑے شہروں کراچی اور حیدر آباد میں بارشوں سے ہر شہری پریشان تھا اور برادری بھی بلاتفریق سب کی پریشانی میں ان کے ساتھ کھڑی نظر آئی اس سے بھی زیادہ قابل تعریف بات یہ دیکھنے میں آئی کہ گذشتہ دنوں میو اتحاد کے سینئر رہنما عبدالشکور میو اور علی جان میو کے ساتھ کچھ لوگوں نے بدمعاشی کرنے کی کوشش کی تو محمود وایاز ایک ہی صف میں کھڑے نظر آئے اور میو اتحاد کے ذمہ داران سے پہلے ہی میو قومی تحریک پاکستان کے چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ اور تحریک میوات پاکستان کے چیئرمین شاہد ارشاد میو ایڈووکیٹ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میدان میں آئے اور مسئلے کے حل تک چین سے نہیں بیٹھے جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ایک دوسرے کو چاہے کتنا ہی برا بھلا کہہ لیں لیکن برے وقت میں اپنوں کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں۔

کراچی کے برادری معاملات اکثر پریشانی میں مبتلا کردیتے ہیں ایک ہی شہر میں پنجاب سے بھی زیادہ تنظیموں کو دیکھ کر افسوس تو ہوتا ہے لیکن جب کچھ معاملات کو دیکھتے ہیں تو افسوس خوشی میں بدل جاتا ہے کہ ایسی بات نہیں جیسا ہم سوچتے ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ پنجاب میں شاید ہی کوئی ایسی تنظیم ہو جو مشکل وقت میں کسی دوسری تنظیم کے ساتھ کھڑی دکھائی دے البتہ ایک دوسرے کو نیچا دیکھانے میں سب ہی کمال مہارت رکھتی ہیں اور ان باتوں پر افسوس کرنے والوں کو بھی منہ کی کھانی پڑتی ہے کیونکہ چوہدراہٹ کا ایک سیلاب ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

گذشتہ دنوں پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے سیلاب کے متاثرین کی امداد کا فیصلہ کیا تو پنجاب کی ایک بھی تنظیم نے اس معاملے میں کچھ کرنا تو دور کی بات کسی نے کوشش کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی بات تک کرنا گوارہ نہ کیا لیکن سندھ سے سب سے پہلے میو اتحاد اور میو فاؤنڈیشن میر پور خاص کے مرکزی سیکرٹری جنرل ایڈووکیٹ غلام نبی میو نے اعلان کیا کہ ہم اپنی تنظیم کی طرف سے متاثرین کی امداد کی کوشش کرینگے مگر ان کی آواز کو کسی نے سنجیدہ نہ لیا تو انہوں نے نہ صرف بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنی طرف سے 30 ہزار روپے صدائے میو کے سیلاب فنڈ میں بھیجے بلکہ سندھ کے دوسرے ساتھیوں کو بھی اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر پنجاب کی برادری کا ساتھ دینے کی درخواست کی جس کے نتیجہ میں میو قومی تحریک پاکستان کراچی کے بھائی کاشف میو، بھائی فیصل میو، مولانا حاشر میو کی طرف سے معقول رقم صدائے میو کی ٹیم کو بھیجی گئی اور سرجانی ٹاؤن میں متاثرین کو کھانا پہنچانے کیلئے جو فنڈ جمع کیا تھا اس میں سے بچنے والی رقم بھی صدائے میو کو بھیج دی گئی اس سوچ پر خوشی کے ساتھ افسوس بھی ہوا کہ کراچی میں جتنے بھی سرمایہ دار لوگ میو تنظیموں کے عہدہ دار ہیں ان کا کردار کہیں نظر نہیں آیا۔

ہم پہلے بھی برملا کہتے رہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ سندھ کی برادری کی سوچ پنجاب کی برادری سے کہیں اچھی ہے۔ آپس میں دست وگریباں ہوکر بھی ایک دوسرے کا احساس کرتے ہیں، ایک دوسرے کا بازو بنتے ہیں اس کے باوجود کراچی کے مخلص لوگ کسی نہ کسی حد تک پریشان ہیں وجہ صرف یہ ہے کہ تنظیموں کے عام کارکن تو ہر معاملے میں سارے اختلافات بھلاکر کندھے سے کندھا ملاکر کھڑے ہوجاتے ہیں مگر ان کے قائدین کو اس وقت ان کی یاد آتی ہے جب پانی سر گزر جاتا ہے اور واٹس ایپ گروپوں میں برملا ان باتوں کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ میو اتحاد کے قائدین ہوں یا کسی اور تنظیم کے سب کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہماری قوم کے مخلص لوگ کسی سے کھانے کو نہیں مانگتے نہ کسی ذاتی مفاد کی خاطر کسی کا ساتھ دیتے ہیں اس لئے اتحاد کی باتیں کرنے کی بجائے مخلص لوگوں کا احساس کرنے کی زیادہ ضرورت کیونکہ اتحاد بھی اسی کا نام ہے۔

آخر میں ایک بات ضرور کرنا چاہونگا کہ میرا تعلق لکھنے لکھانے سے ہے نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ ایسی باتیں کرجاتوں ہوں جن سے بہت سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے حالانکہ ہم ہوائی باتیں نہیں کرتے وہی کچھ تحریر میں لاتے ہیں جو حقیقت کے قریب تر ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کہہ کر دل کا بوجھ ہلکا کرلیتے ہیں یعنی غیبت کرلیتے ہیں اور ہم لکھ اپنے اندر کی بات کا سب کے سامنے اظہار کرتے ہیں ہمارا مقصد کسی کو بے عزت کرنا یا نیچا دکھانا نہیں ہوتا بلکہ جو محسوس کرتے ہیں اس کی نشاندھی کرنا ہوتا ہے وہ الگ بات ہے کہ اجتماعی مفاد کی خاطر ہم اپنی ہی لکھی باتوں پر کبھی کبھی معذرت بھی کرلیتے ہیں کیونکہ ہم آپس میں کتنے ہی لڑ لیں، کتنی ہی ایک دوسرے کی برائیاں کرلیں۔ ہیں تو ایک خاندان کی مانند آج نہیں تو کل کہیں نہ کہیں غمی خوشی میں ایک دوسرے کا سامنا ہونا ہی ہوتا ہے اور سچی بات ہے جب بھائی چارہ کی بات کرتے ہیں تو اس کیلئے بہت سے مواقع پر سچا ہوتے ہوئے بھی سر جھکانا پڑتا ہے میں سمجھتا ہوں یہ کمزوری یا برائی والی بات بھی نہیں جو سچا ہوکر اپنی گردن خم کرلیتا ہے کامیابی بھی اسی کا مقدر بنتی ہے۔ جی ہاں یقین نہ آئے تو کبھی تنہائی میں سوچ کر دیکھ لینا۔

پہاڑ پر اتنے پتھر نہیں جتنی لاشیں تھیں!

تحریک آزادی کے فراموش کردہ مناظر

عصری بی بی دختر جے مل خاں گوت باگھوڑیا سابقہ گاؤں موضع باگھوڑہ تحصیل کشن گڑھ ریاست الور، حال مقیم موضع ترگہ ضلع قصور تقسیم ہند کے بارے میں بتاتی ہیں کہ تقسیم کے وقت میری عمر بارہ یا تیرہ سال تھی۔

فسادات سے پہلے تمام لوگ ہندو مسلمان ایسے مل جُل کر رہتے تھے جیسے سگے بہن بھائی صرف اتنا تھا کہ چمار اور چوہڑوں کو علیحدہ برتنوں میں کھانا ملتا تھا اور برہمن مسلمانوں کے گھر کھانا نہیں کھاتے تھے شادی بیاہ میں ان کیلئے بھی علیحدہ کھانا بنتا تھا۔ ہم ہندوں حتیٰ کہ اپنے چماروں کے گھر ہونے والی شادیوں میں بھی شرکت کرتے تھے۔ خوشی غمی میں تمام لوگ مل جُل کر شریک ہوتے اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ میں اور ہمارے خاندان کی دیگر لڑکیاں اور عورتیں ہندوؤں کے گھروں میں بھی شادی بیاہ کے گیت گانے جاتی تھیں۔ جب ہمارے ہاں کوئی شادی ہوتی تو ہندوؤں کی عورتیں اور لڑکیاں اسی طرح گیت گانے ہمارے گھروں میں آتی تھیں۔ برہمن اپنے ساتھ پانی کھینچنے کا برتن رکھتے تھے اور اپنے لئے کنویں سے پانی بھی خود ہی کھینچتے تھے کسی کا نکالا پانی نہیں پیتے تھے۔

فسادات یکا یک ہی شروع ہوگئے۔ ہم بچوں کو بالکل پتہ نہیں تھا کہ فسادات کیوں ہورہے ہیں۔ مسلم لیگ اور قائداعظم کا نام میں نے پاکستان آکر ہی سُنا اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ مجھے اچھی طرح ہوش ہے کہ میرا والد اور خاندان کے کچھ دیگر مرد نوگانواں کی لڑائی میں شرکت کیلئے گئے تھے۔ میرا والد علاقے کا مشہور نشانہ باز تھا۔ سارے علاقے سے جوان اس لڑائی میں شامل ہونے کیلئے گئے تھے۔ گھروں میں ہم لڑکیاں اور عورتیں پریشان تھیں کہ فوج سے لڑائی ہے اللہ جانے کوئی بچ کر بھی آتا ہے یا نہیں مگر میرا والد اور خاندان کے دیگر لوگ بحفاظت واپس آگئے۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ لڑائی کی وجہ کیا تھی مگر گھر میں ہونے والی باتوں سے یہ پتہ تھا کہ ہندو دھاڑ اور فوج مسلمانوں کو قتل کررہے ہیں۔ نوگانواں کی لڑائی تک ہمارے گاؤں میں امن تھا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دم ہی خبر اُڑی کہ اب خوشحال باس پر دھاڑ کا حملہ ہوگا۔ خوشحال باس میں ہمارے ماموں رہتے تھے۔ یہ خبر سن کر ہماری والدہ نے رونا شروع کردیا جس پر میرا والد بندوق لے کر خوشحال باس چلا گیا۔ اس بات پر ہمارے گھر میں کافی جھگڑا ہوا۔ میرے تایا حاجی ڈَنّا خاں نے میری والدہ کو کافی برا بھلا کہا کہ اپنے بھائی بھتیجوں کو بچانے کیلئے میرے بھائی کو خطرے میں بھیج دیا۔ اللہ نے ایسا کرم کیا کہ میرا والد لڑتا بھڑتا خوشحال باس کے میوؤں کو ہندوؤں کے نرغے سے نکال لایا۔ چند دن بعد پتہ چلا کہ موضع مانچہ میں میوؤں کا قتل عام ہوگیا ہے۔ مانچہ میں میرے بڑے بھائی سردار خاں کی سسرال تھی جبکہ ہماری خالہ بھی مانچہ میں ہی رہتی تھیں۔ یہ خبر سن کر ہمارا خاندان انگریزی علاقے گاڑ گاؤں کے گاؤں ساکرس میں آگیا۔ ساکرس میرے دوسرے بھائی حسن خاں کا سسرالی گاؤں تھا۔ جس رات ہم نے پہاڑ پار کیا اُس سے اگلی رات ہندو ملٹری نے پہاڑ پر مورچے بنالئے اور لوگوں کو قتل کرنا شروع کردیا۔ جتنے لوگ بھی وہاں سے گزرے سب کو قتل کردیا گیا۔ ہم نے لوگوں سے سنا کہ پہاڑ پر اتنے پتھر نہیں جتنی لاشیں ہیں۔ بہت سے زخمی وہیں رہ گئے اور بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر پہاڑ میں ہی مرگئے بعد میں میوات کے انگریزی علاقے کے حالات بھی خراب ہوگئے ہم اور ہمارے ساکرس والے رشتہ دار سوہنا شہر کے کیمپ میں آگئے۔ سوہنا میں ہم کئی مہینے رہے۔ بہت برے حالات تھے، بھوک کا عالم تھا، بھنے ہوئے چنے بھی کسی نعمت سے کم نہ تھے۔

جب کچھ امن ہوا تو میرے والد نے کہا کہ اپنے گاؤں واپس چلتے ہیں مگر میرے بڑے بھائی سردار خاں اور حسن خاں نے کہا کہ ہم تو پاکستان جائیں گے اس معاملے میں ہمارے خاندان میں کافی بحث وتکرار ہوئی سردار خاں پڑھا لکھا تھا اور اس کا بہت سے لوگوں سے ملنا جلنا تھا اُسے پاکستان اور مسلم لیگ کا پتہ تھا۔ اُس نے پاکستان جانے کا فیصلہ کرلیا اس کے فیصلے کی تائید بھائی حسن خاں نے بھی کی لیکن میرا والد اپنا گاؤں اور جنم بھومی چھوڑنے کو تیار نہ تھا اُس نے میرے بھائیوں سے ناراض ہوکر میری والدہ سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو مگر والدہ نے اپنے بیٹوں کا ساتھ دیا اور کہا کہ وہ بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ پاکستان جانا چاہتی ہے۔ مجبوراً میرے والد کو بھی پاکستان آنا پڑا۔ ہم ریل میں بیٹھ کر پاکستان آگئے۔ راستے میں بیماری کی وجہ سے میری دو بہنیں بشیری اور غفوری اور بھتیجا عظیم انتقال کر گئے۔ ریل میں ہیضے کی وبا پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے یہ بیمار ہوئے۔ ایسا قیامت کا سماں تھا کہ نہ کفن دینے کو کچھ نہ تھا اور نہ ہی دفن کرنے کا وقت تھا۔ بھائی سردار نے میری بہن کی لاش راستے میں ایک ریلوے پلیٹ فارم پر لٹائی اور اپنی پگڑی سے ڈھانپ کر وہیں چھوڑ دی پہلے ہم ملتان گئے وہاں سے والٹن کیمپ لاہور آگئے اور تقریباً 20 دن کیمپ میں رہے۔ کیمپ سے ہم موضع گھونڈ ضلع لاہور چلے گئے وہاں رہنے کو ہمیں سکھوں کی ایک شاندار حویلی مل گئی اور زمین بھی الاٹ ہوگئی۔ ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں سے جن میں میرے چچا نواز خاں بھی شامل تھا سے زمین کے مالیہ کی ادائیگی نہ ہوسکی اور وہ زمینیں چھوڑ کر موضع بدر پور چلے گئے۔ مجبوراً میرا والد بھی اپنے خاندان کی وجہ سے حویلی اور زمین چھوڑ کر بدر پور آگیا جہاں ہمیں دوبارہ زمین الاٹ ہوگئی۔ بدر پور میں مقامی آبادی نے ہمیں بہت تنگ کیا اور کافی دنوں تک لڑائی جھگڑے چلتے رہے ہمیں بمشکل زمین کا قبضہ ملا بعد میں مری شادی ترگہ میں ہوگئی۔ تقسیم ہند کے حالات یاد کرکے اب بھی رونا آتا ہے۔

Hugh Rose commanded the Central India Field Force to capture Rahatgarh, Garhakota, Jhansi and Gwalior

جنگ آزادی 1857ء
رانی آف جھانسی!

لکشمی بائی
مہارانی آف جھانسی
مدھیہ پردیس کے میو لکشمی کو میو رانی بھی کہتے تھے

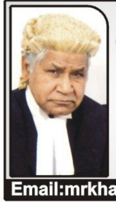
میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

گزشتہ سے پیوستہ

لکشمی بائی رانی آف جھانسی (19 نومبر 1827 سے 18 جون 1857) ملکہ ہند میرٹھ ریاست جھانسی صوبہ اتر پردیش کی رانی، انڈین فریڈم فائٹ میں ایک رہنما حیثیت کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ رانی ہندو اور مسلمان طبقوں میں ایک مقام رکھتی تھیں۔ وہ میراٹھہ برہمن خاندان میں نرناسی کے قصبہ میں پیدا ہوئی جو مہاراشٹر میں تھا۔ نام مانیکاٹیکا تھا۔ جب وہ چار سال کی ہوئی تو ماں کا انتقال ہو گیا اسکا والد بھٹورڈسٹرکٹ کے پیشوا باجی راؤ دوئم کے ہاں ملازم تھا۔ اس کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور ایک عام لڑکی کی نسبت آزاد طبیعت کی مالک تھی۔ اس کی تعلیم، شکار، گھوڑسواری اور گھوڑا دوڑانے پر مشتمل تھی۔ اس کے بچپن کے دوستوں میں ناناصاحب اور تانتیاتواپ تھے۔ اس کی شادی مئی 1842ء میں راؤ گنگادھر مہاراجہ آف جھانسی سے ہوئی۔ ہندو دیوی لکشمی بائی کے نام کا خطاب دیا گیا۔ ستمبر 1851ء میں اس نے ایک بیٹے کو جنم دیا جو بدقسمتی سے چار ماہ بعد ہی وفات پا گیا۔

اپنی سٹیٹ کی وراثت کیلئے مہاراجہ نے اپنے چچیرے بھائی کے لڑکے کو برٹش پولیٹیکل ایجنٹ کی موجودگی میں متبنّا بنایا اور اُسے ایک خط برٹش گورنمنٹ کے نام دیا کہ بچہ کے ساتھ عزت کا سلوک کیا جائے اور جھانسی کی گورنمنٹ اس کی بیوہ کو اس کی زندگی بھر تک کیلئے دی جائے۔ رانی متنبہ بیٹے کا نام اپنے بیٹے دمادر راؤ کا نام دیا۔ 1853ء میں مہاراجہ کی وفات کے بعد لارڈ ڈلہوزی نے جارحانہ طور پر اپنی حکومت کو وسعت دینے کی خاطر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نظریہ اسقاط حق 1834ء (Doctrine of Lapse) کے مطابق قدرتی وارث کے بغیر شاہی سلیکٹ کو چھیننا چاہا۔ جب لکشمی کو اس برٹش حرکت کی اطلاع دی گئی تو وہ چیخ اُٹھی اور کہا ”میں اپنی جھانسی نہیں دونگی“ اس پالیسی کے تحت کئی ریاستوں کو پہلے ہی ضبط کرلیا گیا تھا۔ مثلاً پنجاب 1849ء، آسام 1838ء جات پور 1849ء اور ناگپور 1853ء وغیرہ وغیرہ۔

مارچ 1854ء میں رانی لکشمی کو سالانہ 60 ہزار روپے پنشن کی پیش کش کی گئی اس شرط پر کہ وہ محل اور قلعہ کو چھوڑ دے مگر رانی نے انکار کیا۔ 10 مئی 1857ء کو جنگ آزادی پھوٹ پڑی۔ رانی نے اپنے پولیٹکل ایجنٹ کیپٹن الکسنر نڈسکین (Alexander Skene) سے مسلح آدمیوں کا ایک دستہ اپنی حفاظت کیلئے رکھنے کی اجازت مانگی جو مل گئی۔ سٹی میں امن رہا مگر برٹش کیخلاف بغاوت کرنے میں ہچکچاہٹ رہی۔ جون 1857ء کو فریڈم فائیٹر 12 بنگال دیسی پیادہ فوجیوں نے جھانسی کے قلعہ ”سٹار“ جس میں خزانہ اور اسلحہ تھا پر قبضہ کرلیا اور برٹش کو قائل کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اگر وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا مگر انہوں نے کہے کا لحاظ نہ رکھا اور گریژن کے 40 یا 50 یورپین آفیسر بشمول ان کی بیوی بچوں کے قتل کردیا۔ اس میں رانی کا ملوث ہونا یقینی نہیں تھا اس نے ارسکن کو تفصیلی خط لکھا جس نے 2 جولائی کو جواب لکھا یہ کہتے ہوئے کہ وہ اپنی ریاست کا برٹش گورنمنٹ کیلئے انتظام سنبھالے لیکن کمپنی کے فوجیوں نے اور چھا Orchha اور داتیا Datia سے جھانسی پر حملہ کرادیا۔ مقصد جھانسی کو ان دونوں میں تقسیم کردینے کا تھا۔ رانی نے برٹش کو مدد کیلئے اپیل کی مگر گورنر جنرل کو یقین تھا کہ رانی قتل عام کی ذمہ دار تھی اس لئے کوئی جواب نہ آیا۔ رانی نے توپیں بنانے کی فاؤنڈری قائم کی تاکہ قلعہ کی دیواروں پر نصب کردی جائیں اور ایک فوج اکھٹی کی جس میں جھانسی کے سابقہ جاگیرداروں کی طرف سے اور فریڈم فائیٹرز 500 میو کولری کے بہادر لڑکا نوجوان شامل تھے۔

رانی نے میو کولری کو قلعہ راحت گڑھ پر بھیجا تاکہ برٹش کی سنٹرل انڈیا فیلڈ فورس کو روکا جاسکے لیکن ایک طاقتور فوج تھی جس میں دو بریگیڈیئر اور تین بمبے رجمنٹ کی فوج شامل تھی۔ یہ پونا سے یکم اکتوبر کو چلی جس کا مقصد جھانسی اور دیگر علاقوں کو قبضہ میں لینے کا تھا۔ گو اس کی پیش قدمی بہت سست تھی اور 26 جنوری 1857ء کو راحت گڑھ پہنچی اور قلعہ کا محاصرہ کرنے کی تیاری کی۔ دو دن بمباری جاری رہی اور 28 جنوری کو قلعہ میں داخل ہوگئی تب پتہ چلا کہ 500 میواتی طاقتور فوجی وہاں موجود ہیں مگر دشمن وہاں سے بچ نکلے۔

30 جنوری تک سر ہیوز رو Sir Huch Rose جو اس مہم کی کمان کررہے تھے کے مطابق ”آزادی پسندوں کا نہ صرف وہاں سے قلعہ بلکہ دریائے بینا اور گھنے جنگلات سے بھی صفایا کردیا۔

7 فروری 1858ء کو ساگر پہنچ کر کمانڈر نے اِڈجوڈی ٹنٹ جنرل کو اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ قلعہ راحت پر قبضہ ایک بہت بڑی فتح تھی۔ آزادی پسند میو باغیوں نے اسکا دفاع کرنے کا پکا ارادہ کررکھا تھا تاکہ ساھر جھانسی اور بندیل کھنڈ کے اضلاع کو ہمارے حملہ سے بچایا جاسکے اور پھیلی ہوئی بغاوت کو نہ دبا سکیں۔

راحت گڑہ مدھیہ پردیش!

صوبہ مدھیہ پردیش میں راحت گڑھ ضلع ساگر کا ایک قصبہ ہے اس صوبے میں میوؤں کے بہت سے گاؤں آباد ہیں۔ یہاں یہ قوم میوات سے ہجرت کرکے 1878ء کے قحط کی وجہ سے آئی تھی انہوں نے اپنے رسم ورواج بھی رکھے ہوئے تھے اور میو یا میواتی کہلاتے تھے۔

پولی ڈسٹرکٹ گزیٹر

ڈسٹرکٹ جھانسی گزیٹر صفحہ 62 پر تحریر ہے کہ 500 میوز راحت گڑھ پر برٹش سے مقابلہ کرکے بچ جانے پر جھانسی آئے اور دوسرے آزادی پسند بھی وہاں سے گزرتے، شہر سے باہر باغ میں قیام کرتے اور سب کو ضروریات کی چیزیں مہیا کی جاتیں۔

رانی کا اعلان!

14 فروری 1858ء کو رانی نے ایک اعلان جاری کیا جس میں اس نے تمام ہندو اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ برٹش کیخلاف اس آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوجائیں کیونکہ اگر باہر کے حکمران ہمارے ملک میں رہے تو وہ یقیناً ہمارے مذاہب کو تباہ کردینگے۔

جھانسی کا محاصرہ!

اگست 1857ء سے جنوری 1858ء تک جھانسی رانی کی حکومت کے تحت سکون سے تھی۔ برٹش نے کنٹرول رکھنے کیلئے کہا ہوا تھا کہ فوجی وہاں بھیجے جائیں گے لیکن نہیں آئے اس صورتحال نے رانی کے مشیروں کی پوزیشن اور مضبوط کردی جو برٹش حکومت سے آزاد ہونا چاہتے تھے۔ راحت قلعہ کا کنٹرول میواتیوں سے لینے کے بعد برٹش نے جھانسی کا رخ کیا جس کا اچھی طرح دفاع پایا۔ قلعہ کے اندر بھاری توپیں تھیں جو شہر کے اوپر سے مار کرتی ہوئی نزدیک دیہات تک جاسکتی تھیں۔

مارچ میں سر ہیوروز برٹش آرمی کی کمان کرتے ہوئے جھانسی پہنچے اور ہتھیار ڈالنے کو کہا اگر انکاری ہوئے تو سٹی کو تباہ کردیا جائے گا اس پر رانی نے اعلان کیا کہ ”ہم آزادی کیلئے لڑتے ہیں“ لارڈ کرشنا کے الفاظ میں ”ہم اگر فاتح ہوئے تو فتح کے پھل کا لطف اُٹھائیں گے اگر شکست کھا گئے اور میدان جنگ میں مارے گئے تو ہم یقیناً ہمیشہ کا جلال اور نجات پائیں گے“

20 مارچ کو ہیوروز نے جھانسی کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا دوسرے دن اس پر بمباری شروع کردی جسکا مقابلہ بھاری فائرنگ سے کیا گیا اور نقصان زدہ دفاع کی تعمیر کرلی گئی۔ تانتیا توپ سے مدد کی اپیل کی گئی تو اس نے 30,000 کی آرمی جھانسی کی بازیابی کیلئے بھیجی جب 31 مارچ کو ان کی لڑائی برٹش سے ہوئی تو وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ 2 اپریل کو ہیوروز نے قلعہ کی ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک اور حملہ کیا۔ چار کالم نے دفاع کے مختلف جگہوں پر سے وار کئے مگر سخت فائرنگ کی زد میں آئے۔ دو اور کالم پہلے ہی شہر میں داخل تھے اور محل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ برٹش فوج کا ہر گلی اور محل سے کمرہ سے کمرہ پر مقابلہ ہوا۔ لڑائی دوسرے دن بھی جاری رہی عورتوں اور بچوں کو کوئی جگہ نہ دی، شہر کی تباہی پر بھی کوئی ترس نہ آیا۔ رانی قلعہ کو چھوڑ کر محل میں آگئی مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ شہر میں مزاحمت کرنا ممکن نہیں اس لئے شہر چھوڑنا پڑے گا۔ تانتیا یا راؤ صاحب (ناناصاحب) کے بھتیجے کی فوج میں شامل ہونا پڑے گا۔

روایت کے مطابق رانی نے اپنے متبنّی بیٹے کو اپنی پیٹھ پر کس کے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کو چھوڑا۔ وہ اپنے محافظوں کے حصار میں تھی۔ نگہبانوں میں میواتی فوجی خدا بخش، بشارت علی، غلام غوث خاں، دوست خاں، لالہ بھائی، موتی باج، سورندر اور کاشی وغیرہ تھے وہ ان چند محافظوں کے حصار میں قصبہ کلپی گئی جہاں وہ مزید فریڈم فائیٹرز میں شامل ہوئی اس قصبہ کے دفاع کی تیاری کی۔ 22 مئی 1858ء کو برٹش آرمی نے کلپی پر حملہ کردیا دفاع میں رانی نے اپنی فوج کی خود کمان کی مگر شکست ہوئی رانی کو تانتیا توپ، نواب بندا اور راؤ صاحب کے ہمراہ پھر بھاگنا پڑا اور گوالیار آگئی اور فریڈم فائیٹرز کے ساتھ شامل ہوگئی جو اس وقت گوالیار پر قبضہ جمائے بیٹھے تھے۔ مہاراجہ سندھیہ مرالہ کی لڑائی سے بھاگ کر آگرہ آگیا۔ رانی اور اس کے ساتھی گولیار کے فوجی قلعہ پر قبضہ کرنا چاہتے تھے یہاں ناناصاحب کو بحالی کے طور پر پیشوا ہونے کا اعلان کردیا اور راؤ صاحب کو گولیار کا گورنر بنادیا لیکن رانی باغی لیڈروں کو برٹش کیخلاف لڑنے کیلئے تیار نہ کرسکی جنکا حملہ متوقع تھا۔ جنرل ہیوروز نے مورار 16 جون کو لے لیا اور اس کے بعد گولیار پر قبضہ کرلیا۔

17 جون کو پھول باغ کے نزدیک کوہا کی سرائے میں ایک سکوارڈن رایل ہسار Hussar جو کیپٹن ہی ہیج Henneage کے ماتحت تھا۔ ایک ہندوستانی بڑی فوج کا پتہ چلا جسے رانی کمانڈ کرتے ہوئے اس جگہ سے جانے کی کوشش کررہی تھی۔ ہسار نے ہندوستانی فوج پر حملہ کیا اور 5000 ہزار ہندوستانی فوج کاٹ ڈالی جن میں 16 سال کی عمر سے اوپر کے افراد شامل تھے انہوں نے دو توپیں بھی ہتھیالیں۔ حملہ پھول باغ سے آگے تک جاری رہا جہاں ہندوستانیوں کا کیمپ تھا۔ ایک چشم دید کے بیان کے مطابق رانی نے ایک سوار کی یونیفارم جسم پر ڈالی اور ایک ہسار پر حملہ آور ہوئی وہ گھوڑے سے نیچے گری اور زخمی ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ زخمی حالت میں بہتے ہوئے خون کے ساتھ سڑک کے کنارے بیٹھ گئی۔ اسنے اس برٹش فوجی کو پہچان لیا اور اپنی پسٹل سے اس پر فائر کیا اس پر اس فوجی نے اپنی کاربن نوجوان خاتون پر کھول دی اور قتل کردیا۔

ایک اور روایت کے مطابق اس نے اپنے ایک گھوڑسوار کی وردی پہنی لیکن بری طرح زخمی ہوگئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ برٹش اس کے جسم پر قبضہ کریں۔ اُس نے وہاں ایک سادھو سے کہا کہ اسکا جسم جلادے رانی کی موت کے بعد چند مقامی آدمیوں نے اس کے جسم کو جلادیا یا پھر ندی میں بہادیا۔ اس کا مقبرہ گولیار کے پھول باغ میں ہے۔ 20 سال کے بعد کرنل میلسن Col. Mallson نے اپنی کتاب انڈین میوٹنی میں 1857ء میں لکھا:۔

”برٹش کی نظر میں اسکا کچھ بھی قصور ہو اس کے ہم وطن یہ یاد رکھیں گے کہ برٹش کے برے سلوک کی وجہ سے وہ بغاوت پر مجبور ہوگئی تھی اور یہ کہ وہ زندہ رہی اور مری اپنے ملک کیلئے ہم ہندوستان کیلئے اس کی خدمات بھول نہیں سکتے“

لکشمی کا متبنّی بیٹا زندہ رہا چھپ کر کسمپرسی کی زندگی گذارنے کے بعد اس نے اپنے آپ کو برٹش کے حوالے کردیا پھر اس کو دس ہزار روپے کی پنشن بمع بقایا جات 7 سال کے منظور ہوئے اور سرپرستی میں رکھ لیا گیا۔

بہت سے Patriotic حب الوطنی کی نظمیں اور گیت رانی کی شان میں لکھے گئے۔ فلم بنی اور ٹی وی سیریز دکھائی گئیں۔ سکول، کالجز، پارک اور سڑکیں اس کے نام ”لکشمی“ پر رکھی گئیں۔ چند حکمران میدان جنگ میں مارے جاتے ہیں۔ رانی کی مثال میو راجہ حسن خاں کی ہے جو بابر سے لڑتا ہوا میدان جنگ میں شہید ہوا۔

(جاری ہے)

چند حکمران میدان جنگ میں مارے گئے رانی کی مثال میو راجہ حسن خاں جیسی ہے جو بابر سے لڑتا ہوا شہید ہوا

جھانسی کی رانی نے تمام ہندو اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ برٹش کیخلاف آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوجائیں

عبدالشکور ایک عہد کا اختتام

آہ! ہمارے تنظیمی بھائی عبدالشکور میو بھی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ یہ محض ایک فرد کا نام نہ تھا بلکہ ایک پورے عہد کا استعارہ تھا۔ وہ شخصیت جس نے میو برادری ہی نہیں بلکہ اپنے علاقے کی فضاؤں میں بھی اپنی انفرادیت، محبت اور خلوص کی مہر ثبت کی۔

وہ بانیانِ پاکستان میو اتحاد میں سے تھے۔ جب اس اتحاد کی بنیاد رکھی جارہی تھی تو رمضان المبارک کی بابرکت محفلیں برادری کو یکجا کرنے کا وسیلہ بنیں۔ انہی دنوں کی ایک افطار محفل میں شکور میو بھائی کھڑے ہوئے اور پُرعزم لہجے میں اعلان کیا: "اگلا پروگرام میری طرف سے ہوگا" یہ جملہ بظاہر ایک سادہ سا اعلان تھا مگر حقیقت میں آنے والے کل کی تاریخ کا دروازہ کھولنے والا لمحہ تھا۔ غوث پاک روڈ پر جب اس افطار کا انعقاد ہوا تو وہ محفل ایک عظیم الشان جلسے میں بدل گئی۔ اسی روز پاکستان میو اتحاد کے قیام کا اعلان ہوا اور اجمل خاں شہید چیئرمین منتخب ہوئے۔ وہ لمحہ میو اتحاد کی تاریخ کا روشن باب بن کر ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا۔

اس دن کے بعد عبدالشکور میو محض میزبان نہ رہے بلکہ اس قافلے کے ڈپٹی کنوینر بنے۔ ان کی افطار محفل ہی دراصل میو اتحاد کی بنیاد ثابت ہوئی اور اسی نے اس کارواں کو سمت عطا کی۔ عبدالشکور میو نے اپنی پوری زندگی اسی قافلے کے نام کردی۔ وہ ہر محفل، ہر سرگرمی اور ہر مرحلے پر میو اتحاد کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ وقت کے ساتھ ڈاکٹر حنیف، رمضان کارولیا سمیت قافلے کے کئی ہمسفر رخصت ہوتے گئے اور اب عبدالشکورر میو بھی اپنی تمام ترجولانیوں اور خدمات کے ساتھ ہم سے جدا ہو گئے۔ مگران کا کردار، ان کی قربانیاں اور ان کا اخلاص میو اتحاد کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

عبدالشکور میو محض میو برادری کے ہردلعزیز رہنما نہ تھے بلکہ علاقے کے ہر طبقے میں ان کی پہچان، وقار اور عزت مسلمہ تھی۔ سیاست میں یوسی نائب ناظم کے الیکشن سے لے کر برادری کی خدمت تک، وہ ہمیشہ سرگرم اور متحرک رہے۔ ان سے وابستہ یادیں اور ان کے قصے آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ رہیں گے۔ عبدالشکور میو آج وہ جسمانی طور پر ہمارے درمیان موجود نہیں مگر ان کی یادیں، ان کی محبتیں اور کردار ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ایسے لوگوں قدر کرنے کی توفیق دے جو اپنی قوم کیلئے ہمہ وقت برسرپیکار رہتے ہیں۔ (آمین ثم آمین)

ہمارا اثاثہ
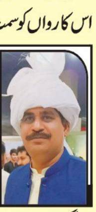
غلام نبی میو ایڈووکیٹ
سیکرٹری جنرل: پاکستان میو اتحاد
0333-2961633

سلسلہ وار

گھر چڑھی میوخاں

گھر چڑھی کو گوجری کو بڑو دان

بالم

قیس چودھری چھرکلوت میو (لاہور)

گزشتہ سے پیوستہ

گھر چڑھی اور سُمر ا بھوجن کر کے سنار کی دکان سُو باہر آ گا۔ جب وے دکان سُو باہر نکلں راہا تو ایک میو اور میونٰی دکان میں گھُسا۔ سُمرا نے وے دیکھا تو گھر چڑھی سُو بولو:

''ان کو ابھی ترت تاجا (تازہ) بیاہ ہُو یو ہے''

گھر چڑھی نے چلتے چلتے مڑ کے وے دیکھا اور کہی:۔

''تو ہے کیسے پتو اے؟''

سُمر ا ہنس کے بولو:۔

''ججمان تُو تو ابھی کوارو اے جب کہ میں بیایو ہوں مولُو بی ای بات کائی تو جیسا ای سیانا نے بتائی ہی''

کہا بات؟۔

''کہ کواری چھوری اور بیاہی ناری کی کہا پچھان اے؟''

کہا پچھان اے؟۔

''کواری چھوری چلتے بکھت اپنا پگ اے ایڈی کے بل دھرے ہے مطلب ای کہ پہلے اُو ایڈی اے دھرتی پہ دھرے ہے پاچھے پنجہ اے''۔

اور بیاہی؟۔

''بیاہی بیر بانی پاؤں گھما کے دھرتی پہ دھرے ہے اور وا کو پنجہ پہلے ٹکے ہے۔ پیچھے ایڈی۔

سُمر ا تُو تو گھنو سیانوٰ آ۔

''ایک بات اور بتاؤں''

بتادے؟۔

''ای ایک سیانا نے بتائی اے''

کہا؟۔

''کہ جا جگے سُو بیر بانی بیٹھ کے کھڑی ہووے ہُون مرد تُرت مت بیٹھے بلکن کچھ دیر پاچھے بیٹھے''

یا سُو کہا ہووے ہے؟۔

''ویدن کی کہنٖ اے کہ جا جگے سُو بیر بانی کھڑی ہووے ہے ہُون سُو وا کی بچّہ دانی کی سواڑ نکلاں ہاں۔ جے مرد ترت واجگے بیٹھ جاوے تو وا کے بواسیر ہوجاوے ہے''۔

اُو کہا ہووے ہے؟۔

''پیٹھ میں متّا پڑ جاواں ہاں اور خون نکلن لگ جاوے ہے''۔

کتنی دیر پاچھے بیٹھنو چاہے؟۔

''کھڑو کھڑو دس تک گنٖے اتنے وے سِواڑ نکل جاواہاں اور جگہ سیلی ہوجاوے ہے''۔

تو ویدپٹو کیں نہ کرن لگ جاوا۔

''ججمان بھلو چوہڑا کو کونٖ اپنی ناڑی پکڑائے گو''

بات تو تیری صحیح اے۔ سُمر ا اور گھر چڑھی ہنستا چلا گا۔

دونوں بولتا بتلاتا جرھڑا جا پہنچا۔ ہین پینٹھ جُڑری ہی (آج کال جا سُو میلہ مویشیاں کہواہاں اُو میوات میں پینٹھ کہواوے ہی اور ای جگے جگے آٹھ ویں دن جُڑے ہی لوگ اپنا پالتو ڈھورن نے بیچن لاوے ہا اور جرورت مند سُو مھوں مانگا دام دے کے لے جاوے ہا) میواتی میں ایک کہاوت بڑی مشہور ہے:۔

''اُٹھی پینٹھ آٹھویں دن''

یعنی کہ پینٹھ اُٹھ بی جاوے تو آٹھویں دن پھر جُڑ جاوے ہے۔ گھر چڑھی نے پینٹھ دیکھی تو وا ہے اُو گوجری یاد آ گی جا کی گائے ناہر نے پھاڑ گرائی ہی۔ وانے ناہر بی مار دیو ہو اور گوجری کو نگد روپیہ بی دے دیا ہا کہ اپنا بالکن کو دودھیل گائے خرید لیوے اپر پھر بی انٹی میں ہجارین روپیہ بندھا ہا۔ وا کا من میں آ گی کہ گوجری کو گائے خرید کے دی جاواں۔ اُو سُمرا سُو بولو:۔

''چل پینٹھ چل کے دیکھاں''

سُمرا نے چونک کے جُوان دیکھو اور پوچھی کچھ خریدنو اے؟۔

''ہاں''

کہا؟ چل کے دیکھ لیو۔

دونوں پینٹھ میں گھس گا۔ سُمرا تو بس نوئی وا کے ساتھ ڈول رو ہو اپر گھر چڑھی کی نگاہ دودھال گائے بھیسن نے پرکھتی چل ری ہی۔ پھر اُو ایک گوجر کے پئے کھڑو ہو گو وانے گائے اور بھینس سمال راکھی ہی جو مجا سُو ہرو نیار چرری ہی۔ وانے گائے اور بھینس باری باری دیکھی تو اصیل لگی، کڑی پھٹکاری۔ گوجر بی جوان میوڑا اے دلچسپی سُو دیکھنٖ لگو۔ گھر چڑھی نے بھینس کا مُھوں مانتھا اور سینگ دیکھا اور مالک سُو پوچھی:۔

''ہاں بائے اہیر کا کتیک مول اے ان کو؟''

''میں اہیر نہ ہوں گوجر اُوں''

چلو گوجر ای سہی۔ تیرا مانتھا پہ تھوڑو لکھ رو اے کہ تو کون ہا۔ مول بتا۔

''کیک لینی ہاں؟''

دو گائے دو بھینس اپر مو پہ مول تول نہاوے ہے میں تو ایک ای جبان اے جانوٰ ہوں۔ جے تیں نے صحیح دام بتایا تو ٹھیک نہیں تو کائی اور اے دیکھوں گو۔

گوجر کے کھٹک گی کہ کوئی گھنٖو ای سیانوٰ اور کھرو بوپاری اے۔ یا مارے مول تول کرنا کی بجائے بولو:

''جوان حق سچ ایک دام کہوں گو۔ نہ دھیلو کم نہ بڑھتی، جے وارو کھاوے تو دام دے کے مال کھول لیو، نائے تو اپنی گیل لیو'' گھر چڑھی گوجر کی بات سُنٖ کے کھٹک گو کہ اب ای ایک ای دام بتائے گو بولو:۔

''کہہ دے''

دونوں گاین کا ساٹھ ساٹھ اور دونوں بھینسن کا اسّی اسّی روپیہ۔

''پکّی''

''جی پکّی''

گھر چڑھی نے اَنٹی کھولی اور دوسو اسّی روپیہ گن کے گوجر کو پکڑا دیا۔ پھر بولو:۔

''اپنے ہاتھن کھول کے دے دے''

گوجر نے روپیہ دھوتی کی انٹی میں باندھا اور باری باری چارو ڈھور کھول دیا۔ گھر چڑھی نے سُمرا کو اسارو کرو۔ وانے دو بھینسن کا جیوڑا پکڑ لیا۔ گھر چڑھی نے آپ دونوں گائے سمالٖ لی اور پینٹھ سُو باہر آ گا۔

کالا پہاڑ کی وال میں پہنچا تو گھر چڑھی بولو:۔

''سُمر ا! گوجر باس چلنو ہے''

گوجر باس؟

''ہاں''

ہُون کوئی کام اے؟۔

''ہاں''

کہا کام اے؟۔

''چل پتو چل جائے گو''

دونوں گوجر باس پہنچ گا۔ گوجری کو گھر پوچھو۔ باس میں پہلو گھر وائی کو ہو، ڈھورن سمیت گوجری کے گھر جا پہنچا۔ گوجری نے گھر چڑھی پچھان لیو، خوشی سُو نہال ہوگی۔ آگے بڈھ کے دونوں ہاتھن سُو سِر اور کندھان پہ پیار دیو اور چہک کے بولی:۔

''دھن میرا بھاگ! میرو بیرا آیو اے''

گھر چڑھی نے گائے اور بھیسن کے میہں انگلی اُٹھا کے کہی:

''مائی! یہ گائے اور بھینس دودھال آں ان کے ساتھ ان کا بچھڑا اور پڈریٹ بی آں۔ یہ تیری بھیٹ آں''

گوجری کی آنکھ امنڈ پڑی۔ لوگڑا کا پلاّ سُو آنسو پونچھا اور بولی:۔

''ہائے میرا بیرا! اتیک بڈو ابکار۔ میں نے تو وائی دن تیرا روپیان سُو دودھال گائے خرید لی ہی''

بس جو بنٖ پڑی لے آیو اور اپنی مُھوں بولی ما کُو بھیٹ کردی۔ گوجری کی ہچکی بندھ گی اور آنسو بہن لگ گا۔ لوگڑا کی جھولی بنا کے دعا دین لگی۔

''بھگوان! میرا بیرا کے تاتی ہوا بی نہ لگے''

پھر وانے دونوں بانہہ وا کا گلا میں گیری دی۔ مُھوں مانتھو چومن لگی، دھنی اے اُو ماجانے تو سو بیرا جنموا ے، تو جیسا سپوت گھر گھر جنما''

پھر تُرت ہٹ کے بولی:۔

''بیرا! آجا بیٹھ۔ میں اَن جل پر دسُوں''

ای کہہ کے اُو جلدی سُو پلٹ کے بھینتر گئی اور دو کٹورا دودھ کا بھر لائی، دودھ میں بُورا ملا راکھی ہی وانے ایک کٹورو گھر چڑھی کُو دیو تو واسُو پہلے ای سُمر ا بول پڑو:۔

''بوہری میں جات کو بھنگی ہوں روک سُو پوادے'' یا کے ساتھ وانے روک بنالیو اور گوجری بڑا چاؤ سُو بولی:۔

''میرو بھائی اتیک بڈو دان بھر روا ے یا دو پیسہ کا کٹورا کی کہا اور کھات اے۔ لے پکڑ اور پی جا''۔

سُمر ا گھر چڑھی میہں لکھایو۔ گھر چڑھی نے ہونٖے سُو ناڑ ہلائی تو سمرہ نے کٹورو پکڑ لیو اور نیچے بیٹھ گو اور پھر فٹافٹ دودھ اے چڑھا گو۔

امری بولی:۔

''اب میں اپنا بھائی کُو سد روٹی پکاؤں گی، بھوک لگ ری ہوئے گی''

نہ مائی ناں۔ ہم پینٹھ سُو آرا ہاں ہُون ڈھابا پہ پیٹ بھر کے کھا آیا ہاں۔ بس اب ہمن کُو اجاجت دے نہ بھائی ایسے تو ناں تھوڑو پہر تو بیٹھ۔

(جاری ہے)

پانی کا طوفان اور انسان کی بے بسی

عکسِ حال

خالد حسین رضا میو

پیرمحل

0300-9123849

پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں ایک ایسا المیہ ہے جو دہائیوں سے اس ملک کی قسمت سے جڑا ہوا ہے۔ پاکستان چونکہ زرعی ملک ہے اور اس کی زمین دریاؤں کے کناروں پر آباد ہے لہٰذا یہ ملک جغرافیائی طور پر سیلاب کے خطرے میں ہمیشہ رہتا ہے۔ دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کے کنارے بستیاں، کھیت اور شہر آباد ہیں جو بارشوں اور برف باری کے پگھلنے سے پیدا ہونے والے طغیانی کے پانی کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔ مون سون کی بارشیں جب شدت اختیار کرتی ہیں تو دریاؤں میں پانی کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے اور جب یہ اپنی گنجائش سے زیادہ ہوجائے تو اطراف کی زمینیں اور بستیاں ڈوب جاتی ہیں۔ یہ سیلاب نہ صرف ایک قدرتی آفت ہے بلکہ انسانی غفلت اور منصوبہ بندی کی کمی کی وجہ سے اس کی تباہ کاریاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔

سیلاب کی سب سے بڑی ہولناکی انسانی جانوں کا نقصان ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کئی بار ایسے سیلاب آئے جن میں ہزاروں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 2010 کا سیلاب تاریخ کا سب سے بڑا المیہ تھا جس میں دو کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے اور ہزاروں اموات ہوئیں۔ ایسے مواقع پر سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں کا ہوتا ہے جو غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس محفوظ مکانات نہیں ہوتے، ان کے وسائل محدود ہوتے ہیں اور وہ اپنی جان بچانے کے سوا کچھ نہیں کر پاتے۔ پانی کے ریلے میں ڈوبتے ہوئے بچوں اور عورتوں کے مناظر انسانی دل کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں لیکن ان کا درد وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیارے کھوئے ہوں۔ انسانی جانوں کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی ناقابلِ تلافی ہوتا ہے۔ سیلاب سب سے پہلے زراعت کو تباہ کرتا ہے۔ پاکستان کی معیشت کا بڑا حصہ زراعت پر انحصار کرتا ہے لیکن جب کپاس، گندم، گنا اور چاول جیسی فصلیں پانی میں ڈوب جاتی ہیں تو کسانوں کی سال بھر کی محنت برباد ہوجاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک کی برآمدات متاثر ہوتی ہیں، مہنگائی بڑھ جاتی ہے اور غذائی قلت پیدا ہوجاتی ہے۔ کسان جو پہلے ہی مقروض ہوتے ہیں، مزید کمر توڑ مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ان کے پاس اگلی فصل بونے کے لیے نہ بیج بچتا ہے نہ سرمایہ اور یوں غربت اور بھوک کا ایک نیا طوفان جنم لیتا ہے۔

سیلاب صرف کھیتوں کو نہیں بہاتا بلکہ لوگوں کی چھتیں بھی اجاڑ دیتا ہے۔ کچے مکانات پانی کے دباؤ میں زمین بوس ہوجاتے ہیں، پکے مکان بھی دراڑوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہوجاتے ہیں اور خیموں میں پناہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کھلے آسمان کے نیچے عورتیں اور بچے جن مشکلات کا سامنا کرتے ہیں وہ ناقابلِ بیان ہے۔ نہ خوراک دستیاب ہوتی ہے، نہ صاف پانی، نہ طبی سہولتیں۔ بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ملیریا، ہیضہ، ڈینگی اور دیگر وبائیں متاثرین کو مزید کمزور کردیتی ہیں۔ پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں انفراسٹرکچر بھی شدید متاثر ہوتا ہے۔ سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں، پل بہہ جاتے ہیں، ریل اور بسوں کی آمد ورفت بند ہوجاتی ہے۔ بجلی کے کھمبے گر جاتے ہیں اور مواصلاتی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ بعض علاقے کئی ہفتوں تک باقی ملک سے کٹ جاتے ہیں اور امدادی سرگرمیاں شدید متاثر ہوتی ہیں۔ یہ رکاوٹیں نہ صرف انسانی دکھ بڑھاتی ہیں بلکہ معیشت کو بھی مفلوج کردیتی ہیں۔ سیلاب کے بعد سب سے بڑا چیلنج متاثرین کی بحالی ہوتا ہے۔ ان کے لیے عارضی طور پر خیمہ بستیاں قائم کی جاتی ہیں لیکن وہ مستقل حل نہیں ہوتیں۔ تعلیم کے ادارے متاثر ہوتے ہیں، بچے سکولوں سے محروم رہ جاتے ہیں، روزگار ختم ہوجاتا ہے۔ عورتوں کو خاص طور پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ معاشرتی دباؤ کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے خاندان کی کفالت کے لیے بھی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ ان سب مسائل کے باوجود بحالی کا عمل سست روی کا شکار رہتا ہے اور اگلا سیلاب آنے تک بہت سے لوگ اپنی زندگیوں کو دوبارہ سنبھال نہیں پاتے۔

پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی ایک بڑی وجہ ہماری منصوبہ بندی کی کمزوری ہے۔ ڈیم اور بیراج کافی تعداد میں موجود نہیں ہیں۔ جو موجود ہیں ان کی دیکھ بھال مناسب طریقے سے نہیں کی جاتی۔ نکاسی آب کا نظام کمزور ہے، دریاؤں کے کنارے آبادیاں قائم کردی گئی ہیں، شجر کاری کی کمی ہے اور برساتی نالوں پر قبضے ہیں۔ یہ سب عوامل مل کر سیلاب کی شدت میں اضافہ کرتے ہیں۔ اگر حکومت سنجیدگی سے ڈیموں اور واٹر ریزروائرز کی تعمیر کرے، شجر کاری کو فروغ دے، اور نکاسی آب کے نظام کو بہتر بنائے تو نہ صرف سیلاب کی شدت کم کی جاسکتی ہے بلکہ اس پانی کو ذخیرہ کر کے بجلی پیدا کرنے اور زراعت کو سیراب کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سیلاب ایک قدرتی آفت ضرور ہے لیکن اس کی تباہ کاریوں کو کم کرنا انسان کے ہاتھ میں ہے۔ ترقی یافتہ ممالک نے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے قدرتی آفات کے نقصانات کو کم سے کم کیا ہے۔ پاکستان میں بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ بروقت وارننگ سسٹم قائم کیا جائے تاکہ لوگ پہلے سے تیار ہوسکیں اور جانی نقصان کم ہو۔ میڈیا کو بھی یہ کردار ادا کرنا چاہیے کہ وہ بروقت اور درست معلومات عوام تک پہنچائے۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی سطح پر آگاہی مہمات چلائی جائیں تاکہ لوگ جان سکیں کہ سیلاب کے دوران انہیں کس طرح اپنا اور اپنے خاندان کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سیلاب محض پانی کا ریلہ نہیں ہوتا بلکہ یہ غربت، بھوک، بیماری، بے گھری اور محرومی کا ایک پورا سلسلہ اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اس سے متاثر ہونے والے خاندان برسوں تک اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو پاتے۔ معیشت کو پہنچنے والا نقصان ملک کو ترقی کی دوڑ میں پیچھے دھکیل دیتا ہے۔ اگر ہم نے اجتماعی طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش نہ کی تو ہر سال یہی داستان دہرائی جائے گی اور ہماری بستیوں، کھیتوں اور خوابوں کو پانی بہالے جائے گا۔ پاکستان کے لیے اب وقت آچکا ہے کہ وہ سیلاب کے مسئلے کو وقتی بنیادوں پر حل کرنے کے بجائے مستقل حل تلاش کرے۔ مضبوط انفراسٹرکچر، بہتر حکومتی پالیسی، شفاف امدادی نظام اور عوامی شعور وہ ستون ہیں جن پر سیلاب کی تباہ کاریوں کا بوجھ کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ محض حکومت کا کام نہیں بلکہ ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر ہم سب مل کر سنجیدگی سے کوشش کریں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان سیلاب کے المیے سے محفوظ ہوجائے اور ہمارے بچے ایک ایسے ملک میں پروان چڑھیں جو ان کے خوابوں کو پانی میں بہنے نہ دے۔ ☆☆☆

چوہدری عرفان ارشد
(سنٹرل پارک لاہور)

ستمبر کے ممبران

محمد اقبال میو
(متہ ضلع قصور)

ممبران سے گزارش

گذشتہ تین ماہ میں ''صدائے میو'' کے صرف 44 ممبران بنے ہیں اشتہارات کے علاوہ کوئی آمدن نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ادارہ ایک لاکھ سے زیادہ کا مقروض ہوگیا ہے اس لئے جن ممبران کی ممبر شپ ختم ہوگئی ہے برائے مہربانی وہ اپنی ممبر شپ رینیو کرالیں۔

(ادارہ)

بلعم بن باعوراء جس کی پکار اللہ رد نہیں کرتا تھا

غرقِ فرعون اور ترک مصر کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو جہاد کرنے کا حکم دیا۔ جب قوم جبارین نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کا لشکر لے کر قریب پہنچ چکے ہیں تو جبارین کو اس کی فکر ہوئی اور جمع ہو کر بلعم بن باعوراء کے پاس آئے اور کہا:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام سخت آدمی ہیں۔ ان کے ساتھ ایک بہت بڑا لشکر ہے وہ ہمارے ملک پر قبضہ کرنے اور ہم کو ہمارے ملک سے بیدخل کرنے کے لیے آئے ہیں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ ان کو ہمارے ملک سے واپس کر دے۔''

کہتے ہیں بلعم بن باعوراء بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا اور اسے اسم اعظم معلوم تھا۔ وہ اس کے ذریعہ جو دعا کرتا وہ قبول ہوتی تھی۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرش اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا اور بہت ہی مستجاب الدعوات تھا۔ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی تعداد بارہ ہزار تھیں۔

ایک روایت کے مطابق اس کا نام ''صیفی بن راہب'' تھا۔ یہ بلقاء کا ایک شخص تھا جو اسم اعظم جانتا تھا اور جبارین کے ساتھ بیت المقدس میں رہا کرتا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ شخص یمنی تھا جس نے کلام اللہ کو ترک کر دیا تھا۔ یہ شخص بنی اسرائیل کے علماء میں سے تھا۔ اس کی دعا مقبول ہو جایا کرتی تھی۔ بنی اسرائیل سختیوں کے وقت اسے آگے کر دیا کرتے تھے۔ اللہ اس کی دعا مقبول فرما لیا کرتا تھا۔ اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کے بادشاہ کی طرف اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا۔ اس عقلمند بادشاہ نے اسے مکر و فریب سے اپنا کر لیا۔ اس کے نام کئی گاؤں کر دیئے اور بہت کچھ انعام و اکرام دیا۔ یہ بدنصیب دین موسوی کو چھوڑ کر اس کے مذہب میں جا ملا۔

بلعم نے اول تو معذرت کی اور کہا:

''وہ اللہ کے نبی ہیں، ان کے ساتھ فرشتوں کا لشکر ہے، میں ان کے خلاف بددعا کیسے کر سکتا ہوں؟ اگر میں ایسا کروں تو میرا دین اور دنیا دونوں برباد ہو جائیں گی۔''

قوم نے زیادہ اصرار کیا تو بلعم نے کہا:

''اچھا تو میں اس معاملہ میں استخارہ کر کے اپنے رب کی مرضی معلوم کر لوں۔'' اس نے استخارہ کیا۔ استخارہ میں معلوم ہوا کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اس نے قوم سے کہا:

''مجھے بددعا کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔''

اس وقت جبارین نے ایک بہت بڑا تحفہ بلعم کو پیش کیا۔ اس نے قبول کر لیا۔ اس کے بعد جبارین کا اصرار بہت زیادہ بڑھ گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ اس کی بیوی نے مشورہ دیا کہ رشوت قبول کر لیں اور ان کا کام کر دیں۔ بیوی کی رضا جوئی اور مال کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا۔ وہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر بددعا کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا۔ یہاں تک کہ گدھی کو اللہ تعالیٰ نے گویائی کی طاقت عطا فرمائی۔ اور اس نے کہا:

''افسوس! اے بلعم باعوراء! تو کہاں اور کدھر جا رہا ہے؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو کیا تو اللہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کریگا؟''

گدھی کی تقریر سن کر بھی بلعم بن باعوراء واپس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ''حسبان'' نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کو بغور دیکھا اور تکبر و مال و دولت کے لالچ میں اس نے حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کے لیے بددعا کرنی شروع کر دی۔ اس وقت قدرت الٰہیہ کا عجیب کرشمہ ظاہر ہوا۔ وہ کلمات بددعا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لیے کہنا چاہتا تھا اس کی زبان سے وہ الفاظ بددعا قومِ جبارین کے لیے نکلے۔ جبارین چلا اٹھے کہ تم تو ہمارے لیے بددعا کر رہے ہو۔ بلعم نے جواب دیا:

''یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میری زبان میرے قابو میں نہیں۔ سنو! اگر سچ مچ میری زبان سے ان کے لیے بددعا نکلی تو قبول نہ ہوگی۔''

نتیجہ یہ ہوا کہ اس قوم پر تباہی آئی اور بلعم کو یہ سزا ملی کہ اس کی زبان لٹک کر سینے پر آ گئی۔ اب اس نے جبارین سے کہا:

''میری تو دنیا و آخرت تباہ ہو گئی۔ اب میری دعا کی قبولیت سلب کر لی گئی لیکن میں تمہیں ایک تدبیر بتاتا ہوں جس کے ذریعہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم پر غالب آ سکتے ہو۔ وہ یہ کہ تم اپنی حسین لڑکیوں کو آراستہ کر کے بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو اور ان کو تاکید کر دو کہ بنی اسرائیل میں کوئی بھی ان کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا چاہے منع نہ کریں۔ اگر ان کا ایک آدمی بھی زنا کرے گا تو پورے لشکر کو شکست ہو جائے گی۔''

چنانچہ بلعم بن باعوراء کی قوم نے اس کے بتائے ہوئے مکر کا جال بچھایا اور بہت سی خوبصورت دوشیزاؤں کو بناؤ سنگھار کرا کر بنی اسرائیل کے لشکروں میں بھیجا۔ خود بادشاہ کی بڑی حسین و جمیل لڑکی بھی بن ٹھن کر نکلی۔ اسے ہدایت کر دی تھی کہ سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کسی کو اپنا نفس نہ سونپے۔ یہ عورتیں جب بنی اسرائیل کے لشکر میں پہنچیں تو عام لوگ بے قابو ہو گئے، حرام کاری سے بچ نہ سکے۔

شہزادی بنی اسرائیل کے ایک سردار کے پاس پہنچی۔ اس سردار نے اس لڑکی پر ڈورے ڈالے لیکن اس لڑکی نے انکار کیا۔ اس نے بتایا کہ میں فلاں فلاں ہوں اس نے اپنے باپ سے یا بلعام سے پچھوایا تو اس نے

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو (پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

اجازت دی۔ ان عورتوں میں سے ایک بہت ہی حسین عورت جو کنعانیہ تھی اور جس کا نام کسبی تھا جو صور نامی ایک رئیس کی بیٹی تھی، جب وہ بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے سردار زمری بن شلوم کے پاس سے گزری جو شمعون بن یعقوب کی نسل میں سے تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کا سپہ سالار بھی تھا۔ اس لڑکی کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اور اس کو اپنی گود میں اٹھا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

''میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس عورت کو حرام سمجھیں گے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''یہ مجھ پر بھی حرام ہے اور تجھ پر بھی۔''

اس نے یہ بات سنتے ہی قسم کھا کر کہا:

''میں آپ کی اطاعت نہیں کروں گا۔''

اپنے خیمہ میں لے جا کر فعل بد کا مرتکب ہو گیا۔ اس گناہ کی نحوست کا یہ اثر ہوا کہ بنی اسرائیل کے لشکر میں اچانک طاعون (پلیگ) کی وبا پھیل گئی اور گھنٹے بھر میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور سارا لشکر تتر بتر ہو کر ناکام و نامراد واپس چلا آیا۔ جس کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلبِ مبارک پر بہت ہی صدمہ گزرا۔ (تفسیر الصاوی)

فنحاض بن عیزار بن ہارون اس وقت لشکر گاہ سے کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو تمام حقیقت سنی تو بیتاب ہو کر غصے کے ساتھ اس بدکردار کے خیمے میں پہنچے اور اپنے نیزے میں ان دونوں کو پرو لیا اور اپنے ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے انہیں اوپر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ کہنی کوکھ پر لگائے ہوئے کہنے لگے:

''یا اللہ! ہمیں معاف فرما۔ ہم پر سے یہ وبا دور فرما دیکھ لے، ہم تیرے نافرمانوں کے ساتھ یہ کرتے ہیں''

ان کی دعا اور اس فعل سے طاعون اٹھ گیا لیکن اتنی دیر میں جب حساب لگایا گیا تو ستر ہزار آدمی اور ایک روایت کی رو سے بیس ہزار مر چکے تھے۔ بلعم بن باعوراء پہاڑ سے اتر کر مردود بارگاہ الٰہی ہو گیا۔ آخری دم تک اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکتی رہی اور وہ بے ایمان ہو کر مر گیا۔ اس واقعہ کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

ترجمہ:۔'' اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا۔ اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔'' (الاعراف: ۱۷۵۔۱۷۷)

غور فرمائیں کہ ایک وقت ایسا تھا کہ اوپر نگاہ کرتا تھا تو عرش معلّٰے تک کے سارے حجابات ہٹ جاتے تھے۔ وہ آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کا مشاہدہ کرتا تھا اگر اللہ تعالیٰ کو پکارتا تو وہ اس کی پکار پر لبیک کہتا اور اگر سوال کرتا تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا تھا۔ دنیا جہان کے بارے میں شفاعت کرتا تو اس کی سفارش قبول ہوتی اور اس کو راضی کر دیا جاتا۔ اگر خدا پر قسم کھا لیتا تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرما دیتا اور اگر اس کے دل میں کسی چیز کا تصور ہوتا تو بغیر سوال کے اللہ تعالیٰ اس کو یہ چیز عطا فرما دیتا مگر وہ خطا کار ہو گیا اور ان نعمتوں کی قدر و منزلت نہ پہچانی اور نفس کی ذلیل شہوتوں کی طرف مائل ہو گیا جن کی طرف شیطان بندے کو راغب کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو فضل و کمال کا اتنا بڑا مرتبہ پانے والا شخص جب اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا، دنیا کے مال اور اس کی نعمتوں کی طرف راغب ہو گیا، آخرت اور اس کی نعمتوں کو پسِ پشت ڈال دیا تو انجامِ کار جو کچھ اسے عطا ہوا تھا سب چھین لیا گیا، اس کا ایمان برباد ہو گیا اور دنیا و آخرت میں خائب و خاسر ہوا۔

حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''اے حکیم! یہ مال تر و تازہ اور میٹھا ہے جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لے گا تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور (یاد رکھو) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' (بخاری)

ایک روایت کے مطابق اس شخص سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ اس کی تین دعائیں جو بھی یہ کرے گا مقبول ہوں گی۔ اس کی بیوی نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ ان تین دعاؤں میں سے ایک دعا میرے لیے کر دیں۔ اس نے منظور کر لیا اور پوچھا:

''کیا دعا کرانا چاہتی ہو؟''

اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ مجھے اس قدر حسن و خوبصورتی عطا فرمائے کہ مجھ سے زیادہ حسین عورت بنی اسرائیل میں کوئی نہ ہو۔''

اس نے دعا کی اور وہ ایسی ہی حسین ہو گئی۔ اب تو اس نے پر نکالے اور اپنے میاں کو محض بے حقیقت سمجھنے لگی۔ بڑے بڑے لوگ اس کی طرف جھکنے لگے اور یہ بھی ان کی طرف مائل ہو گئی۔ اس سے یہ بہت کڑھا اور اللہ سے دعا کی:

''یا اللہ! اسے کتیا بنا دے۔''

یہ بھی منظور ہوئی۔ وہ کتیا بن گئی۔ اب اس کے بچے آئے، انہوں نے گھیر لیا کہ آپ نے غضب کیا۔ لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں اور ہم کتیا کے بچے مشہور ہو رہے ہیں۔ آپ دعا کیجئے کہ اللہ اسے اس کی اصلی حالت میں پھر سے لا دے۔ اس نے وہ تیسری دعا بھی کر لی، تینوں دعائیں یوں ہی ضائع ہو گئیں اور یہ خالی ہاتھ بے خیر رہ گیا۔ (الدر المنثور للسیوطی)

اسلام آباد میں میو قوم کی منفرد نوعیت کی ماہانہ بیٹھک اور اثرات

ہر ماہ کی پہلی اتوار کی روشن صبح، جاسمین باغ اسلام آباد میں اپنائیت اور بھائی چارے سے بھرپور میو کمیٹی اسلام آباد کی ماہانہ بیٹھک منعقد ہوئی۔ یہ محفل محض ایک بیٹھک نہیں بلکہ ایک ایسی روایت ہے جو پچھلے پندرہ سال 2010ء سے ہر ماہ کی پہلی اتوار کو تسلسل کے ساتھ قائم ہے اور اپنی نوعیت کی میوات کی اولین اور نایاب بیٹھک ہے جس کا آغاز اسلام آباد کے میواتی بھائیوں نے کیا۔ ستمبر کے پہلے اتوار کی نشست کے میزبان ڈاکٹر اکبر میو (صدر، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد زون) اور محترم عرفان میو تھے جنہوں نے اپنی محبت کے اظہار کے طور پر روایتی ذائقے سے بھرپور پائے کے ناشتے کا اہتمام کیا۔

یہ محفل اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی تھی کہ اس میں راؤ غلام محمد میو، چیئرمین میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم جنرل سیکرٹری محمد اسحاق میو، امام بخش میو ڈپٹی رجسٹرار پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد، عبدالستار انجم میو سب انسپکٹر ریٹائرڈ اسلام آباد پولیس، مرکزی صدر میو ویلفیئر ایسوسی ایشن محترم شوکت علی میو اور مرکزی جنرل سیکرٹری راؤ عمران شوکت میو بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اس موقع پر میو برادری کے دو معززین، جناب امام بخش میو (ڈپٹی رجسٹرار، پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل) اور جناب عبدالستار انجم میو (سب انسپکٹر اسلام آباد پولیس) کو ان کی ریٹائرمنٹ اور طویل و شاندار سرکاری خدمات کے اعتراف میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ ان کے لیے یادگاری تحائف بھی پیش کیے گئے اور یہ الوداعی تقریب اس بات کی غماز تھی کہ میو برادری اپنے بھائیوں کو ہمیشہ عزت و محبت سے یاد رکھتی ہے۔

ایک ماہ قبل لوک ورثہ اسلام آباد میں میو ثقافتی ڈرائیوراما کے سنگِ بنیاد کی تقریب کو بھی یاد کیا گیا جس میں میو قومی شناخت اور ثقافت کے فروغ پر چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور جنرل سیکرٹری محمد اسحاق میو کو شیلڈ اور تہنیتی پیغام دیا گیا۔ یہ لمحہ اس بات کا اقرار تھا کہ میو قوم اپنی جڑوں اور تہذیب سے کبھی غافل نہیں۔

ماہانہ بیٹھک میں خیالات کا اظہار بھی کیا گیا۔ مرکزی صدر شوکت علی میو نے کہا کہ ہمارے نقابت کے فرائض مرکزی سیکرٹری جنرل میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد راؤ عمران شوکت میو نے انجام دیئے، جن کا لہجہ محبت اور رفاقت کی روشنی سے منور تھا۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کے بزرگ سرپرست راؤ محمد

میو بیٹھک
کامران روشن میو
(اسلام آباد)

اسلم میو سمیت دیگر اکابرین کی خدمت اور ان کے لگائے گئے پودے جو کہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کے نام سے تناور درخت بن چکا ہے ان کو خراج تحسین پیش کیا۔

مرکزی صدر شوکت علی میو نے کہا کہ ہمارے بھائیوں نے دورانِ سروس جو ایمانداری، محنت اور خلوص نیت کے ساتھ فرائض انجام دیے وہ قابل تقلید ہیں۔ راؤ غلام محمد میو کی قومی ثقافت کے فروغ کے لیے بے پایاں خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ صرف فرد کی کامیابی نہیں ہے بلکہ قوم کے ماتھے کا جھومر بھی ہیں۔

راؤ غلام محمد میو نے اپنی گفتگو میں کہا کہ میو کمیٹی اسلام آباد اور میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کی محبت اور کاوشیں میو قوم کی شان ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اپنی خدمات نہ صرف اسلام آباد بلکہ پورے پاکستان اور جہاں کہیں بھی میو برادری کا فرد آباد ہے اس کے نام کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد میں کوئی بھی تنظیم ہو، وہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کی چھتری تلے ہی اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اسلام آباد کے بھائیوں نے تمام تفریق کی باتوں کو دفن کر دیا ہے۔ آج اگر میو یوتھ یا میو ثقافتی ورثہ حقیقت کا روپ دھار رہے ہیں تو یہ انہی کی بدولت ہے۔ اسی تسلسل میں محمد اسحاق میو نے کہا کہ میو ثقافتی ورثہ کی بقا اور فروغ کے لیے ہم اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتے رہیں گے اور اسلام آباد کی ایسوسی ایشن ہی ہماری اصل طاقت ہیں۔

امام بخش میو نے اپنی سروسز کی کامیابی کو انگریزی کے ایک مقولے میں سمیٹ دیا: ''First you should deserve, then you should desire'' اور کہا کہ یہ اصول ہی ان کے ترقی کے سفر کا راز رہا ہے۔ عبدالستار انجم میو نے اپنی گفتگو میں کہا کہ ایمانداری اور خلوص نیت کے ساتھ کی جانے والی خدمت ہمیشہ انسان کو عزت دلاتی ہے اور برادری کی محبت ان کے لیے سرمایہ حیات ہے۔

یہ بیٹھک دراصل اس بات کی روشن علامت ہے کہ میو قوم اپنی خوشیوں اور غموں کو مل کر مناتی ہے۔ لاہور، قصور اور دیگر علاقائی تنظیمات کے لیے یہ بیٹھک ایک مشعلِ راہ بھی ہے کہ اختلافات کے باوجود بھی جب دل ایک ساتھ دھڑکنے لگیں تو قومیں ترقی کرتی ہیں۔ یہی اجتماعی محبت اور بھائی چارہ ہے جو قوموں کو زندہ اور جاوید رکھتا ہے۔

فائل نہیں پلاٹ
آپکے خوابوں کی تعبیر
رجسٹری/انتقال
رحمت پارک
ہم مکانوں کی نہیں
مکینوں کی بات کرتے ہیں
اب رحمت پارک میں
آسان اقساط میں بھی پلاٹ دستیاب ہیں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
شاہین احمد
0300-8084821
عاطف شریف
0321-4022645
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS
حاجی نعیم پاہٹ
چیئرمین
حاجی محسن شریف

ہر قسم کے رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
صابر اسٹیٹ
اینڈ بلڈرز
نزد گرینڈ ایونیو 28 کلومیٹر مین فیروزپور روڈ لاہور
ہم خواب دکھانے کی نہیں
تکمیل کی بات کرتے ہیں
رابطہ کیلئے
کیپٹن آزر حسین
0302-4481032
چوہدری تصور حسین
0304-8585777
چوہدری طاہر اسلام
0321-2081984
چوہدری صابر حسین بلا میو
0300-8585711

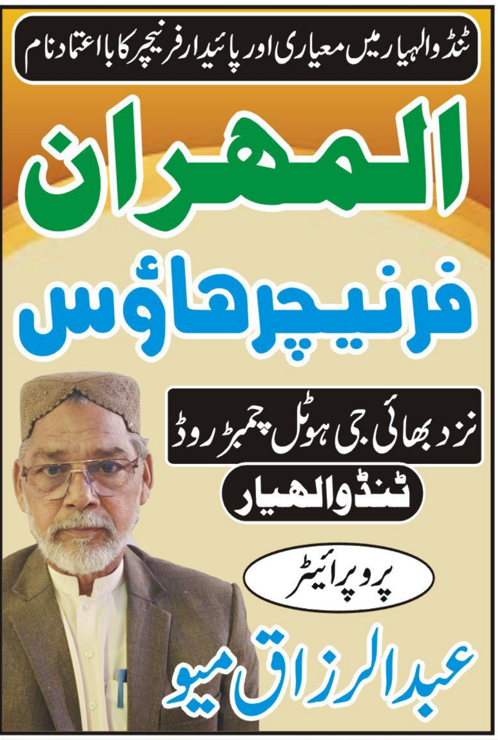
ٹنڈوالہیار میں معیاری اور پائیدار فرنیچر کا با اعتماد نام
المہران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالہیار
پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا
شہد دستیاب ہے
شمّاس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شمّاس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

ٹنڈوالہیار اور گردونواح میں
ہر قسم کی معیاری عمارتوں، پلازوں، مارکیٹ
اور مکانوں کی پائیدار تعمیر کے لئے ہماری
خدمات حاصل کریں
رابطہ کے لئے
ٹھیکیدار
شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
میو اتحاد ٹنڈوالہیار
0301-3560615

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
پٹرولیم
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ ضلع لاہور
0313-4987011
محمد عرفان جٹ
ZOOM
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا (شیراپوتا)
0300-8463844

EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
طارق محمود میو
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر
0301-4846133

سیلاب 2025ء

مئی، جون 2025 کی شدید گرمی سے لوگ بلبلا رہے تھے سب کی نظر آسمان پر لگی رہتی تھی۔ آخر بارشوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ شروع ہوا اور بہت سے علاقوں کو قدرتی آفات اور سیلاب نے آلیا۔ کہیں بادل پھٹے، کہیں بجلیاں گریں، کہیں بند ٹوٹے اور دریا بپھرے اور لوگوں کی زندگیاں اتھل پتھل کر ڈالیں۔ پڑوسی ملک میں بھی بارش کا زور ہوا اور دریا بھرتے چلے گئے۔ ڈیم پانی ابلنے لگے اور پھر مکمل پلاننگ کے ساتھ انڈیا نے سارا پانی پاکستان کی طرف چھوڑ دیا۔ انڈیا ایسے ہی ہر سال پانی کی جنگ ہم پہ مسلط کرتا ہے اور ہماری غریب عوام ہر سال ڈوبتی ہے اور ہر بار زیرو سے زندگی شروع کرتے ہیں ابھی سنبھلتے بھی نہیں کی اگلے سال پھر پانی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگست 2025 کے سیلاب نے 1988 کا سیلاب یاد کروادیا۔

اب کے موسم گرما کی مون سون، بارشوں کا نا تھمنے والا سلسلہ آخر کار سیلاب کی صورت میں ابھرا، راوی غضبناک ہوا اور اس کی طغیانی دیکھ کے مجھے 1988 کا وہ زمانہ یاد آیا جب میں غالباً تیسری جماعت کے طالبہ تھی اور میرے بڑے بھائی کی شادی کی تیاریاں پورے عروج پر تھیں کہ سیلاب نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ راوی آج کی طرح تب بھی پورے جوبن پر تھا اسکی غضب ناک طغیانی نے ہزاروں دیہات اور سینکڑوں زندگیوں کو نگل لیا۔ اس کے بعد بھی سیلاب آتے رہے اور لوگوں کو بے گھر کرتے رہے مگر اگست 2025ء کے سیلاب نے 1988ء کے سیلاب اور اس کی تباہ کاری کی یاد تازہ کر دی ہے۔

ترکی کی کہاوت ہے کہ ''دریا ایک سانپ ہے اور پتھر اس کے انڈے سانپ اپنا گھر انڈے بچے نہیں بھولتا صدیوں بعد بھی لوٹ آتا ہے''۔ اسی طرح یہ دریا بھی اپنی اصل جگہ پر سالوں بعد لوٹ آیا ہے۔ وہ ہماری راہ میں نہیں آیا بلکہ ہم نے اس کی جگہ ہتھیا لی تھی اور وہ اپنی جگہ لینے آ گیا ہے۔

چند دن پہلے ایک خاتون کی ویڈیو سامنے آئی جو سیلابی علاقے کی ایک بے سہارہ ماں تھی اور کچھ ایسے فریاد کر رہی تھی " کہ دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے 'نہ کمانے والا نہ سہارا دینے والا' بس ایک جانور ہے جس کا دودھ بیچ کر گزر بسر کرتی ہوں لیکن یہ بے رحم سیلاب میرے گھر کو نگلنے آرہا ہے اگر کوئی معجزہ نہ ہوا تو میرا گھر نہ رہے گا میں بے آسرا ہو جاؤں گی"۔ اب وہ خاتون ایک کاغذ کی پرچی کو پانی میں گرا دیتی ہے۔ ایک اور ویڈیو تھی بزرگ خاتون پانی کے پاس کھڑی ہاتھ جوڑے ہوئے خضر علیہ السلام کا واسطہ دے کر پانی کو پیچھے ہٹنے کا کہہ رہی تھی جبکہ ایک ویڈیو میں پانی آتا دکھایا گیا اور دوسری طرف ایک شخص قرآن مجید کو اٹھائے پانی کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا ہے کہ پانی ادھر نہ آئے اور ہمیں تباہ نہ کرے۔ یہ دل خراش مناظر ہوش اڑا دینے والے اور

چند یادیں چند باتیں

شگفتہ اُمید گل میو
(کوٹرادھاکشن)

خوفناک ہیں۔ اگست 2025ء کا سیلاب پاکستان پر قیامت بن کر ٹوٹا سینکڑوں دیہاتوں کو نگل گیا، کئی لاکھ لوگ متاثر ہوئے۔ راوی چناب ستلج اور جہلم سے گزر کر پنجند میں جا گرا۔ وہاں سے سندھ کی طرف پانی کا قیامت خیز منظر دلوں کو دہلا رہا ہے ستلج نے قصور، اوکاڑا، پاک پتن، ملتان، وہاڑی، بہاول نگر، اور بہاولپور کو متاثر کیا۔ دریا چناب نے سیالکوٹ، وزیر آباد، گجرات، منڈی بہاؤالدین، چنیوٹ، سرگودھا اور جھنگ کے سینکڑوں دیہات شدید متاثر کیے۔ جبکہ راوی نے نارووال اور کرتار پور کو ڈبو ڈالا نارووال، شکرگڑھ، ظفروال، اور چونڈا کے دیہات میں چھتوں تک پانی تھا، پورا علاقہ ڈوب چکا تھا۔ پھر راوی نے شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، اوکاڑا، فیصل آباد کی تحصیل تاندلیانوالہ اور ساہیوال کے علاقے زیر آب کیے۔

مجھے یاد ہے 1988ء میں جب میرے بھائی کی شادی تھی اور ہر آنکھ پرنم تھی اور ہر شخص دعائیں اور التجائیں کرتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ ہر طرف خوف و ہراس تھا، لوگ تیزی سے نقل مکانی کر رہے تھے مگر ہم قصور کے ایسے حصے میں رہتے ہیں جہاں الحمدللہ پانی نہیں آتا ہے پھر بھی ان دنوں والدہ اور دوسری خواتین شادی کی تیاری کرتیں اور ساتھ رو رو کر دعائیں کرتیں۔ مجھے وہ دن یاد آ گئے۔

1988ء کے بعد سے راوی اب 2025 میں بہت غضب ناک ہو کر لوٹا ہے۔ پیسے کے پجاریوں نے راوی کے دل کے اندر جا کر پلاٹنگ کی اور غریب عوام کو دھوکہ دے کر لا بسایا اب راوی کو تو لوٹنا تھا اپنے گھر، اس کا غصہ بنتا ہے مگر غریب عوام کے ساتھ کچھ ایسا ہوا جیسا کہ شاعر مرزا صادق شرر نے لکھا ہے!

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے

میں آپ کو بتاتی چلوں کہ جاپان میں 2011ء میں جب خطرناک سونامی طوفان آیا تو اس کے بعد انہوں نے ساحل کی پٹی کے ساتھ ساتھ 395 کلومیٹر تک ایک حفاظتی بند باندھ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ نو (9) ملین درخت اُگائے۔ یہ حکمت عملی انہوں نے فطرت کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنائی یہ ان کی بہترین لیڈرشپ کی ایک مثال ہے۔ جبکہ پاکستان کو آزاد ہوئے 78 سال ہو چکے ہیں اور 78 سالوں میں 70 بار سے زائد سیلاب آچکا ہے مگر پاکستان میں نہ ڈیم ہیں اور نا ہی اس سے نبرد آزما ہونے کے اقدامات۔ جبکہ انڈیا نے 4300 ڈیم بنا لیے ہیں اور ہم ایک ہی ڈیم پر جھوٹی انا کا مسئلہ بنائے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے ہی ہماری بقا اور سالمیت ہے۔ چاروں صوبوں کے حکمرانوں اور وفاقی حکومت کو اب سنجیدگی سے سوچنا چاہیے اور اس پر سنجیدگی سے کام شروع کرنا چاہیے تاکہ غریب عوام تباہی سے بچ سکیں۔ اللہ رب العزت میرے ملک کی حفاظت کرے۔

سبق

ایک لیکچر کے دوران پروفیسر نے اچانک ایک گلاس پانی اٹھایا اور خاموشی سے اوپر تھام لیا۔ طلباء خاموش ہو گئے سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ پروفیسر آخر کیا کہنا چاہتے ہیں۔ دس منٹ گزر گئے لیکن انہوں نے اب بھی ہاتھ نیچے نہ کیا۔

پھر وہ بولے:

''بتاؤ، یہ گلاس کتنا وزنی ہوگا؟''

طلباء نے اندازے لگائے:

''دو اونس!، چار اونس!، پانچ اونس!''

پروفیسر مسکرائے:

شاید تم درست ہو، شاید غلط۔ اصل وزن جاننے کے لیے ہمیں ترازو چاہیے۔ مگر میرا سوال کچھ اور ہے۔ اگر میں اسے چند منٹ تھاموں تو کیا ہوگا؟۔

''کچھ نہیں ہوگا'' طلباء نے جواب دیا۔

صحیح۔ اور اگر میں ایک گھنٹہ اسے یوں ہی تھامے رکھوں تو؟''

''آپ کا بازو درد کرنے لگے گا'' ایک نے کہا۔

بالکل۔ اور اگر ''پورا دن تھامے رکھوں تو؟''

''آپ کا بازو شل ہو جائے گا، شدید درد ہوگا، شاید ڈاکٹر کی ضرورت پڑے'' ایک اور نے کہا اور سب ہنسنے لگے۔

پروفیسر نے سکون سے کہا:

''بالکل درست لیکن کیا اس دوران گلاس کا وزن بدلا؟''

''نہیں۔''

تو پھر درد اور کھچاؤ کیوں؟۔ کمرہ خاموش ہو گیا۔

پروفیسر نے نرمی سے کہا:

اس کا جواب زندگی کے مسائل میں چھپا ہے۔ مسائل کا وزن وہی رہتا ہے لیکن جتنا زیادہ ہم انہیں تھامے رکھتے ہیں اتنا ہی وہ ہمیں توڑنے لگتے ہیں۔

درد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم اب بھی زندہ ہیں لیکن ایمان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم شفا پائیں گے۔

انہوں نے آگے کہا:

''جب ہم زیادہ دیر تک مسائل کا بوجھ اٹھائے رکھتے ہیں تو یہ ہمیں کمزور کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو ہر درد جو تم سہتے ہو وہ ایک قدم ہے اس قوت کی طرف جو خدا تمہارے اندر تعمیر کر رہا ہے''۔

کلاس پوری توجہ سے سن رہی تھی۔ پروفیسر نے گلاس کو ذرا ہلایا اور کہا:

''یہ سچ ہے کہ درد جسم کو توڑ سکتا ہے لیکن اس روح کو کبھی نہیں توڑ سکتا جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتی ہے''۔

انہوں نے توقف کیا اور پھر مسکرا کر کہا:

''اکثر اوقات، تمہارا آج کا سب سے بڑا درد، کل تمہاری سب سے بڑی گواہی بن سکتا ہے کیونکہ خدا کسی درد کو ضائع نہیں کرتا وہ ہر دکھ کو تمہیں تراشنے، مضبوط کرنے اور اپنے قریب لانے کے لیے استعمال کرتا ہے''

آخر میں پروفیسر نے گلاس میز پر رکھ دیا اور کہا:

''اسی لیے اپنے مسائل کو دن کے اختتام پر ضرور نیچے رکھ دو، انہیں اپنے ساتھ بستر پر مت لے جاؤ، آرام کرو، تازہ دم ہو جاؤ کیونکہ ایمان اور سکون تمہیں اگلے دن کے لیے نئی طاقت دیں گے''۔

ماضی و حال نے کر دیا بے حال

تتلی کے تعاقب میں کوئی پھول سا بچہ
ایسا ہی کوئی خواب ہمارا بھی کبھی تھا

لاہور کے سفر کے دوران سکیم موڑ، جوہر ٹاؤن، بابو صابو، گلبرگ، شاہدرہ، ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں پر گھومتے ہوئے دماغ کا پہیہ گھومنے لگا۔ میرے چہرے پر شکنیں اور پیشانی پر لکیریں اُبھر آئیں سوچ سوچ کر الفاظ کم پڑنے لگے گلا خشک ہونے لگا۔ حبس زدہ ماحول، ناراض ہوائیں، پھیکے پڑتے سبزہ زار اور مرجھائے پھول، میری خامشی، اندر کی بے چینی کو ہوا دینے لگے۔ میرا دماغ اپنی بیٹی کو کنیرڈ کالج میں داخل کرانے کے مرحلے پر ہی اٹکا ہوا تھا۔ کسی بھی باپ کیلئے بیٹی کو کسی نئی جگہ پر چھوڑنا مشکل کام ہوتا ہے زمانے کو سامنے رکھ کر آنے والے تابناک مستقبل کا سوچ کر ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے مگر۔۔۔۔ زمانے کے تیور، ماحول کی خوفناکی اور ان میچور ذہن اور بڑے شہر کے مسائل طرح طرح کے وسوسے، خدشے، شائبے اور ان جانا خوف۔۔۔ باپ کا فکر مند ہونا فطری عمل ہے۔ وسائل کی کمی اور اخراجات کی پریشانی۔۔۔۔۔ گہری سوچ اور ٹپکتے آنسو اور پریشان آنکھوں کے درمیان میرا خیال مجھے ماضی میں دھکیلنے لگا، الجھانے لگا میرے باپ نے بھی یہ مرحلہ گزارا ہوگا، وہ بھی پریشان ہوا ہوگا، وہ بھی ڈرا ہو گا، سہا ہوگا۔ میرے بچپنے پر، نادانیوں پر، میری سادگی پر۔۔ کیسا ہوگا وہ پل جب ہم نو بہن بھائی پڑھائی کیلئے، تعلیم کیلئے، مستقبل کی کامیابی اور والدین کا سہارا بننے کے خواب کی تعبیر اور وقت کی بھل بھلیوں اور سرابوں سے ٹکرانے کیلئے شہروں کو گئے۔ کم وسائل کے باوجود، کمپرسی اور مالی تنگی کے باوجود کیسے ہم کو تعلیم دلواتے ہونگے وو بھی ڈرتے ہونگے۔ کیسے وہ اتنے بچوں کو پڑھانے کا میکنزم بناتے ہونگے، بچت کرتے ہونگے، پیٹ کاٹتے ہونگے پھر ہمارے نخروں اور لاپرواہیوں کے بوجھ اٹھاتے ہونگے میں اپنا موازنہ انکے قد و منصب سے نہیں کر سکتا۔ تعلیم کے ساتھ تربیت کا بوجھ، رشتے داروں کے طعنوں کا بہار مگر پھر بھی مسکراہٹ۔ میں اپنے زمانہ طالب علمی میں کبھی بنا ناشتہ نہی گیا۔ بنا خرچے نہی گیا۔ عید تہوار کے خرچ، شادی بیاہ کے خرچ۔ ہمارے فضول خرچ جن کا کبھی حساب نہی ہوا۔ گھر میں سکون، رشتوں میں توازن۔ بچوں میں مساوات۔ کیسے کرتے ہونگے وو پلاننگ سوچ و بچار۔ کٹھن اور نامناسب حالات میں وو نہ لڑکھڑائے نہ کبھی پچھتائے یہ جان کر بھی بیٹی کا بخت، نصیب اور تقدیر انکے اختیار میں نہیں پھر بھی اپنا فرض ادا کر گئے نبھا گئے۔۔ ایک گھر میں نو گریجویٹ بچے کیا یہ انکی کامیابی نہیں پلاننگ کا رزلٹ نہیں۔۔۔۔ بس میں یہی جان پایا کہ وہ تھے اور ہم ہیں۔۔ یہ انکے توکل اور اعتماد کی کامیابی ہے۔

اُتر و ہماری آنکھ میں، ڈھونڈو جگہ جگہ،
خوابوں میں ایک خواب ہے تعبیر کے بغیر!
دَمِ رُخصت کا منظر نہ پُوچھ اُس کا
لال پڑ گیا تھا گاؤں میں آسمان سارا

کوئی ملا ہی نہیں جس سے حال دل کہتے
ملا تو رہ گئے لفظوں کے انتخاب میں ہم
ستارے گر بتا دیتے سفر کتنا کٹھن ہوگا
پیالے شہد کے پیتے تلخ ایام سے پہلے
یہ جو ہم لکھتے رہتے ہیں، ہماری آپ بیتی ہے
کہ دکھ تحریر کب ہوتے کسی الہام سے پہلے

....

چراغ جلیں نہ جلیں ہوا کا مسئلہ ہے
ہم حریف شب رہیں گے انا کا مسئلہ ہے
خود پر بنی تو یہ فلسفہ سمجھ آیا کہ والدین کی پریشانی

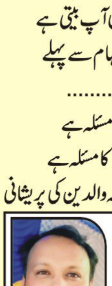

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

بے وجہ نہی ہوتی۔ وہ ہر بچے بچی کی نفسیات، حیثیت اور ذہنی و تخلیقی صلاحیتوں کے مطابق فیصلے کرتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتے، ہم منہ بنا کر، منہ بسور کر احتجاج کرتے ہیں لیکن اس منطق کی سمجھ۔۔۔۔ والدین کے مرتبے پر فائض ہونے کے بعد آتی ہے۔ میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمارے والدین اپنی اوقات، حیثیت سے بڑھ کر ہماری تربیت پر خرچ کرتے تھے۔ مسکراہٹ بھرے چہرے پر ہماری نظر جاتی ہے مگر اس ہنسی کے تلاطم میں چھپے درد کرب کسک حسرت کو نہ جاننے کی کوشش کی نہ سمجھنے کی۔۔ ہائے زندگی تو کیسے امتحان لیتی ہے گردش دوراں کو میرے سامنے لا کر مجھے آئینہ کے سامنے میرے عکس سے ہی آزمایا۔ کچھ ایسے سوالات جو میں سمجھ نہ پایا زندگی نے اک ہی پل میں انکے جوابات دے دیئے۔

والدین کبھی نہی مرتے وہ صرف روپوشی اختیار کر کے اپنی تربیت اپنے نسل کا ٹیلنٹ کا نظارہ کرتے ہیں لوگ یونہی نہیں کہتے اس کا باپ بھی ایسا ہی تھا جب مشکل پڑے انکو یاد کیا کرو، ان سے مدد لیا کرو، فیض لیا کرو۔ میں تو جب بھی پریشان ہوتا ہوں ان کی قبر پر جا کر ان سے باتیں کرتا ہوں دل کو سکون بھی ملتا ہے فاتحہ خوانی بھی ہو جاتی ہے ان سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے مشکل میں مدد بھی مل جاتی ہے رائے بھی مل جاتی ہے اور مشورہ بھی مل جاتا ہے ہاں مگر تعلق رکھنے سے قربت رکھنے سے اور خلوص دل سے رابطہ کرنے سے واہ میرے مالک تو نے اپنے بعد سب سے خالص اور منفرد رشتہ والدین کا بنایا مگر ہم بدقسمتی سے تیرے اس انعام (God Gift) کی قدر نہ کر سکے۔۔ جب اہمیت کا پتہ چلا بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ قدرت سوچ رہی تھی یہ نادان سمجھیں گے جب خود اس منصب پر ہونگے۔ تعلیم و تربیت سے نہیں کچھ علم تجربے سے حاصل ہوتا ہے جو دلیل منطق اور ہر کسوٹی پر پورا ہوتا ہے۔ اے کاش زندگی صرف ایک موقع دیتی میں پھر سے واپس اسی جگہ پر پہنچ کر دوبارہ سے اپنے سوالات کے جوابات پوچھ سکتا مگر حیف ایسا ممکن نہیں۔۔۔۔ قدر کرو وقت کی اپنے ماں باپ کی، انکی خاموشی کو ناراضگی نہ جانو۔ وہ اپنی اولاد بارے بہتر جانتے ہیں ہاں آہ سے بچو جو عرش کے پاؤں کو ہلا دیتی ہے فرش والے لرزتے ہیں زلزلے کے جھٹکوں سے۔ کاش ہم ان کے اندر جھانک کر انکی بے بسی اور بے چارگی کی کیفیت دیکھ سکتے، جان سکتے پھر روز روز نہ مرتے۔

*میں نے بھیجے تھے اسے لکھ کے مسائل اپنے
اس نے بدلے میں مجھے صبر کی آیت بھیجی

*عمر بھر غالب یہی بھول کرتا رہا
دھول چہرے پر تھی اور صاف آئینہ کرتا رہا

*غرور نہیں کرتا مگر اتنا یقین تو ضرور ہے
اگر یاد نہیں کرو گے تو بھلا بھی نہیں پاؤ گے

* گھر کی اس بار مکمل میں تلاشی لوں گا
کہ غم چھپا کر میرے ماں باپ کہاں رکھتے تھے!!!

*میرے قہقہے دیکھ کے ایک فقیر بولا!
صدقہ دیا کر اپنی اداسی کا!!

*روبرو بیٹھ کر وہ شخص نہ جانے مجھ سے
اپنی آنکھیں جو جھکاتا ہے! کیا چھپاتا ہے

* کبھی پاس بیٹھو تو بتائیں کہ درد کیا ہے
یوں دور سے پوچھو گے تو خیریت ہی بتائیں گے

☆☆☆☆☆

صدائے میو

یوں ہے میو گاؤں

صدائے میو کی طرف سے پنجاب میں جاری میو گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کے مطابق

ضلع سیالکوٹ کا معروف قصبہ وڈالہ سندھواں

میو برادری کے 7 ہزار ووٹ کے حامل قصبہ میں ڈھنگل گوت کے گھر زیادہ ہیں اور اکثر لوگ کاروبار سے وابستہ ہیں

میو قوم کی نامور شخصیت چوہدری چھچھو خاں مرحوم کی وجہ سے ملک بھر کی برادری میں شناخت رکھنے والا تحصیل ڈسکہ کا گاؤں وڈالہ سندھواں ڈسکہ سے 15 کلومیٹر اور سیالکوٹ سے 35 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے برادری کی آبادی کے اعتبار سے سرانوالی کے بعد تحصیل کا دوسرا بڑا قصبہ ہے یہاں کے کل ووٹ 11 ہزار سے زائد اور میو ووٹرز کی تعداد 7 ہزار کے قریب ہے۔وڈالہ سندھواں میں سب سے زیادہ ڈھنگل گوت کے لوگ رہائش پذیر ہیں جبکہ چھرکلوت، گوروال اور دیڑوال گوت کے گھر بھی موجود ہیں۔ضلع سیالکوٹ کا واحد قصبہ ہے جہاں بلدیاتی الیکشن میں سب سے زیادہ نمائندگی میو قوم کی رہی۔سب سے پہلے چوہدری عظمت اللہ میو ممبر ضلع کونسل بنے اس کے بعد چوہدری حبیب اللہ میو چیئرمین، چوہدری عبدالوحید ناظم، چوہدری محسن کرامت چیئرمین اور بہت سے لوگ کونسلر بنتے رہے۔

وڈالہ سندھواں میں میو برادری کے علاوہ مغل، شیخ، رحمانی، جٹ، بٹ، گوجر، قریشی ملک، موچی اور دیندار برادری کے لوگ بھی آباد ہیں۔وڈالہ سندھواں کا قومی حلقہ این اے 75 اور صوبائی حلقہ پی پی 50 ہے اور یونین کونسل وڈالہ ہی ہے۔کسی بھی الیکشن کی ہار جیت میں وڈالہ سندھواں کا مرکزی کردار ہوتا ہے۔2008ء میں چھچھو خاں فیملی سے ایوب خاں میو نے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا جبکہ 2018ء کے الیکشن میں چوہدری عبدالوحید میو نے آزاد حیثیت میں صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑکر نہ صرف اپنی بلکہ

رپورٹ
چوہدری عابد محمود عابد
(وڈالہ سندھواں)

برادری کی اہمیت تو منوالی مگر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔2024ء کے الیکشن میں انہیں پی ٹی آئی نے ٹکٹ دیا تو سیاست میں لے دے والی گیم کام کر گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو یقینی طور پی پی 50 سے چوہدری عبدالوحید کی کامیابی یقینی تھی شہید اجمل خاں میو کے دور میں ماسٹر حبیب اللہ (مرحوم) اور چوہدری عبدالوحید کی وجہ سے علاقہ میں پاکستان میو اتحاد کا بڑا نام تھا کیونکہ دونوں شخصیات نے بے لوث ہوکر شہید اجمل خاں کا ساتھ دیا چوہدری عبدالوحید میو پاکستان میو اتحاد (یوتھ) پنجاب کے صدر بھی رہے جبکہ ایوب خاں میو اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری رہے مگر وہ صرف عہدے دار ہی تھے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا۔

وڈالہ سندھواں میں اس وقت میو اتحاد کا وجود تو نہیں مگر پاکستان صدائے میو فورم کا یونٹ موجود ہے اور اسی پلیٹ فارم سے لاہور کی طرح یہاں بھی ہر سال غریب بچیوں کی اجتماعی شادیاں کی جاتی ہیں۔الیکشن قومی ہوں یا بلدیاتی بھائی چارہ بہتر ہونے کی وجہ سے یہاں کہ برادری کی اکثریت ایک طرف ہی ہوتی ہے۔وڈالہ کے 80 فیصد لوگ برسر روزگار ہیں ذاتی کاروبار کی وجہ سے تعلیمی صورتحال بہت اچھی نہیں پھر بھی وڈالہ میں چند ایم بی بی ایس ڈاکٹر، پروفیسر، ٹیچر، انجینئر، وکیل موجود ہیں۔سرکاری ملازمین کی تعداد کچھ خاص نہیں۔وڈالہ سندھواں میں میو برادری کے لوگوں کے 6 پرائیویٹ سکول ہیں جن کا معیار بھی اچھا ہے، 2 پٹرول پمپ بھی ہیں اور سہیل گوروال اور سجاد خاں ڈھنگل وغیرہ نے ہاؤسنگ سوسائٹیز بھی بنائی ہوئی ہیں۔

میو برادری تحصیل ڈسکہ کا سب سے بڑا قصبہ سرانوالی

800 میو آبادی والے گاؤں میں 95 فیصد ڈھنگل گوت کے لوگ آباد ہیں، 20 فیصد نوجوان مختلف ممالک میں کام کرتے ہیں

ڈسکہ سے 22 کلومیٹر، گوجرانوالہ سے 12 اور سیالکوٹ سے 45 کلومیٹر کے فاصلے پر سرانوالی تحصیل ڈسکہ کا سب سے بڑا قصبہ سمجھا جاتا ہے۔سرانوالی میں میو برادری کے 800 گھر آباد ہیں پانچ دس فیملیز کے علاوہ سب کا تعلق ڈھنگل گوت سے ہے جبکہ باقی گھر جٹ بٹ، رحمانی، انصاری، آرائیں، بلوچ اور نومسلموں کے ہیں۔سرانوالی کے ووٹوں کی کل تعداد کم و پیش 17 ہزار ہے جن میں تقریباً 9 ہزار ووٹ میو برادری کے ہیں۔ سرانوالی کا قومی حلقہ این اے 75 اور صوبائی حلقہ پی پی 50 ہے۔یہ قصبہ میو برادری میں اس لئے بھی مشہور ہے کہ یہاں میوات کے معروف بزرگوں میاں عمرؒ، میاں خلیل الرحمنؒ، میاں صابرؒ اور میاں باقرؒ کے مزارات ہیں۔ میاں خلیل الرحمنؒ اور میاں عمرؒ کے مزار کے سجادہ نشین میاں شمیم احمد اور میاں صابرؒ اور میاں باقرؒ کے مزار کے سجادہ نشین میاں شاکر ہیں جبکہ صاجزادہ میاں سمیع رضا سلسلہ راج شاہی کے سجادہ نشیں ہیں۔سوندھ شریف کے راج شاہی خاندان کے مایہ ناز سپوت مولوی احمد جانؒ جنہوں نے ناقابل شکست چوہدری یٰسین خاں کو شکست دے کر میوات میں قیام پاکستان کی حمایت کو تقویت دی تھی انکا مزار چک 50 ایم ایل دریا خاں میں ہے یہاں کے بہت لوگ بھی دریا خاں کے مختلف چکوک میں آباد ہیں۔

سرانوالی میں میو برادری کے لوگوں کے 2 پرائیویٹ سکول ہیں، تعلیمی صورتحال مایوس کن نہیں۔20 فیصد نوجوان روزگار کے سلسلے میں بیرون ممالک میں ہے جبکہ 10 فیصد لوگ پرائیویٹ جاب کرتے ہیں۔البتہ برادری کی

رپورٹ
محمد رفیق وحید میو
(سرانوالی)

درجنوں خواتین وحضرات سرکاری سکولوں میں ٹیچر ہیں۔آپس کا بھائی چارہ بہتر ہے البتہ قومی الیکشن میں برادری کے لوگ مختلف پارٹیوں کے امیدواروں کو سپورٹ کرتے ہیں جس کی وجہ سے وقتی طور پر کچھ کھچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ برادری کے اس اکثریتی قصبہ کی افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں سے میو کونسلر، وائس چیئرمین یا نائب ناظم تو بنتے رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی چیئرمین یا ناظم منتخب نہیں ہوسکا۔یقیناً اس کی وجہ مناسب قیادت کا نہ ہونا ہے۔

پسرور گوجرانوالہ روڈ پر میانوالی بنگلہ سے گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوتے ہی سرانوالی کی آبادی شروع ہوجاتی ہے اور وہاں سے گزرتے ہوئے کسی بڑے شہر کا گمان ہوتا ہے۔شہید اجمل خاں میو نے اپنی زندگی میں یہاں میو اتحاد کا بڑا جلسہ بھی کیا تھا مگر اِس وقت برادری کی مقامی ویلفیئر سوسائٹی کے علاوہ ملکی یا ضلعی سطح کی کسی بھی میو تنظیم کا وجود نہیں یہاں کے کچھ لوگ کچھ تنظیموں سے رابطے میں تو ہیں مگر ذاتی تعلق کے علاوہ انکا کوئی کام نہیں شاید اسی لئے ان تنظیموں کا وجود بھی نہیں جن سے وہ رابطے میں ہیں۔سرانوالی پسرور گوجرانوالہ کے مین روڈ پر واقع ہے اس لئے یہاں کے باسیوں کا کوئی خاص ایسا مسئلہ نہیں جو قابل ذکر ہو۔مسلم لیگ ن کے موجودہ ایم پی اے چوہدری احسن رضا خاں میو کا سسرال بھی سرانوالی گاؤں میں ہی ہے چوہدری اختر تبسم میو ان کے سسر ہیں اور برادر ان لاء محمود اختر محمود میو ایک افریقن ملک کوٹ دی باغ میں پاکستان کے سفیر ہیں۔

کم تعداد کے باوجود مشہور گاؤں سیان

40 گھروں میں 21 سرکاری ملازمین اور تعلیم کی صورتحال قابل تعریف ہے

ضلع سیالکوٹ کا مشہور گاؤں سیان اپنی تحصیل ڈسکہ سے 17 اور ضلعی ہیڈ کوارٹر سیالکوٹ سے 32 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہ آٹھ دس گاؤں کا مرکز ہونے کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے شاید اسی لئے برادری کے اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ سیان میو برادری کا اکثریت گاؤں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس گاؤں میں میو برادری کے صرف 40 گھر ہیں۔سیان میں گیس کے علاوہ تمام سہولیات موجود ہیں، تعلیمی صورتحال بہت اچھی ہے اس لئے بے روزگاری بہت کم ہے۔ 40 گھروں کے 21 افراد سرکاری ملازم ہیں، سیان کی ایک میو بیٹی ڈاکٹر عذرا مجید اعلیٰ تعلیم یافتہ اور چونڈہ کی نشاط فیملی سے ان کی بھابھی سول جج بھی ہیں البتہ سیاسی و معاشرتی

رپورٹ
چوہدری یاسر محمود میو
(سیان)

اختلافات کی وجہ سے بھائی چارہ کی صورتحال قابل تعریف نہیں۔

سیان گاؤں میں بترتیب چھرکلوت، گوروال اور ڈیمروت گوت کے لوگ رہائش پذیر ہیں۔میو برادری کے علاوہ گجر، آرائیں، نائی، ماچھی، چنگڑ، سیّد، لوہار کمہار، قصائی، پٹھان اور کرسچن بھی ہیں۔گاؤں کے کل ووٹ 1650 ہیں جن میں سے میو ووٹرز کی تعداد 170 ہے۔سیان کے لوگ بلدیاتی الیکشن میں حصہ تو لیتے ہیں اور کئی کونسلر بھی منتخب ہوئے ہیں مگر 1965ء کے انتخابات سے پہلے چوہدری ابراہیم واحد میو تھے جو یونین کونسل کے چیئرمین منتخب ہوئے تھے لیکن اب تعداد میں کم ہوکر بھی مختلف گروپوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں اس لئے کوئی کامیاب ہی نہیں ہوتا۔

سیان گاؤں میں برادری کی کوئی تنظیم موجود نہیں نہ ہی کسی کو برادری کی کسی تنظیم سے دلچسپی ہے البتہ کچھ احباب کے پاس ''صدائے میو'' اخبار آتا ہے جس کی وجہ سے کسی نہ کسی حدتک کچھ تنظیموں کا نام جانا جاتا ہے۔ شہید اجمل خاں کی زندگی میں کچھ لوگ برادری کے پروگراموں میں جاتے رہے ہیں اس کے بعد علاقائی سطح پر ہونے والی اجتماعی شادیوں کی تقریبات میں دوچار بندے شرکت کرتے رہے ہیں سیان کے کچھ لوگ بیرون ممالک میں بھی برسر روزگار ہیں۔سیان یونین کونسل میں برادری کے کئی چھوٹے بڑے گاؤں موجود ہیں جن کے آپس کے معاملات بھی سیان سے زیادہ مختلف نہیں اس لئے برادری کی کسی ایسی تنظیم کی ضرورت ہے جو آپس میں بھائی چارہ کی فضا قائم کرنے کی کوشش کر سکے لیکن بدقسمتی سے ہماری معلومات کے مطابق برادری کی تنظیموں کے لوگوں میں ہی اتحاد واتفاق نہیں تو وہ دوسروں کیلئے کیا کردار ادا کرسکتی ہیں ان حالات میں بھی مایوسی والی بات نہیں کیونکہ ہماری قوم بہت اچھی ہے اللہ کرے کوئی شہید اجمل خاں میو جیسا لیڈر آئے تو قوم ایک بار پھر سارے اختلافات بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوسکتی ہے لیکن اس کے لئے انا اور خود پسندی کی قربانی دینی پڑے گی۔

صدائے میو کے منفرد کام میں آپ بھی
اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں

یقیناً قوم کی فکر رکھنے والے تمام احباب کے علم میں یہ بات ہوگی کہ ''صدائے میو'' کی طرف سے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ میو قوم کے تمام گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری بھی شروع کردی گئی ہے صدائے میو کے ہر شمارے میں کم ازکم چار گاؤں کا تعارف شائع کیا جائیگا۔آپ کسی بھی گاؤں کا تعارف پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح کی معلومات درکار ہیں اس لئے

آپ بھی قدم بڑھائیں

برادری کا کوئی بھی بہن بھائی اپنے گاؤں کی معلومات فراہم کرکے ملک بھر کی برادری تک اپنے گاؤں کا تعارف پہنچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور اس سے جو برادری کے گاؤں دیہاتوں کا ریکارڈ بنایا جائیگا اس میں بھی تاریخ کا حصہ بنے گا

مزید رابطہ کیلئے
03002481227
(حافظ سلمان طارق میو)

ڈھنگل گوت کا گاؤں میانوالی بنگلہ

گوجرانوالہ پسرور روڈ پر بی آر بی نہر کے دونوں طرف تحصیل ڈسکہ کا مشہور گاؤں میانوالی بنگلہ کی آبادی ہے اس کا شمار یونین کونسل سرانوالی میں ہوتا ہے ڈسکہ یہاں سے 15 کلومیٹر اور سیالکوٹ کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔میانوالی بنگلہ کی کل آبادی میں 51 گھر میو برادری کے ہیں اور سب ہی ڈھنگل گوت سے تعلق رکھتے ہیں میو برادری کے علاوہ جٹ، آرائیں۔کشمیری، کمہار اور پانچ دس گھر دیگر برادریوں کے بھی ہیں۔مین روڈ تو گوجرانوالہ اور پسرور کی طرف جاتا ہے لیکن نہر کنارے بنا ایک طرف کا روڈ مانگا اور دوسری طرف کا ڈسکہ سیالکوٹ کی طرف جاتا ہے۔ میانوالی بنگلہ کے کل ووٹوں کی تعداد 3 ہزار ہے جن میں سے کم وپیش 500 ووٹ میو برادری کے ہیں۔ گاؤں کی

رپورٹ
ماسٹر شیر محمد میو
(میانوالی بنگلہ)

تعلیمی صورتحال تسلی بخش ہے لیکن سرکاری ملازمین کی تعداد صرف 3 ہے باقی ذاتی کاروبار کرتے ہیں یا پرائیویٹ جاب کرتے ہیں۔آپس میں بھائی چارہ کی صورتحال بھی بہتر ہے اور قومی وبلدیاتی الیکشن میں برادری کی اکثریت اپنے امیدوار کو ہی اہمیت دیتی ہے، مخالفت کرنے والے بھی کسی اپنے پر تنقید نہیں کرتے اس لئے سیاست کی وجہ سے بھی کوئی خاص تناؤ نہیں پایا جاتا۔مین روڈ پر ہونے کی وجہ سے رہائشیوں کو کوئی خاص مسئلہ درپیش نہیں۔

میانوالی بنگلہ سے میو برادری کے لوگ بلدیاتی الیکشن میں کونسلر تو بنتے رہے مگر چیئرمین یا ناظم کوئی نہیں بنا البتہ یونین کونسل میں وائس چیئرمین اور نائب ناظم بنتے رہے ہیں۔یہ گاؤں اپنے موقع مناسبت کی وجہ سے مشہور تو ہے مگر اس میں برادری کی کسی بھی تنظیم کا کوئی وجود نہیں بس کچھ لوگوں کے پاس ''صدائے میو'' اخبار آتا ہے جس کی وجہ سے کسی حدتک برادری کی سیاسی وسماجی سرگرمیوں سے آگاہی رہتی ہے اور گذشتہ سال یہاں سے زین حسان میو نے 1099 اور ایک بچی زرتشا یونس نے میٹرک میں 1038 اور عدن تحریم نے انٹر میں 1121 نمبر حاصل کرکے نارووال میں ہونیوالی میو سپوت ایوارڈ کی تقریب میں قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ حاصل کیا تھا عدن تحریم نے میٹرک میں بھی 1060 نمبر حاصل کئے تھے جبکہ اس بار اس کے بھائی مبارز احمد میو گوجرانوالہ بورڈ سے میٹرک میں 1164 نمبر حاصل کرکے میو سپوت ایوارڈ کیلئے منتخب ہوئے ہیں

میانوالی بنگلہ میں کسی میو کا کوئی پرائیویٹ سکول نہیں البتہ دیگر لوگوں نے کئی سکول بنا رکھے ہیں مگر برادری کے بچے اچھی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور برادری کے کچھ نوجوان بیرون ممالک میں برسرِ روزگار ہیں۔میانوالی بنگلہ کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ یہاں برادری کے ایسے معاملات نہیں جو اجتماعی طور پر پریشانی کا باعث بنتے ہوں۔

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

گاؤں کی ڈیٹا شماری قابل تعریف کوشش ہے، الیاس میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ہم گذشتہ کئی شماروں سے دیکھ رہے ہیں کہ "یو ہے میرو گاؤں" کے عنوان سے مختلف گاؤں کی ڈیٹا شماری کی روشنی میں تازہ صورتحال شائع کی جارہی ہیں جس سے ہمیں گھر بیٹھے ہی برادری کے دیہاتوں کا پتہ چل رہا ہے کہ کس گاؤں میں کتنے میو گھر ہیں، تعلیمی و معاشی صورتحال کیسی ہے اور وہاں کے مسائل کیا ہیں۔ میو ایمپلائز کے ساتھ ساتھ گاؤں اور سکولوں کی ڈیٹا شماری قابل تعریف کوشش ہے۔

منجانب، محمد الیاس میو (چھینہ اوتاڑ) تحصیل کوٹرادھا کشن

الیاس بھائی! حوصلہ افزائی کا بہت شکریہ۔ گاؤں کی ڈیٹا شماری سے نہ صرف گاؤں دیہاتوں کی صورتحال سامنے آئے گی بلکہ برادری کی اصل تعداد کا بھی اندازہ ہو جائے۔ آپ بھی چاہیں تو اپنے گاؤں کا ڈیٹا بھیج سکتے ہیں۔

بھائی نجم الحسن کی فیملی اوران کی باتیں قابل تحسین ہیں، عمران میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ستمبر کے شمارے میں الٹرا کیمیکلز کے آنر بھائی نجم الحسن کا انٹرویو پڑھا ان کی باتیں تو قابل تعریف ہیں ہی ان کی فیملی بھی قابل تحسین ہے جہاں تک میں انہیں جانتا ہوں ان کے اندر انسانیت خاص طور پر اپنی قوم کا بہت درد ہے۔ باقی انہوں نے والدین کی خدمت اور دعاؤں کے حوالے سے جو بات کی ہے وہ بہت بڑا اسبق ہے اس لئے ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں اپنے والدین کی خدمت ضرور کرنی چاہیئے۔

آپکا بھائی، محمد عمران میو (سنکھترا) ضلع نارووال

عمران بھائی! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساگر پور بھائی نجم الحسن اوران کی فیملی بہت اچھی ہے اوران کی کامیابی میں یقینی طور پران کے والدین کا بہت بڑا کردار ہے ان کی مثبت سوچ بھی تربیت کی وجہ سے ہی ہے۔

میو طلبہ کنونشن میں شرکت کر کے بہت اچھا لگا، عبدالجبار میو

محترم حافظ سلمان بھائی! مجھے اپنے عزیز کی ایک بچی کی وجہ سے پہلی بار قصور میں ہونے والے میو طلبہ کنونشن میں شرکت کا موقع ملا۔ ماشاءاللہ بہت اچھا پروگرام تھا جس پر پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ ایسے پروگرامز سے نہ صرف طلباء بلکہ ان کے والدین کو بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے کیونکہ کنونشن کے مقررین نے جو رہنمائی کی جو باتیں کیں اُن سے بہت کچھ سیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔

منجانب، عبدالجبار میو (کھڈیاں خاص) ضلع قصور

عبدالجبار بھائی! الحمدللہ صدائے میو کی ٹیم کوئی بھی کام بے مقصد نہیں کرتی۔ بارہ سال پہلے پروگرام شروع کیا تو باصلاحیت بچے تلاش کرنا مشکل ہوتا تھا لیکن اب ہر جگہ کے بچے بچیاں تعلیم میں نام پیدا کر رہے ہیں۔

متاثرین سیلاب کیلئے میو تنظیمات کا کردار کیوں نہیں، عمرانہ میو

محترم حافظ بھائی صاحب! پنجاب کے بہت سارے اضلاع میں میو اور دیگر برادریوں کے لوگ سیلاب کی تباہ کاریوں پریشان ہیں۔ ماشاءاللہ پنجاب حکومت اور دیگر فلاحی تنظیمیں بہت کچھ کر رہی ہیں لیکن میو برادری کی تنظیموں کا ایسا کوئی کردار نظر نہیں آیا کہ ہم کہہ سکیں کہ ہماری قوم بھی پریشان لوگوں کی مدد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اگر ایسے مواقع پر بھی کچھ نہیں کرنا تو پھر اتنی ساری تنظیمیں کس مقصد کیلئے بنا رکھی ہیں؟۔

آپ کی بہن، عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور

پیاری بہن! ایسی بات نہیں پنجاب میں صدائے میو فورم اور الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن اس حوالے سے اپنا کردار ادا کر رہی ہیں اور کراچی میں میو قومی تحریک نے اپنا کردار ادا کیا ہے چند ایک اور بھی کوشش کر رہی ہیں۔

حکومت کی طرف سے جہیز پر پابندی لگائی جارہی ہے؟ اسلام میو

محترم بھائی حافظ صاحب! ہم نے ایک اخبار میں خبر پڑھی تھی کہ حکومت کی طرف سے جہیز پر پابندی عائد کی جارہی ہے کیا یہ بات سچ ہے یا صرف سیاسی بیان ہے۔ گذشتہ دنوں چوہدری احسن رضا خاں صاحب نے بھی پنجاب اسمبلی میں جہیز کیخلاف قرارداد پیش کی تھی کہیں یہ اسکا نتیجہ تو نہیں۔ اللہ کرے کہ اس بلاوجہ کی لین دین پر پابندی لگا کر معاملہ گنتی کی ضرورت کی چیزوں تک محدود ہو جائے تو سب سے زیادہ فائدہ ہماری قوم کو ہوگا۔

آپکا بھائی، محمد اسلام میو (جیابگا) رائیونڈ

اسلام بھائی! یہ خبر تو سچی ہے اور اسی شمارہ میں اس کی تفصیل بھی شائع کی گئی ہے امید تو ہے کہ پابندی عائد کر دی جائے گی اس حوالے سے چوہدری احسن رضا صاحب سے رابطہ کرتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے علم میں ہو۔

سعودی عرب صدائے میو کیسے پہنچ سکتا ہے، عبدالحفیظ میو

محترم سلمان بھائی! ہم سوشل میڈیا پر تو صدائے میو پڑھتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں کیونکہ اس پر صرف سرخیاں ہی پڑھ لیتے ہیں یا تصویریں دیکھ لیتے ہیں سارا پڑھنا مشکل ہوتا ہے اگر ہم صدائے میو سعودی عرب منگوانا چاہیں تو کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہو تو ہم ممبر شپ کی فیس بھجوا دیتے ہیں۔ ہم پردیس میں رہتے ہیں اس لئے اپنوں کے حالات جاننے سے بہت دلچسپی ہے اور صدائے میو میں شائع ہونے والے مضامین بھی پڑھنے کے لائق ہوتے ہیں۔

منجانب، عبدالحفیظ خاں میو (جدہ) سعودی عرب

عبدالحفیظ بھائی! آپ کی دلچسپی کا بہت شکریہ۔ اصل میں اس حوالے سے بہت سارے دوست رابطہ کرتے ہیں لیکن بیرون ممالک ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے واٹس ایپ پر پی ڈی ایف میں پڑھ لیا کریں۔

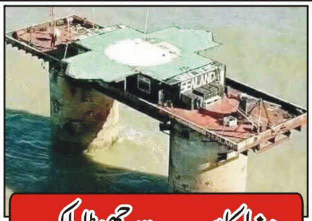

دنیا کا سب سے چھوٹا ملک جس میں صرف 50 افراد ہیں

سمندر کے درمیان کنکریٹ کے دوستونوں پر کھڑا یہ لوہے کا ٹکڑا کوئی بہری جہاز نہیں بلکہ دنیا کا سب سے چھوٹا ملک جس کا نام سی_ لینڈ ہے اور جس کی آبادی 50 افراد پر مشتمل ہے۔ اس ملک کی اپنی کرنسی، جھنڈا اور پاسپورٹ ہے۔ آمدورفت کیلئے یہاں کے لوگ ہیلی کاپٹر استعمال کرتے ہیں یہ ملک 1976 سے اب تک قائم ہے۔

درمیان میں اس ملک کے شہزادے نے 19.5 ملین میں اسے فروخت کرنے کیلئے اشتہار بھی دیا تھا۔ ایک آن لائن سٹور سے اس ملک کی معیشت چلتی ہے یہ ملک برطانیہ کے ساحلوں سے دور عالمی سمندروں میں واقع ہے۔ آپ 2000 پاونڈ میں اس ملک کی نیشنیلٹی حاصل کر سکتے ہیں لیکن دوگز کے پاکٹ سائز اس ملک نے بھی ابھی تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا نہ اس ملک کے مذہبی رہنما دین فروش ہیں نہ اس ملک کی سیاسی قیادت ضمیر فروش ہے اور نا ہی اس ملک کے چوکیدار ڈالر کی عوض اس کنکریٹ سے بنے ملک کا سودا کرنے پر تیار ہیں اور اس چھوٹے سے ملک کے لوگوں کی اپنے ملک سے وفاداری بے مثال ہے ہمیں بھی اس سے سیکھنا چاہیے۔

"نارووال" کیا آپ جانتے ہیں؟

تعلیم کی بستی نارووال سے مشہور شاعر فیض احمد فیض، وفاقی وزیر احسن اقبال، سابق وزیر چوہدری انور عزیز اور گلوکار ابرارالحق کا نام تو سنتے ہیں مگر یہ بات کم ہی لوگ جانتے ہیں کہ:

(1) جو دو دفعہ انڈیا کا وزیراعظم بنا گلزاری لعل نندہ اسکا تعلق بھی نارووال سٹی سے تھا۔

(2) دیو آنند، راجندر کمار اداکار، دنیا میں سب سے پہلا ڈرامہ رام لیلا (آج بھی لوگ کہتے ہیں اوہ منوں رام اللہ نہ سنا سچی گل سنا) ڈرامہ نویس ہدایت کار موسیقی کار اداکار مایہ بھگت نارووال سے تھا۔

(3) پاکستان کو کرکٹ میں پہلی مرتبہ ٹیسٹ کا درجہ ملا تو پاکستان نے میچ میں باؤلنگ کی پہلی وکٹ خان محمد خاں نے لی جو نارووال کے گاؤں کھیٹے کا رہائشی تھا۔

(4) نارووال کے ایک رہائشی کو انڈیا کا مہاویر چکر (انڈین نشان حیدر) بھی ملا ہے۔

(5) ملکہ پکھراج کا تعلق نارووال سے تھا۔

(6) پنجابیوں کی حکمرانی یعنی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت کی آخری جنگ مائی جنداں اور لارڈ ڈلہوزی کے درمیان نارووال کے گاؤں ملھہ بھابڑا میں ہوئی تھی۔

(7) معروف گلوکارہ طاہرہ سیدہ، سابق وفاقی وزرا ایس ایم ظفر اور مشاہد حسین بھی نارووال سے ہیں۔

(8) نارووال کا شہری افغانستان کا وزیراعظم رہا ہے۔

آفتاب صاحب میں بہت نارووال کی انفارمیشن دے سکتا ہوں جو ریکارڈ میں دفن ہے۔

اے جی خان (نارووال)

بزم ادب

سوہنی دھرتی! اسداللہ ارشد میو (لاہور)

سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے
ہم دھرتی کا پوت ہاں جگ میں ای پہچان ہماری ہے
یادھرتی کی شان بڑھے گی، ہر دل میں ارمان یہی
ای اسلام کی شان ہے اپنا قائد کو فرمان یہی
ای اقبال کا خوابن کا پھولن سُو مہکی کیاری ہے
سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے
یا کا سب مزدور، کسان، جوان بڑا متوالا ہاں
یا کا فوجی طوفانن نے اپنی گودھ میں پالا ہاں
محنت، ہمت کو سرچشمو یا کی ہر اک ناری ہے
سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے
یا کا پھل انمول ہاں یا کا کھیت جہاں سُو نیارا ہاں
یا کی وادی جنت جیسی، دریا روپ کا دھارا ہاں
یا کو ہر اک صوبو جیسے من بھاتی پھلواری ہے
سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے
ہر مسلم کو مان ہے یا خاص خدا کی رحمت ہے
ہم غیرت کا رکھوالا ہاں دل میں دین کی چاہت ہے
ہم ہاں میو جوان، ہمارو وارسبن سُو کاری ہے
سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے
جگمگ کرتا شہر ہاں یا کا گاون میں ہریالی ہے
ہم محنت کا ہیکر اپنو مستقبل خوشحالی ہے
سبز ہلالی پرچم ارشدؔ ہر دشمن پے بھاری ہے
سوہنی دھرتی پاکستان کی ہم لُو جان سُو پیاری ہے

میوھا تو میواتی بول ڈاکٹر نیاز میواتی (ہجرہ شاہ مقیم)

مت کر یا میں ٹال مٹول۔۔۔ اپنا آپ اے مت رول
مورکھ مت اِت بِت لُو ڈول!
میوہا تو میواتی بول
سب سُو اچھی اپنی بھاشا۔۔۔ جاسُو ابھر دل میں آشا
ہمت کر اور چھوڑ نراشا۔۔۔ اپنی بولی ہے ان مول
میوہا تو میواتی بول
تالی سُو تو چابی بولا۔۔۔ اردو اور پنجابی بولا
جے نہ آئے گلابی بولا۔۔۔ ما بولی اے نوں مت رول
میوہا تو میواتی بول
اپنی بولی سُو شرماوے۔۔۔ کائیں لُو اپنی قوم چھپاوے
ایسی سوچ کدی جے آوے۔۔۔ اپنا دل میں پڑھ لاحول
میوہا تو میواتی بول

بات سمجھ نہ آئی احمد فہیم میو (لاہور)

بات کہا اے بات سمجھ میں نہ آری
بن بادلؔ برسات سمجھ میں نہ آری
نہ چندا نہ تارا نہ کوئی پَٹ بی۔جن
اتنی کالی رات سمجھ میں نہ آری
تگڑو کد ہو مو سُو میرو دشمن پر
کیسے ہوگی مات سمجھ میں نہ آری
کس نے چوری گھر کی پونجی کہا کہوں
کونؔ دکھا گو بات سمجھ میں نہ آری
گسر نہ چھوڑی آنچ دینؔ میں ہم نے پر
کچی کیں ہے بات سمجھ میں نہ آری

غزل کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

اب نگاہوں میں حسین رنگوں کی اک برسات ہے
یہ حسیں منظر تمہارے پیار کی سوغات ہے
دل کو تیرے شہر کی ہر اک شے پیاری لگی
اس کا باعث صرف تیری مسکراتی ذات ہے
چاند سا تجھ کو کہوں یا چاند کو تجھ سا کہوں
بات جیسے بھی ہو تیرے حسن ہی کی بات ہے
آبرو میری زمانے میں ہے تیرے نام سے
کیا ہوں میں تیرے بنا اور کیا میری اوقات ہے
شہر تیرا چھوڑ کر جائے کہاں تیرا کلیم
اور کس میں ہے یہ تیرے شہر کی جو بات ہے

غزل ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

جس نے چاہا ہے تمہیں اُسے چاہت دے دو
جو پُجاری ہے اُسے اُس کی عبادت دے دو
میں نے مانا کہ تیرا حسن امانت ہے مگر
اِس میں تھوڑی سی خیانت کی اجازت دے دو
نام آجائے کبھی میرا تیرے نام کے ساتھ
ہے جو گمنامِ محبت اُسے شہرت دے دو
بے خودی میں کبھی چھونے کی اجازت دے کر
اپنے اِن شبنمی ہونٹوں کی حلاوت دے دو
بیچ محفل جو اُٹھائے تیرے چہرے سے نقاب
اپنے دیوانے کو یہ حقِ محبت دے دو
طاہر اُس شوق سے کہنا ترا جاتا کیا ہے
جو بھکاری ہیں انہیں حسن کی دولت دے دو

غزل آصفہ عالم میو (لاہور)

نہ بچپن، لڑکپن نہ رنگین زمانہ
نہ وہ شوخی نہ وہ اب ادا دلبرانہ
گلستاں میں کوئی نہیں ہے ٹھکانہ
پرندے بھی گاتے تھے مل کر ترانہ
نہ گھر میں سکوں ہے نہ باہر سکوں
ہے طوفاں کی زد میں مرا آشیانہ
یہ موسم خزاں کا کب تک رہے گا
کہاں تک چلے گی ہوا باغیانہ
میں دنیا کے کاموں میں الجھی ہوئی ہوں
مرا دل بھی کردے خدایا عارفانہ

ہم اپنے دوست چوہدری اشد میو کے پوتے
مغیث عمران کو میٹرک میں 1121 اور
حیان ارشد کو 1116 نمبر حاصل کر کے
میو طلبہ کنونشن میں ایوارڈ ملنے پر
تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں
مغیث عمران
حیان ارشد

HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties | HAM Beverages | FAIZAN AKHTAR TRADERS | Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD اعجاز احمد خاں 0345-8587262
CEO چوہدری اختر علی خاں 0300-6581076
Email: Info@hambeverages.com.pk
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

چوہدری سمیر خاں پتھروڑیا (مرحوم)
رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
محمود اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
محمود خاں میو پتھروڑیا
(آف بدوکی)
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
300-4072126
0300-4403763

MK DEVELOPERS PROPERTY
صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں
پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر
پروجیکٹ ایم کے ڈویلپرز
تمام تر سہولیات سے آراستہ
پیراڈائز پارک
ہلہ روڈ پتوکی
تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز
0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013
چیف ایگزیکٹو مدثر اقبال

اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر
گلہ روبی فین بالمقابل ماڈل فیملی ہسپتال گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
الحاج غلام نبی خاں میو
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
0300-6401996